

الضَّافَا

فِي

التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالصَّطَفِيِّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(حضور نبی اکرم ﷺ سے توسُّل اور تَبَرُّک پر مجموعہ احادیث)



شیخ الإسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



# الصَّفا



التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے توسُّل اور تبرک﴾

معاونین تخریج:

حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

[www.Minhaj.org](http://www.Minhaj.org) - [sales@Minhaj.org](mailto:sales@Minhaj.org)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا  
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْكَوْنِيْنَ وَالثَّقَلِيْنَ  
وَالفَرِيْقِيْنَ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی-۱) ۳-۱/۸۰ پی آئی  
وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل  
وایم ۳/۹۷۰-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ  
کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷-۱ این-۱ / اے ڈی (لائبریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست  
۱۹۸۶ء؛ اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ  
۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی  
تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

[www.MinhajBooks.com](http://www.MinhajBooks.com)

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : **الصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ**

بِالْمُصْطَفَى ﷺ

تالیف : **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

معاونینِ تخریج : **حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی**

زیرِ اہتمام : **فرید ملٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk**

مطبع : **منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور**

اشاعتِ اول : **مارچ 2009ء**

تعداد : **1,100**

قیمت VRG کاغذ : **220/- روپے**

نوٹ : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔  
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

[fmri@research.com.pk](mailto:fmri@research.com.pk)

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : **الصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ**

بِالْمُصْطَفَى ﷺ

تالیف : **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

معاونینِ تخریج : **حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی**

زیرِ اہتمام : **فرید ملٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk**

مطبع : **منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور**

اشاعتِ اول : **مارچ 2009ء**

تعداد : **1,100**

قیمت پریمسٹر کاغذ : **170/- روپے**

نوٹ : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔  
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

[fmri@research.com.pk](mailto:fmri@research.com.pk)

# فہرست

الرقم	الأبواب	الصفحة
❁	آيَاتُ الْقُرْآنِيَّةِ فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالْمُصْطَفَى ﷺ	۹
۱	بَابُ فِي تَعْلِيمَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلتَّوَسُّلِ ﴿حضور ﷺ سے توسل اور تبرک پر قرآنی آیات﴾	۱۳
۲	بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ وِلَادَتِهِ وَقَبْلَ مَبْعَثِهِ ﴿حضور ﷺ کی ولادت مقدسہ اور بعثت مبارکہ سے قبل آپ سے توسل﴾	۲۵
۳	بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ فِي حَيَاتِهِ ﴿حضور ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں آپ سے توسل﴾	۴۱

الرقم	الأبواب	الصفحة
٤ .	بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَبِآثَارِهِ	٨٣
	﴿ حضور ﷺ کے وصالِ مبارک کے بعد آپ کی ذاتِ اقدس اور آثارِ مبارکہ سے توسُّل ﴾	
٥ .	بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّعْظِيمِ لَهُ	٩٥
	﴿ حضور ﷺ کی قبرِ انور سے توسُّل اور اس کی تعظیم ﴾	
٦ .	بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالِاسْتِعَاثَةِ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	١٢٩
	﴿ قیامت کے دن حضور ﷺ سے توسُّل اور استعاثہ ﴾	
٧ .	بَابُ فِي تَوْسُّلِ غَيْرِ ذَوِي الْعُقُولِ بِالنَّبِيِّ ﷺ	١٦٠
	﴿ حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے حیوانات کا توسُّل ﴾	
٨ .	بَابُ فِي تَعْلِيمَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلتَّبَرُّكِ	١٧٤
	﴿ حضور ﷺ کی تعلیماتِ تبرک کا بیان ﴾	



الرقم	الأبواب	الصفحة
۹ .	بَابُ فِي التَّبَرُّكِ بِيَدِهِ ﷺ وَبِلَمْسِهِ وَبَجَوَارِحِهِ الشَّرِيفَةِ الْآخَرَى ﴿ حضور ﷺ کے دستِ اقدس اور دیگر اعضاء مبارکہ سے حصولِ تبرک ﴾	۱۹۰
۱۰ .	بَابُ فِي التَّبَرُّكِ بِالْأَشْيَاءِ الَّتِي لَهَا صَلَةٌ بِذَاتِهِ ﷺ ﴿ حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے متعلقہ چیزوں سے حصولِ برکت ﴾	۲۳۲
۱۱ .	بَابُ فِي التَّبَرُّكِ بِشَعْرِهِ ﷺ ﴿ حضور ﷺ کے موئے مبارکہ سے حصولِ برکت ﴾	۲۶۷
۱۲ .	بَابُ فِي التَّبَرُّكِ بِآثَارِهِ ﷺ الشَّرِيفَةِ ﴿ حضور ﷺ کے آثارِ مبارکہ سے حصولِ برکت ﴾	۲۷۷
﴿	مصادر التّخريج	۳۰۹

# الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ

## بِالْمُصْطَفَى ﷺ

﴿حضور ﷺ سے توسل اور تبرک پر قرآنی آیات﴾

۱. وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ (البقرة، ۲: ۸۹)

”اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (قرآن) آئی جو اس کتاب (تورات) کی (اصلاً) تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس موجود تھی، حالانکہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ اور ان پر اترنے والی کتاب ’قرآن‘ کے وسیلے سے) کافروں پر فحیابی (کی دعا) مانگتے تھے، سو جب ان کے پاس وہی نبی (حضرت محمد ﷺ) اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب ’قرآن‘ کے ساتھ تشریف لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہو گئے، پس (ایسے دانستہ) انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے“

۲. وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝ (النساء، ۴: ۶۴)

”اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت

کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔“

۳. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○  
(المائدة، ۵: ۳۵)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس (کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔“

۴. وَمِنْهُمْ مَّنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطُوا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ○ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ○  
(التوبة، ۹: ۵۸-۵۹)

”اور ان ہی میں سے بعض ایسے ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں آپ پر طعنہ زنی کرتے ہیں، پھر اگر انہیں ان (صدقات) میں سے کچھ دے دیا جائے تو وہ راضی ہو جائیں اور اگر انہیں اس میں سے کچھ نہ دیا جائے تو وہ فوراً خفا ہو جاتے ہیں ○ اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے عطا فرمایا تھا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول (ﷺ) مزید عطا فرمائے گا۔ بے شک ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں (اور رسول ﷺ اسی کا واسطہ اور وسیلہ ہے، اس کا دینا بھی اللہ ہی کا دینا ہے۔ اگر یہ عقیدہ

رکھتے اور طعنہ زنی نہ کرتے تو یہ بہتر ہوتا) ○

۵. لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لِمَسْجِدٍ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ

أَنْ تَقُومَ فِيهِ ط فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ○

(التَّوْبَةُ، ۹: ۱۰۸)

”اے حبیب! آپ اس (مسجد کے نام پر بنائی گئی عمارت) میں کبھی بھی

کھڑے نہ ہوں۔ البتہ وہ مسجد، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، حقدار

ہے کہ آپ اس میں قیام فرما ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو (ظاہراً و باطناً) پاک رہنے

کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہے ○

۶. أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَ

يَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ط إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ○

(بنی اسرائیل، ۱۷: ۵۷)

”یہ لوگ جن کی عبادت کرتے ہیں (یعنی ملائکہ، جنات، عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام

وغیرہم کے بت اور تصویریں بنا کر انہیں پوجتے ہیں) وہ (تو خود ہی) اپنے رب کی طرف

وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں سے (بارگاہ الہی میں) زیادہ مقرب کون ہے اور (وہ

خود) اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور (وہ خود ہی) اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے

ہیں، (اب تم ہی بتاؤ کہ وہ معبود کیسے ہو سکتے ہیں وہ تو خود معبود برحق کے سامنے جھک

رہے ہیں)، بے شک آپ کے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے ○

۷. إنا فتحنا لك فتحاً مبيناً ○ لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ

وَ مَا تَأَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ○

(الفتح، ۴۸: ۱-۳)

وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝

”اے حبیبِ مکرم! بے شک ہم نے آپ کے لیے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرمادیا۔ (اس لیے کہ آپ کی عظیم جد و جہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے) ۝ تاکہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امت (کے اُن تمام افراد) کی اگلی بچھلی خطائیں معاف فرمادے (جنہوں نے آپ کے حکم پر جہاد کیے اور قربانیاں دیں) اور (یوں اسلام کی فتح اور امت کی بخشش کی صورت میں) آپ پر اپنی نعمت (ظاہراً و باطناً) پوری فرمادے اور آپ (کے واسطے سے آپ کی امت) کو سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے ۝ اور اللہ آپ کو نہایت باعزت مدد و نصرت سے نوازے ۝“

۸. وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۝ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝  
(المنافقون، ۶۳: ۵-۶)

”اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ (ﷺ) تمہارے لیے مغفرت طلب فرمائیں تو یہ (منافق گستاخی سے) اپنے سر جھٹک کر پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ تکبر کرتے ہوئے (آپ کی خدمت میں آنے سے) گریز کرتے ہیں ۝ ان (بد بخت گستاخانِ رسول) کے حق میں برابر ہے کہ آپ اُن کے لیے استغفار کریں یا آپ ان کے لیے استغفار نہ کریں، اللہ ان کو (تو) ہرگز نہیں بخشے گا (کیوں کہ یہ آپ پر طعنہ زنی کرنے والے اور آپ سے بے رخی اور تکبر کرنے والے لوگ ہیں)۔ بے شک اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا ۝“

## بَابُ فِي تَعْلِيمَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلتَّوَسُّلِ

﴿ حضور ﷺ کی تعلیماتِ توسُّل کا بیان ﴾

۱/۱. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَجَعَلَ يَسْأَلُ: هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ. فَقَتَلَ الرَّاهِبَ، ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَنَأَى بِصَدْرِهِ، ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِيرٍ، فَجَعَلَ مِنْ أَهْلِهَا. وَفِي رِوَايَةِ زَادٍ: فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ هَذِهِ: أَنْ تَبَاعَدِي، وَإِلَى هَذِهِ: أَنْ تَقْرَبِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا، پھر وہ یہ پوچھتا پھرتا تھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے ایک راہب کے پاس جا کر یہ سوال کیا کہ کیا اس کے لئے توبہ (کی کوئی گنجائش) ہے؟ اس راہب نے کہا: تمہاری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ یہ سن کر اس (شخص) نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا اور اس نے پھر سوال کرنا شروع کیا اور وہ اس ہستی

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: قبول توبة القتال وإن كثر قتله، ۲۱۱۹/۴، الرقم: ۲۷۶۶، وأبو يعلى في المسند، ۳۰۵/۲، الرقم:

سے نکل کر دوسری بستی کی طرف جانے لگا جس میں کچھ نیک لوگ رہتے تھے۔ جب اس نے اس راستہ کا کچھ حصہ طے کیا تھا تو اسے موت نے آ لیا۔ اس نے اپنا سینہ پہلی بستی سے کچھ دور کر لیا (اور اس بستی کی طرف کر دیا)۔ اسی حال میں اسے موت آ گئی۔ پھر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں (اس کی روح لے جانے پر) بحث ہوئی۔ وہ ایک باشت کے برابر نیک آدمیوں کی بستی کے قریب تھا۔ سو اسے نیک لوگوں کی بستی سے لاحق کر دیا گیا۔ ایک اور روایت میں اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس (برے لوگوں کی) بستی کو حکم فرمایا: تو (اس کی نعش سے) دور ہو جا اور اس (نیک لوگوں کی) بستی کو حکم فرمایا: تو (اس کی نعش سے) قریب ہو جا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۲/۲. عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَقَدُوا إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخُرُ بِأُوَيْسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هَهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقُرْنِيِّينَ؟ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ، يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ، لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ عَيْرَ أُمَّ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللَّهَ، فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوْ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ اہل کوفہ ایک وفد لے کر

www.MinhajBooks.com

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أويس القرني، ۱۹۶۸/۴، الرقم: ۲۵۴۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۷۹/۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۶۲/۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۲۳/۳، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۱/۴۷/۱۔

حضرت عمرؓ کے پاس گئے۔ وفد میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اولیسؑ سے مذاق کرتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا یہاں کوئی قرن کا رہنے والا ہے؟ یہ سن کر وہ شخص حاضر ہوا تو حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا اس کا نام اولیسؑ ہوگا۔ یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں ہوگا۔ اسے برص کی بیماری تھی، اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے ایک دینار یا درہم کے برابر سفید داغ کے سوا باقی (برص کے) داغ اس سے دور کر دیئے، تم میں سے جس شخص کی اس سے ملاقات ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے تمہاری مغفرت کی دعا کرائے۔“

اسے امام مسلم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۳/۳. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ، وَاَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمَشَايْ هَذَا، فَاِنِّيْ لَمْ اُخْرَجْ اَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِبَاءً وَلَا سُمْعَةً، وَخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سُخْطِكَ، وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَاَسْأَلُكَ اَنْ تُعِيْدَنِيْ مِنَ النَّارِ، وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، اَقْبَلَ اللهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلِكٍ.

۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: المشى إلى الصلاة، ۲۵۶/۱، الرقم: ۷۷۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۱/۳، الرقم: ۱۱۱۷۲، وابن الجعد في المسند، ۲۹۹/۱، الرقم: ۲۰۳۱، وابن أبي شيبه في المصنف، ۲۵/۶، رقم: ۲۹۲۰۲، وابن السنني في عمل اليوم والليلة، ۳۰/۱، الرقم: ۸۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۳۵/۱، الرقم: ۴۸۸۔



رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا مانگے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمَشَايَ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِبَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَاسْأَلُكَ أَنْ تُعِيدَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ ”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے سائلین کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے (نماز کی طرف اٹھنے والے) اپنے قدموں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک میں نہ کسی برائی کی طرف چلا ہوں نہ تکبر اور غرور سے، نہ دکھاوے اور نہ کسی دنیاوی شہرت کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تو صرف تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے اور تیری رضا کے حصول کے لئے نکلا ہوں۔ سو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کی آگ سے نجات دے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔“ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔“

اسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴/۴ . عَنْ يَعْلَى بْنِ سَيَابَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدَيْتَيْنِ فَأَنْصَمَتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى،

۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۷۲/۴، الرقم: ۱۷۵۹۵، وعبد بن حميد في المسند، ۱۵۴/۱، الرقم: ۴۰۵، والخطيب البغدادي في موضح أو هام الجمع والتفريق، ۲۷۲/۱، الرقم: ۲۷۱ والنووي في رياض الصالحين، ۲۴۳/۱، الرقم: ۲۴۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۴۴/۳، ۱۴۵، الرقم: ۳۴۳۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/۹۔

ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَىٰ مَنَابِتِهِمَا. وَجَاءَ بَعِيرٌ فَضْرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَىٰ الْأَرْضِ  
ثُمَّ جَرَّ حَتَّىٰ ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ  
الْبَعِيرُ؟ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيدُ نَحْرَهُ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ:  
أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ. قَالَ:  
اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا. فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أَكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتُهُ، يَا رَسُولَ  
اللَّهِ. وَآتَىٰ عَلَىٰ قَبْرِ يُعَدِّبُ صَاحِبَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَدِّبُ فِي غَيْرِ كَبِيرٍ. فَأَمَرَ  
بِجَرِيدَةٍ، فَوَضَعَتْ عَلَىٰ قَبْرِهِ، فَقَالَ: عَسَىٰ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ  
رَطْبَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت یعلیٰ بن سیاہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی  
اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو  
آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے  
مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے  
حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔  
پھر ایک اونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا  
بلبلایا کہ اس کے ارد گرد کی جگہ گیلی ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو  
کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔  
حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے مالک کی طرف آدمی بھیجا (کہ اسے بلا لائے۔ جب وہ  
آ گیا تو) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا:  
یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے  
فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

۵/۵ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةٌ أَحَدَكُمْ بَارِضٍ فَلَاةٍ، فَلْيُنَادِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، احْبِسُوا عَلَيَّ، يَا عَبْدَ اللَّهِ، احْبِسُوا عَلَيَّ، فَإِنَّ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا، سَيَحْبِسُهُ عَلَيْكُمْ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی سواری جنگل بیاباں میں گم ہو جائے تو اس (شخص) کو (یہ) پکارنا چاہیے: اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری سواری پکڑا دو، اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری سواری پکڑا دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے (ایسے) بندے اس زمین میں ہوتے ہیں، وہ تمہیں تمہاری سواری پکڑا دیں گے۔“

۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۰۳/۶، الرقم: ۲۹۸۱۸، وأبو يعلى في المسند، ۱۷۷/۹، الرقم: ۵۲۶۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۱۷/۱۰، الرقم: ۱۰۵۱۸، ۱۱۷/۱۷، الرقم: ۲۹۰، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۴۵۵/۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۳۰/۱، الرقم: ۱۳۱۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲۔

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۶/۶. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَجَلًا مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ سَوَى الْحَفْظَةِ يَكْتُبُونَ مَا يَسْقُطُ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَإِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ عُرْجَةٌ فِي الْأَرْضِ، لَا يَقْدِرُ فِيهَا عَلَى الْأَعْوَانِ فليَصِحْ فليَقُلْ: عِبَادَ اللَّهِ، أَعْيُونَا أَوْ أَعْيُونَا رَحِمَكُمُ اللَّهُ فَإِنَّهُ سَيُعَانُ. وَفِي رِوَايَةِ رُوْحٍ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يُسَمِّنُونَ الْحَفْظَةَ يَكْتُبُونَ مَا يَقَعُ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَمَا أَصَابَ أَحَدًا مِنْكُمْ عُرْجَةٌ أَوْ احتَاجَ إِلَى عَوْنٍ بِفَلَائَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فليَقُلْ: أَعْيُونَا، عِبَادَ اللَّهِ، رَحِمَكُمُ اللَّهُ فَإِنَّهُ يُعَانُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ الهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے، انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ، ایسے بھی ہیں جو درختوں کے پتوں کے گرنے تک کو لکھتے ہیں، پس تم میں سے جب کوئی کسی جگہ (کسی بھی مشکل میں) جائے، جہاں بظاہر اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ پکار کر کہے: اے اللہ کے بندو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو، تو پس اس کی مدد کی جائے گی۔ اور حضرت روح کی روایت میں ہے کہ بے شک زمین پر اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں

۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۹۱/۶، الرقم: ۲۹۷۲۱، والبيهقي في

شعب الإيمان، ۱۲۸/۶، الرقم: ۷۶۹۷، ۱۸۳/۱، الرقم: ۱۶۷،

والمناوي في فيض القدير، ۳۰۷/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد،

- ۱۳۲/۱۰

جنہیں حَفَظَةَ (حفاظت کرنے والے) کا نام دیا جاتا ہے، اور جو زمین پر گرنے والے درختوں کے پتوں تک کو لکھتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی کسی جگہ محبوس ہو جائے یا کسی ویران جگہ پر اسے کسی مدد کی ضرورت ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو، پس اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس شخص کی (فوراً) مدد کی جائے گی۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

۷/۷ . عَنْ أَسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلَّى قَرِيْبًا مِنْهُ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّ جِبْرِئِلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ (ﷺ)، اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابُو يَعْلَى وَالتَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيهِ عِبَادُ بَنِ سَعِيْدٍ قَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانٍ فِي التَّقَاتِ .

”حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعت نماز ادا کی اور وہ آپ ﷺ کے قریب ہی کھڑے تھے۔ آپ

۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۷۲۱/۳، الرقم: ۶۶۱۰، وأبو يعلى في المسند، ۲۱۳/۸، الرقم: ۴۷۷۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱/۱۹۵، الرقم: ۵۲۰، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۴/۲۰۵-۲۰۶، الرقم: ۱۴۲۳-۱۴۲۲، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۱/۳۴۹، الرقم: ۶۴۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۲۱۹، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۱۵۰، الرقم: ۳۹۸۔

ﷺ نے دو رکعتوں میں آہستہ آواز میں قراءت فرمائی، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر) یہ دعا مانگ رہے ہیں: ”اے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رب! میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔“

اس حدیث کو امام حاکم، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کی سند میں عباد بن سعید نامی راوی ہے اسے امام ابن حبان نے الثقات میں ذکر کیا ہے۔

۸/۸ . عَنْ عَبْتَةَ بْنِ غَزْوَانَ رضی اللہ عنہ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا أَوْ أَرَادَ أَحَدُكُمْ عَوْنًا، وَهُوَ بَارِضٌ لَيْسَ بِهَا أُنَيْسٌ فَلْيَقُلْ: يَا عِبَادَ اللَّهِ، أَعِثُّونِي، يَا عِبَادَ اللَّهِ، أَعِثُّونِي، فَإِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ. وَقَدْ جُرِّبَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ وَثَقُوا.

”حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے، یا تم میں سے کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ یوں پکارے: اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری مدد کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں)۔ اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ) یہ آزمودہ بات ہے۔“

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱۷/۱۷، الرقم: ۲۹۰، والهيثمي

في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲، والمناعي في فيض القدير، ۱/۳۰۷۔

۹/۹. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَنَا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ، تَفْرَعُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ، أَوْلَاكَ الْآمِنُونَ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالتَّبْرَانِيُّ وَالقَضَاعِيُّ، وَقَالَ الهَيْثَمِيُّ: وَأَحْمَدُ بْنُ طَارِقٍ الرَّأُوِيُّ عَنْهُ لَمْ أَعْرِفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخلوق کی حاجت روائی کے لئے خاص فرمایا ہے۔ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لے کر آتے ہیں (اور وہ ان کی حاجت روائی کرتے ہیں)۔ اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے عذاب الہی سے امان میں ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم، طبرانی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا کہ اس کی سند میں احمد بن طارق راوی کے متعلق ہے میں نہیں جانتا جبکہ باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۹: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۲۵/۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۵۸/۱۲، الرقم: ۱۳۳۳۴، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱۱۷/۲، الرقم: ۱۰۰۷، والنرسي في ثواب قضاء حوائج الإخوان، ۸۰/۱، الرقم: ۴۲، وإسناده صحيح، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۵/۵۴، الرقم: ۶۵۵۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۶۲/۳، الرقم: ۳۹۶۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۹۲/۸، والمناعي في فيض القدير، ۴۷۷/۲۔

١٠/١٠ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ  
 أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أُمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ وَوَقَفَ عِنْدَ رَأْسِهَا، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللَّهُ، يَا أُمِّي، كُنْتُ أُمِّي بَعْدَ  
 أُمِّي وَتَشْبِعِي، وَتَعْرِي وَتَكْسِي، وَتَمْنَعِينَ نَفْسَكَ طَيِّبًا وَتَطْعَمِي  
 تُرِيدِينَ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالِدَارِ الْآخِرَةِ، ثُمَّ أَمَرَ أَنْ تُغْسَلَ ثَلَاثًا، فَلَمَّا بَلَغَ  
 الْمَاءُ الَّذِي فِيهِ الْكَافُورُ، سَكَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ خَلَعَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ قَمِيصَهُ، فَالْبَسَهَا إِيَّاهُ، وَكَفَّنَهَا بِبُرْدٍ فَوْقَهُ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَبَا أَيُّوبَ الْإِنصَارِيَّ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغُلَامًا أَسْوَدَ  
 يَحْفَرُونَ، فَحَفَرُوا قَبْرَهَا، فَلَمَّا بَلَغُوا اللَّحْدَ، حَفَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 بِيَدِهِ، وَأَخْرَجَ تُرَابَهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا فَرَّغَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاصْطَجَعَ  
 فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، اغْفِرْ لِأُمِّي  
 فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ، وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا، وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ  
 وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِي، فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا  
 وَأَدْخَلُوهَا اللَّحْدَ هُوَ وَالْعَبَّاسُ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيهِ رَوْحُ بْنُ  
 صَلاَحٍ وَثَقَّةُ ابْنِ حَبَّانٍ وَالْحَاكِمُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ الصَّحِيحِ.

١٠: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٢١/٣، والطبراني في المعجم الكبير،  
 ٣٥١/٢٤، الرقم: ٨٧١، وفي المعجم الأوسط، ٦٧/١، الرقم: ١٨٩،  
 والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٥٧/٩ -



”حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ ہیں فوت ہوئیں تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں (قبرستان) تشریف لے گئے اور ان کے سرہانے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ اے میری ماں! تو میری ماں کے بعد میری ماں (کی طرح ہی) تھی اور تو مجھے شکم سیر کرتی تھی اور مجھے کپڑے پہناتی تھی اور میری خاطر خود پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتی تھی اور اپنے آپ کو اعلیٰ چیزوں سے محروم رکھتی تھی اور مجھے کھلاتی تھی اور اس سارے عمل سے تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی طلب رکھتی تھیں پھر آپ ﷺ نے تین دفعہ انہیں غسل دینے کا حکم فرمایا۔ پس جب کافور ملا پانی پہنچا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے انڈیلا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا کرتہ مبارک اتارا اور انہیں پہنا دیا اور اس چادر کے ذریعے جو آپ ﷺ پر تھی انہیں کفن پہنایا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید، ابویوب انصاری، عمر بن الخطاب اور ایک حبشی غلام کو قبر کھودنے کے لیے فرمایا۔ انہوں نے قبر کھودی اور جب لحد تک پہنچے تو اسے خود حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے کھودا۔ اور اس کی مٹی اپنے ہاتھوں سے نکالی اور جب آپ ﷺ لحد کے کھودنے سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ اس کے اندر لیٹ گئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آتی۔ اے اللہ! میری والدہ فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اسے اس کی حجت کی تلقین فرما اور اپنے نبی اور مجھ سے قبل انبیاء کے واسطے سے اس کی قبر اس پر کشادہ فرما پس بے شک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے پھر اس پر چار تکبیریں پڑھیں اور آپ ﷺ نے اور حضرت عباس اور حضرت ابوبکر ﷺ نے انہیں لحد میں اتارا۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کی سند میں روح بن صلاح راوی ہے اسے امام ابن حبان اور حاکم نے ثقہ قرار دیا ہے..... اس کے علاوہ تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

## بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ وِلَادَتِهِ وَقَبْلَ

### مَبْعَثِهِ

﴿ حضور ﷺ کی ولادتِ مقدسہ اور بعثتِ مبارکہ سے قبل

آپ سے توسُّل ﴿

۱/۱۱ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُولُ: يَتَمَثَّلُ بِشَعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بَوَجْهِهِ  
تِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، ۳۴۲/۱، الرقم: ۹۶۳، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ۴۰۵/۱، الرقم: ۱۲۷۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۳/۲، الرقم: ۲۶، ۵۶۷۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳، الرقم: ۳۸۶/۱۴، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۳۸۶/۱۴، الرقم: ۷۷۰، والعسقلاني في تعليق التعليق، ۳۸۹/۲، الرقم: ۱۰۰۹، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲/۴، ۴۷۱، والمزي في تحفة الأشراف، الرقم: ۳۵۹/۵ - ۶۷۷۵.

الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى  
يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ  
ثَمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

”وہ گورے کھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کہ جن کے چہرہ انور کے  
توسل سے بارش مانگی جاتی ہے، تیبوں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔“

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے اپنے  
والد ماجد سے روایت کیا ہے: کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم  
ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (ربح زبیا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے تو آپ  
ﷺ (منبر سے) اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنا لے بہنے لگتے۔ مذکورہ بالا شعر حضرت  
ابوطالب کا ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲/۱۲. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا تَمَثَّلَتْ بِهَذَا الْبَيْتِ وَأَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ

يَقْضِي:

۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۷/۱، الرقم: ۲۶، وابن أبي شيبة في  
المصنف، ۲۷۹/۵، الرقم: ۲۶۰۶۷، ۵۳۵/۶، الرقم: ۳۱۹۶۷، وفي —

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْعَمَامُ بَوَجْهِهِ  
رَبِيعُ الْيَتَامَى عَصْمَةُ لِلْأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ: ذَاكَ وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثَقَاتٌ.

” حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں اور ابو بکر ﷺ (ان اشعار کے بارے میں) فیصلہ فرماتے تھے:

”وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے توسل

سے بارش مانگی جاتی ہے۔ جو یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔“

”تو حضرت ابو بکر ﷺ نے یہ شعر سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس سے مراد

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات والصفات ہی ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی

نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳/۱۳. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَمَّا  
اِقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَّا غَفَرْتَ لِي

..... كتاب الأدب، ۳۸۱/۱، الرقم: ۴۱۴، وابن سعد في الطبقات الكبرى،

۱۹۸/۳، والمروزي في مسند أبي بكر ﷺ، ۹۱/۱، الرقم: ۳۹، والهيثمي

في مجمع الزوائد، ۲۷۲/۸، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۱۵۸/۵۔

۴-۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۷۲/۲، الرقم: ۴۲۲۸، والبيهقي في

دلائل النبوة، ۴۸۹/۵، والقاضي عياض في الشفاء، ۲۲۷/۱، وابن عساكر

في تاريخ مدينة دمشق، ۴۳۷/۷، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، —

فَقَالَ اللَّهُ: يَا آدَمُ، وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ، رَفَعْتَ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُصَفْ إِلَى اسْمِكَ إِلَّا أَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ، فَقَالَ اللَّهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لِأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، أَدْعِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہ الہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک میں نے انہیں پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دست قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہرستون پر لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہو سکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے

www.MinhajBooks.com

..... ۱۵۰/۲، وأيضاً في قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة: ۸۴، وابن كثير في البداية والنهاية، ۱/۳۱، ۲/۲۹۱، ۱/۶، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/۶، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۱/۳۰، الرقم:

-۲۰۶

محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا ہے مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اب جبکہ تم نے ان کے وسیلے سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی تخلیق نہ کرتا۔“

اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۴/۱۴. وَذَكَرَ الْعَلَامَةُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: عَنْ مَيْسِرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى كُنْتُ نَبِيًّا؟ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ، وَاسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ، وَخَلَقَ الْعَرْشَ، كَتَبَ عَلَيَّ سَاقِ الْعَرْشِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّاءِ. وَخَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ النَّبِيَّ أَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ، فَكَتَبَ اسْمِي عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْأُورَاقِ وَالْقَبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ، فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللَّهُ تَعَالَى، نَظَرَ إِلَيَّ الْعَرْشِ، فَرَأَى اسْمِي، فَأَخْبَرَهُ اللَّهُ أَنَّهُ سَيِّدٌ وَلَدِكَ، فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ.

”علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت میسرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کو نبوت کب ملی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اور پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے اسے سات آسمانوں میں تقسیم کر دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے عرش کو تخلیق کیا اور اس کی پیشانی پر لکھا: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّاءِ، ”محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق کیا کہ جہاں اس نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو بسایا تھا، تو جنت کے دروازوں، درختوں کے

بتوں، خیموں اور محلات پر میرا نام لکھا۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا تو انہوں نے عرش پر میرا نام لکھا ہوا دیکھا، تب اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ (اے آدم!) وہ تیری اولاد کے سردار ہیں۔ اس لیے جب شیطان نے انہیں بہکایا تو انہوں نے توبہ کی اور میرے نام سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ اختیار کیا۔“

۵/۱۵. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ الْذَنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَكَ اسْمُكَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ، فَرَأَيْتُ فِيهِ مَكْتُوبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَكَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَأَوْحَى اللَّهُ ﷻ إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَا هُوَ، يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتِكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (بغیر ارادہ کے) لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) اگر تو نے مجھے معاف نہیں کیا تو میں (میرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف

۶-۵: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۱۸۲/۲، الرقم: ۹۹۲، وفي المعجم الأوسط، ۳۱۳/۶، الرقم: ۶۵۰۲، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ۱۰۱/۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۵۳/۸، والسيوطي في جامع الأحاديث، ۹۴/۱۱۔

فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (اے آدم!) محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ حضرت آدم نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ لکھا ہوا دیکھا، لہذا میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی عظیم المرتبت ہستی ہے، جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ”اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تمہاری نسل میں سے آخری نبی ہیں، اور ان کی امت بھی تمہاری نسل کی آخری امت ہو گی، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶/۱۶. وَذَكَرَ الْعَلَامَةُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَمَّا أَصَابَ آدَمَ الْخَطِيئَةَ، رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحِيَ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: يَا رَبِّ، إِنَّكَ لَمَّا أَتَمَمْتَ خَلْقِي، رَفَعْتَ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ، فَإِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيَّكَ، إِذْ قَرَنْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَقَالَ: نَعَمْ، قَدْ غَفَرْتُ لَكَ، وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ.

”علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوگئی، تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا: اے میرے رب! میں محمد ﷺ کے توسل سے تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری خطا معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی کی: محمد ﷺ کیا ہیں؟ محمد ﷺ کون ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: مولا! جب تو نے میری تخلیق کو



مکمل کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا تو اس پر لکھا ہوا تھا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ تو میں جان گیا بے شک وہ تیری مخلوق میں سب سے بڑھ کر عزت و مرتبہ والے ہیں۔ تبھی تو، تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں اور میں نے تیری مغفرت فرمادی اور وہ تیری نسل سے آخری نبی ہوں گے، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا ہی نہ کرتا۔“

۷/۱۷. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ يَهُودُ خَيْبَرَ تُقَاتِلُ غَطَفَانَ، فَكَلَّمَا التَّقْوَا هُزِمَتْ يَهُودُ خَيْبَرَ، فَعَادَتِ الْيَهُودُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا أَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ، إِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَكَانُوا إِذَا التَّقْوَا دَعَوْا بِهَذَا الدُّعَاءِ فَهَزَمُوا غَطَفَانَ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ كَفَرُوا بِهِ، فَانزَلَ اللَّهُ: وَقَدْ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِكَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى الْكَافِرِينَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْأَجْرِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خیبر کے یہودی غطفان قبیلے سے برسریکا رہا کرتے تھے، پس جب بھی دونوں کا سامنا ہوا یہودی شکست کھا گئے۔ پھر یہودیوں نے اس دعا کے ذریعے پناہ مانگی: اے اللہ ہم تجھ سے امی نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں جنہیں تو نے آخری زمانہ میں ہمارے لیے بھیجنے کا ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ راوی کہتے ہیں: پس جب بھی وہ دشمن کے سامنے آئے تو انہوں نے یہی دعا مانگی اور غطفان (قبیلہ) کو شکست دی۔ لیکن جب

۷: أخرجه الحاكم في المستدرک ، ۲۸۹/۲ ، الرقم: ۳۰۴۲ ، والآجری فی

الشريعة: ۴۴۸ ، والبيهقي في دلائل النبوة، ۲/۷۶۔

حضور نبی اکرم ﷺ معبوث ہوئے تو انہوں نے (آپ ﷺ) کا انکار کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت اتاری: حالانکہ اس سے پہلے وہ خود اے محمد! آپ کے وسیلے سے کافروں پر فتح یابی کی دعا مانگتے تھے۔“

اس حدیث کو امام حاکم، آجری اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۸. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ يَهُودَ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ مَبْعَثِهِ، فَلَمَّا بَعَثَهُ اللَّهُ ﷻ مِنَ

۸: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ۵۲/۱، الرقم: ۴۴، والعسقلاني في الإصابة، ۳۸۳/۲، الرقم: ۲۳۹۰، والطبري في جامع البيان، ۴۱۱/۱، وابن أبي حاتم في تفسيره، ۱۷۲/۱، الرقم: ۹۰۵، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱۲۵/۱، والسيوطي في الدر المنثور، ۲۱۷/۱۔

وذكر المفسرون في تفاسيرهم هذا الحديث بألفاظ مختلفة

وبروايات مختلفة ومن تلك التفاسير: الطبري في جامع البيان،

۳۲۵، ۲۳/۱، والبغوي في معالم التنزيل، ۹۳/۱، والزمخشري في

الكشاف، ۱۶۴/۱، وابن الجوزي في زاد المسير، ۱۱۴/۱، والرازي في

التفسير الكبير، ۱۸۰/۳، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۲۷/۲،

والبيضاوي في أنوار التنزيل، ۲۲۸/۱، والنسفي في مدارك التنزيل،

۶۱/۱، والحازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ۶۵/۱، وابن حبان

الأندلسي في البحر المحیط، ۳۰۳/۱، وابن كثير في تفسير القرآن

العظيم، ۱۱۶/۱، ۱۲۴، ونظم الدرر في تناسب الآيات والسور، ۳۶/۲،

والسيوطي في الجلالين: ۱۴، وأبو السعود في إرشاد العقل السليم،

۱۲۸/۱، وإسماعيل حقي في روح البيان، ۱۷۹/۱، والقاضي ثناء الله في

تفسير المظهر، ۹۴/۱، والشوكاني في فتح القدير، ۱۱۲/۱، والآلوسي

في تفسير روح المعاني، ۳۲۰/۱، وتفسير المنار، ۳۸۱/۱، ومجاهد بن

جبیر المخزومي في التفسير، ۸۳/۱۔

الْعَرَبِ كَفَرُوا بِهِ، وَجَحَدُوا مَا كَانُوا يَقُولُونَ فِيهِ، فَقَالَ لَهُمْ مُعَاذُ بَنِ  
 جَبَلٍ، وَبِشْرِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخُو بَنِي سَلَمَةَ: يَا مَعْشَرَ  
 الْيَهُودِ، اتَّقُوا اللَّهَ وَأَسْلِمُوا، وَقَدْ كُنْتُمْ تَسْتَفْتِحُونَ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ، وَإِنَّا  
 أَهْلُ الشِّرْكِ، وَتُخْبِرُونَا بِأَنَّهُ مَبْعُوثٌ، وَتَصِفُونَهُ لَنَا بِصِفَتِهِ، فَقَالَ  
 سَلَامُ بْنُ مِشْكَمٍ: مَا هُوَ بِالَّذِي كُنَّا نَذْكُرُ لَكُمْ، مَا جَاءَنَا بِشَيْءٍ نَعْرِفُهُ،  
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﷻ فِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ: ﴿وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ  
 مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا  
 جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ [البقرة، ۲:  
 ۸۹]. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالتَّبَرِيُّ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے قبل یہود آپ ﷺ کے وسیلہ سے اوس و خزرج پر فتح مانگا کرتے تھے، مگر جب اللہ نے آپ ﷺ کو عرب سے ظاہر کیا تو وہ آپ ﷺ کے منکر ہو گئے۔ ایک مرتبہ بنو سلمہ کے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہما نے انہیں کہا: اے یہود! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسلام لے آؤ، جب ہم اہل شرک تھے تو تم نام محمد ﷺ کے ساتھ ہم پر فتح مانگا کرتے تھے، آپ ﷺ کی بعثت اور سیرت کو ہم پر پیش کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر سلام بن مشکم نے کہا: یہ وہ نبی نہیں جس کا ذکر ہم کرتے تھے اور جو صفات ہم بیان کیا کرتے تھے، وہ اس میں نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ”اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (القرآن) آئی جو اس کتاب (تورات) کی اصلاً تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس موجود تھی، حالانکہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ اور ان پر اترنے والی کتاب قرآن کے وسیلے سے) کافروں پر فتیابی کی

دعا مانگتے تھے۔ سو جب ان کے پاس وہی نبی (حضرت محمد ﷺ) اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب قرآن کے ساتھ (تشریف لے آیا جسے وہ پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہو گئے، پس ایسے دانستہ انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم، طبری اور ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔

۹/۱۹. عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ: اللَّهُمَّ ابْعَثْ لَنَا هَذَا النَّبِيَّ يَحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ يَسْتَفْتِحُونَ بِهِ أَيَّ يَسْتَنْصِرُونَ بِهِ عَلَى النَّاسِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبْرِيُّ.

”حضرت علی ازدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہود کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہمارے لئے اس نبی (امی) کو بھیج جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے، ان کے ذریعہ (اور وسیلہ سے) فتح طلب کرتے تھے یعنی ان کے وسیلہ سے لوگوں پر غلبہ مانگا کرتے تھے۔“ اس حدیث کو امام بیہقی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۲۰. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ، يَا عِيسَى، آمِنْ بِمُحَمَّدٍ، وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِكَ أَنْ يُؤْمِنُوا بِهِ، فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ، مَا خَلَقْتُ آدَمَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ، مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ

۹: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ۷۶/۲، والطبري في جامع البيان،

www.MinhajBooks.com ۴۱۱/۱، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲۷۴/۲۔

۱۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۷۱/۲، الرقم: ۴۲۲۷، والخلال في

السنة، ۲۶۱/۱، الرقم: ۳۱۶، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۲۹۹/۵،

الرقم: ۶۳۳۶، والعسقلاني في لسان الميزان، ۳۵۴/۴، الرقم: ۱۰۴۰، و

ابن حبان في طبقات المحدثين بأصبهان، ۲۸۷/۳۔

وَلَا النَّارَ. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ، فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَسَكَنَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْخَلَالُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَوَأَفَقَهُ الدَّهَبِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰ! حضرت محمد (ﷺ) پر ایمان لے آؤ، اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے تو (ضرور) ان پر ایمان لائے۔ (جان لو!) اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے، تو میں حضرت آدم (علیہ السلام) کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمد مصطفیٰ (ﷺ) نہ ہوتے، تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو اس میں لرزش پیدا ہوگئی، لہذا میں نے اس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور خلخال نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

۱۱/۲۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.

۱۱: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۰۷/۵، والديلمي في مسند

الفرديوس، ۲۷۱/۴، الرقم: ۶۷۹۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق،

- ۴۳۷/۷

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالذَّيْلَمِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نازل ہونے کے بعد) انہوں نے وحشت و تنہائی محسوس کی تو (ان کی وحشت و تنہائی دور کرنے کے لئے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَوْمَرْتَبَهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ دَوْمَرْتَبَهُ کہا پس حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: محمد ﷺ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم، ابن عساکر اور ذیلی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۲۲. عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَمَّا بَلَغَ وَلَدُ مُعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، وَقَفُوا عَلَى عَسْكَرِ مُوسَى علیہ السلام، وَانْتَهَبُوهُ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ علیہ السلام، قَالَ: يَا رَبِّ، هَؤُلَاءِ وَلَدُ مُعَدِّ، قَدْ آغَارُوا عَلَيَّ عَسْكَرِي، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: يَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ، لَا تَدْعُوا عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ مِنْهُمْ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ النَّذِيرَ الْبَشِيرَ بِجَنَّتِي، وَمِنْهُمْ الْأُمَّةُ الْمَرْحُومَةُ، أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ ﷺ الدِّينَ يَرْضُونَ مِنَ اللَّهِ بِالْيُسَيْرِ مِنَ الرِّزْقِ، وَيَرْضَى اللَّهُ مِنْهُمْ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ، فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لِأَنَّ نَبِيَّهُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمُتَوَاضِعِ فِي هَيْئَتِهِ، الْمُجْتَمَعِ لَهُ اللَّبُّ فِي

۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/ ۱۴۰، الرقم: ۷۶۲۹، والهيثمي

في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۱۸۔

سُكُوتِهِ، يَنْطِقُ بِالْحِكْمَةِ وَيَسْتَعْمِلُ الْحِلْمَ، أَخْرَجَتْهُ مِنْ خَيْرِ جَبَلٍ مِنْ أُمَّتِهِ قُرَيْشًا، ثُمَّ أَخْرَجَتْهُ مِنْ هَاشِمٍ صَفْوَةً مِنْ قُرَيْشٍ، فَهُمْ خَيْرٌ مِنْ خَيْرٍ إِلَى خَيْرٍ يَصِيرُ، وَهُوَ وَأُمَّتُهُ إِلَى خَيْرٍ يَصِيرُونَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب (آپ ﷺ کے اجداد کے قبیلہ میں سے ایک قبیلہ) معد بن عدنان کی تعداد چالیس افراد تک پہنچ گئی تو انہوں نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر پر حملہ کر دیا اور اسے لوٹ لیا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے لئے بدعا کی: یارب! یہ بنو سعد ہیں، جنہوں نے میرے لشکر کے ساتھ لڑائی کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی اور فرمایا: اے موسیٰ! ان کے لئے میری بارگاہ میں بدعا نہ کرنا کیونکہ ان کی نسل میں سے ہی نبی اُمی ﷺ مبعوث ہوں گے، جو ڈر سنانے والے اور میری جنت کی بشارت دینے والے ہیں، اور انہی کی نسل میں سے وہ امت محمدیہ ﷺ ہے، جس پر رحم کیا گیا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے تھوڑا رزق پانے پر بھی خوش ہوگی، اور اللہ تعالیٰ ان کے تھوڑے عمل پر (بھی) ان سے راضی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں محض کلمہ توحید ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے اقرار پر جنت میں داخل فرمائے گا، کیونکہ ان کے نبی، محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں۔ جو اپنے رہن سہن میں عاجزی و انکساری کرنے والے ہیں۔ جن کی خاموشی میں بھی حکمت و دانشمندی ہے۔ وہ حکمت و دانائی سے کلام فرماتے ہیں اور حلم و بردباری والے ہیں۔ میں نے انہیں ان کی امت میں بہترین طبقہ قریش میں سے پیدا فرمایا، پھر انہیں قریش میں سے پسندیدہ خاندان بنو ہاشم میں پیدا کیا، پس وہ بہترین لوگوں میں بہترین تر ہیں، اور بہتری کی طرف پیش قدمی فرمانے والے ہیں، اور ان کی امت بہتری کی طرف بڑھنے والی ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۲۳ . عَنْ جُلْهَمَةَ بِنِ عُرْفُطَةَ قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَهُمْ فِي قَحْطٍ فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: يَا أَبَا طَالِبٍ، أَقْحَطَ الْوَادِي وَأَجْدَبَ الْعِيَالُ، فَهَلُمَّ وَاسْتَسْقِي، فَخَرَجَ أَبُو طَالِبٍ، وَمَعَهُ غُلَامٌ، كَأَنَّهُ شَمْسٌ دَجِنٌ تَجَلَّتْ عَنْهُ سَحَابَةٌ قَتْمَاءٌ وَحَوْلُهُ أُعْيِلِمَةٌ، فَأَخَذَهُ أَبُو طَالِبٍ، فَأَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِالْكَعْبَةِ، وَلَاذَ يَبْصِعُهُ الْغُلَامُ، وَمَا فِي السَّمَاءِ قُرْعَةٌ، فَأَقْبَلَ السَّحَابُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، وَاعْدَقَ وَاعْدُوْدَقَ وَانْفَجَرَ لَهُ الْوَادِي، وَأَخْصَبَ الْبَيْدِيُّ وَالنَّادِيُّ، فَفِي ذَلِكَ يَقُولُ أَبُو طَالِبٍ:

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ  
تَمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ  
يَلُوذُ بِهِ الْهَلَاكُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ  
فَهُمْ عِنْدَهُ فِي نِعْمَةٍ وَفَوَاضِلِ  
رَوَاهُ السِّيُوطِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت جلہمہ بن عرفطہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ آیا، اس زمانے میں اہل مکہ قحط میں مبتلا تھے، پس قریش نے حضرت ابو طالب سے کہا کہ پورا علاقہ قحط زدہ ہو گیا ہے، اور لوگ قحط میں مبتلا ہیں، پس آپ جلدی تشریف لائیں اور بارش کے لئے دعا کریں۔ تب حضرت ابو طالب دعا کے لئے نکلے، اور ان کے ساتھ ایک اتنا خوبصورت لڑکا تھا، گویا سورج کالی گھٹا سے نکلا ہو اور اس کے اردگرد دیگر بچے تھے۔ پس

۱۳: أخرجه السيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/ ۱۴۶، والحلي في السيرة،



حضرت ابوطالب نے اس لڑکے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کو تھاہا، اور اس کی پشت کو کعبہ سے لگا دیا، اور اپنی انگلیوں سے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا اس وقت آسمان میں بادلوں کا نام و نشان نہ تھا، پس بادل ادھر ادھر سے اکٹھے ہونا شروع ہو گئے، اور پھر موسلا دھار بارش ہوئی، جس کی وجہ سے وادی پانی سے بھر گئی اور ہر طرف خوب خوشحالی و فراخی ہو گئی، اس بارے میں حضرت ابوطالب نے یہ اشعار کہے تھے:

”وہ گورے مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کہ جن کے چہرہ انور کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے، جو تھیموں کے بلجا اور بیواؤں کے فریادرس ہیں۔ بنو ہاشم کے ہلاک زدہ لوگ جن کی پناہ مانگتے ہیں۔ پس وہ (بنو ہاشم) ان کے ہوتے ہوئے خوب نعمتوں اور فراخی میں ہیں۔“

امام سیوطی نے فرمایا کہ اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ فِي حَيَاتِهِ

﴿ حضور ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں آپ سے

توسل

١/٢٤ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ لِي كُنْتُ أَمْرًا مَسْكِينًا الزَّمِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ: مَنْ يَبْسُطُ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضُهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

- ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الحجة من قال: إن أحكام النبي ﷺ كانت ظاهر وما كان يغيب بعضهم من مشاهد النبي ﷺ وأمور الإسلام، ٦/٦٧٧، الرقم: ٦٩٢١، وفي كتاب: البيوع، باب: ما جاء في قول الله تعالى: فإذا قضيت الصلاة، ٧٢١/٢، الرقم: ١٩٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي هريرة الدوسي رضي الله عنه، ٤/١٩٣٩-١٩٤٠، الرقم: ٢٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٠، الرقم: ٧٢٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١٠٤/١٦، الرقم: ٧١٥٣، وأبو يعلى في المسند، ١٢١/١١، الرقم: ٦٢٤٨، والطبراني في مسند الشاميين، ٤/١٧٠، الرقم: ٣٠٢٦.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ ابو ہریرہ تو رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتے ہیں، حالانکہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے، میں ایک غریب آدمی تھا، پیٹ بھر روٹی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سائے کی طرح لگا رہتا تھا جبکہ مہاجرین تو بازاروں کی خرید و فروخت میں مشغول ہوتے اور انصار اپنی کھیتی باڑی میں مصروف ہوتے۔ چنانچہ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ میری گفتگو ختم ہونے تک کون اپنی چادر پھیلانے رکھے گا؟ اور پھر سمیٹ لے تو وہ کوئی چیز بھولے گا نہیں۔ یہ سنتے ہی جو چادر میرے اوپر تھی وہ میں نے پھیلا دی۔ پس قسم ہے اُس ذات کی جس نے انہیں حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ جو میں نے اُن سے سنا اس میں سے کچھ نہیں بھولا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۲۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَائِكَ. فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ. فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ؟ میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے (فضا میں سے کچھ) چھلو بھر

- ۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العلم، باب: حفظ العلم، ۵۶/۱، الرقم: ۱۱۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي هريرة الدوسي رضی اللہ عنہ، ۱۹۳۹/۴، الرقم: ۲۴۹۱، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأبي هريرة رضی اللہ عنہ، ۶۸۴/۵، الرقم: ۳۸۳۴-۳۸۳۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۴۷/۱، الرقم: ۸۸۱، وأبو يعلى في المسند، ۱۲۱/۱۱، الرقم: ۶۲۴۸۔

کر اس میں ڈال دیئے اور فرمایا: اسے سینے سے لگا لو۔ میں نے ایسا ہی کیا: پس اس کے بعد میں کبھی کچھ نہیں بھولا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۲۶. عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذْبَارًا قَالَ: اللَّهُمَّ سَبِّعْ كَسْبِعَ يَوْسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيفَ وَيَنْظُرُ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصَلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَأَدْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ۝﴾

۳: أخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب: الاستسقاء، باب: دعاء النبی ﷺ

اجعلها علیہم سنین کسنی یوسف، ۳۴۱/۱، الرقم: ۹۶۲، وفي کتاب:

تفسیر القرآن، باب: وراودته التي هو في بيتها عن نفسه وغلقت الأبواب

وقالت هيت لك، ۱۷۳۰/۴، الرقم: ۴۴۱۶، وفي باب: تفسیر سورة ألم

غلقت الروم، ۱۷۹۱/۴، الرقم: ۴۴۹۶، ومسلم في الصحیح، کتاب:

صفة القيامة والجنة والنار، باب: الدخان، ۲۱۵۵/۴، الرقم: ۲۷۹۸،

والترمذي في السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول الله ﷺ، باب:

ومن سورة الدخان، ۲۹۷/۵، الرقم: ۳۲۵۴، والنسائي في السنن

الكبرى، ۴۵۶/۶، الرقم: ۱۱۴۸۳، وأحمد بن حنبل في المسند،

۴۳۱/۱، الرقم: ۴۴۱، الرقم: ۴۱۴۰، والحميدي في المسند، ۶۳/۱،

الرقم: ۱۱۶، وابن حبان في الصحیح، ۸۰/۱۱، الرقم: ۴۷۶۴، والبيهقي

في السنن الكبرى، ۳۵۲/۳، الرقم: ۶۲۲۱، وأبو يعلى في المسند،

۷۸/۹، الرقم: ۵۱۴۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۱۴/۹، الرقم:

۹۰۴۸-۹۰۴۶

[الدخان، ۴۴: ۱۰] إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنتَقِمُونَ﴾ [الدخان، ۴۴: ۱۶] فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا: اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسی تھپ سالی مسلط فرما پس تھپ پڑ گیا اور سب چیزیں برباد ہو گئیں یہاں تک کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب ان میں سے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے باعث دھواں سا نظر آتا پس ابوسفیان نے آ کر کہا: اے محمد ﷺ! آپ اللہ کا حکم ماننے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جبکہ آپ کی قوم ہلاک ہو گئی۔ ان کے لئے اللہ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اس روز کا انتظار کرو جب آسمان واضح طور پر دھواں لائے گا۔ اور پھر فرمایا جس روز ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے۔ بطشہ سے مراد یوم بدر ہے جبکہ دھواں، پکڑ، تسلط اور آیت روم گزر چکیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۲۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: من تمطر في المطر حتى يتحدار على لحيته، ۳/۴۹۱، الرقم: ۹۸۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ۲/۶۱۴، الرقم: ۸۹۷، وابن الجارود في المنتقى، ۱/۷۵، الرقم: ۲۵۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۲۲۱، الرقم: ۵۶۳۰، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۱/۱۰۷، الرقم: ۱۵۶، والعسقلاني في فتح الباري، ۲/۵۰۶، والعيني في عمدة القاري، ۷/۵۵، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۱/۹۷، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ۶/۱۹۴۔

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا أَنْ يَسْقِينَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ قَالَ: فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ قَالَ: فَمَطَرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ وَفِي الْعَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْعَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَهْدَمُ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالِنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَمَا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى صَارَتْ الْمَدِينَةَ فِي مِثْلِ الْجُوبَةِ حَتَّى سَالَ الْوَادِي وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا قَالَ: فَلَمْ يَجِيءْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجُودِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں لوگ سخت قحط کی لپیٹ میں آ گئے ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہم پر بارش برسائے۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ اس وقت آسمان میں کوئی بادل نہیں تھے۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ اسی وقت پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ پھر آپ ﷺ ابھی منبر سے نیچے تشریف بھی نہیں لائے تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ پس ہم پر

اُس روز، اس سے اگلے روز بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی اعرابی یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ بلند فرمائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسنا اور ہمارے اوپر نہیں۔ پس آپ ﷺ دست مبارک سے آسمان کی جس طرف اشارہ کرتے ادھر سے بادل پھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تھالی کی طرح ہو گیا اور قناتہ نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اس بارش کی افادیت کا ذکر ضرور کرتا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵/۲۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَأَنْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَأَدْعُ اللَّهَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَطَرُوا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء إذا انقطعت السبل من كثرة المطر، ۳/۴۵، الرقم: ۹۷۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ۲/۶۱۴، الرقم: ۸۹۷، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: متى يستسقى الإمام، ۳/۱۵۴، الرقم: ۱۵۰۴، وفي السنن الكبرى، ۱/۵۵۵، الرقم: ۱۸۰۵، ومالك في الموطأ، كتاب: النداء للصلاة، باب: ما جاء في الاستسقاء، ۱/۹۱، الرقم: ۴۵۰، والشافعي في المسند، ۱/۷۹، وعبد الرزاق في المصنف، ۳/۹۲، الرقم: ۴۹۱۱، وابن حبان في الصحيح، ۷/۱۰۴، الرقم: ۲۸۵۷، والربيع في المسند، ۱/۲۰۰، الرقم: ۴۹۶، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۲۹۷، والطبراني في الدعاء، ۱/۶۰۰، الرقم: ۲۱۸۷۔

اللَّهُ ﷻ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ عَلَي رُءُوسِ الْجِبَالِ وَالْأَكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابْتُ عَنِ الْمَدِينَةِ أَنْجِيَابَ الثُّوبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! (قحط سالی کی وجہ سے) مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے فرمائیں (اس کی التجا پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک آدمی آ کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے گنے کی جگہوں پر (برسا)۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔“  
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٢٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابِ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الاستسقاء في المسجد الجامع، ٣٤٣/١، الرقم: ٩٦٧، وفي باب: الاستسقاء في خطبة الجمعة غير مستقبل القبلة، ٣٤٤/١، الرقم: ٩٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٦١٢/٢، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: ذكر الدعاء، ١٦١/٣، الرقم: ١٥١٨، وفي السنن الكبرى، ٥٦٠/١، الرقم: ١٨٢٤، وابن خزيمة في الصحيح، ١٤٤/٣، الرقم: ١٧٨٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٤٣/٣، الرقم: ٣٥٤، ٦١٧٦، ٦٢٢٩۔



كَانَ وَجَاهُ الْمَنْبَرِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُعِينُنَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ اَنَسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَلَا وَاللَّهِ، مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قِرَاعَةً وَلَا شَيْئًا وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ: فَطَلَعْتُ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرْتُ ثُمَّ اَمْطَرْتُ قَالَ: وَاللَّهِ، مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكُهَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظَّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ: فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ .  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک آدمی منبر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہم پر بارش برسائے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور دعا کی: اے اللہ! ہمیں بارش سے سیراب فرما۔ اے اللہ! ہمیں بارش سے سیراب فرما۔ اے اللہ! ہمیں بارش سے

سیراب فرما۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اس وقت ہم نے آسمان پر کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا وغیرہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھریا عمارت تھی۔ پس اس کے پیچھے سے ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا جب آسمان کے درمیان آ گیا تو پھیل گیا۔ پھر اس قدر بارش ہوئی کہ خدا کی قسم! ہم نے ایک ہفتہ تک سورج کا منہ تک نہیں دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ کو ایک آدمی اسی دروازے سے اندر داخل ہوا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے، وہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اسے روک لے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسے ہم پر نہیں۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، پہاڑیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر۔ تو اسی وقت بارش رک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷/۳۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَيَّنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، ۳۱۵/۱، الرقم: ۸۹۱، وفي باب: من تمطر في المطر حتى يتحدار على لحيته، ۳۴۹/۱، الرقم: ۹۸۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ۶۱۴/۲، الرقم: ۸۹۷، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: رفع الإمام يديه عند مسألة إمساك المطر، ۱۶۶/۳، الرقم: ۱۵۲۸، وابن الجارود في المنتقى، ۷۵/۱، الرقم: ۲۵۶، والطبراني في الدعاء، ۲۹۷/۱، الرقم: ۹۵۷۔

فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتَّى تَارَ السَّحَابُ  
 أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزُلْ عَنْ مَنْبِرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَيَّ  
 لِحْيَتِهِ ﷺ فَمَطَرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ وَمِنْ الْعَدِ وَبَعْدَ الْعَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى  
 الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ، تَهَدَّمُ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَأَدْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ  
 حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ  
 وَصَارَتْ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْحُوبَةِ وَسَالَ الْوَادِي فَنَاءً شَهْرًا وَلَمْ يَجِيءْ أَحَدٌ  
 مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجُودِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ  
 میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے۔ ایک مرتبہ جب حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ  
 دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور  
 بچے بھوکے مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے۔ ہم  
 نے اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا تک نہیں دیکھا تھا، پھر قسم اس کی ذات کی جس  
 کے قبضے میں میری جان ہے! آپ ﷺ نے ہاتھ کیا اٹھائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آ  
 گئے۔ آپ ﷺ منبر سے اترے بھی نہیں کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی  
 ریش مبارک سے چپکتے دیکھے۔ اس روز بارش برسی، اگلے روز بھی، اس سے اگلے روز بھی  
 یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص اور  
 عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے  
 دعا کیجئے۔ پس آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر  
 نہیں۔ پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ادھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں

تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ سا بن گیا۔ قنہ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸/۳۱. عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَلُوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا وَآكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ جِئْتُ تَأْمُرُ بِصَلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ فَقَرَأَ : ﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ﴾ [الدخان، ۴۴: ۱۰] ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى : ﴿ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ﴾ [الدخان، ۴۴: ۱۶] يَوْمَ بَدْرٍ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَ أَسْبَاطُ عَنْ مَنْصُورٍ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے کہا (کفار) قریش نے اسلام لانے میں (حدودجہ)

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: إذا استشفع

المشركون بالمسلمين عند القحط، ۳/۱، ۳۴۲، الرقم: ۹۷۴، والبيهقي في

السنن الكبرى، ۳/۳، ۳۵۲، الرقم: ۶۲۲۱، وابن كثير في البداية والنهاية،

۴/۲۹۷، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ۴/۲۷۳، والزرقاني في شرح

المواهب اللدنية، ۱۱/۱۴۴۔

تاخیر کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے بدعا کی۔ انہیں قحط سالی نے پکڑ لیا، یہاں تک کہ وہ مرنے لگے اور مردار اور ہڈیاں کھانے پر مجبور ہو گئے۔ پھر ابوسفیان آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض گزار ہوا اے محمد ﷺ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم مر رہی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے پڑھا ”پس اس دن کا انتظار کیجیے جس دن آسمان سے ایک نظر آنے والا دھواں ظاہر ہوگا۔“ پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (لیکن یاد رکھو کہ) جس دن ہم سخت (پکڑ) پکڑیں گے، سے مراد یوم بدر ہے۔ حضرت ابو عبد اللہ نے کہا: اور اسباط نے منصور کے حوالے سے یہ اضافہ کیا ہے: پس رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو بارش ہوئی اور لگا تارسات دن تک ہوتی رہی پھر لوگوں نے بارش کی کثرت کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ (بارش) ہمارے گرد و پیش پر برسا، ہم پر نہ برسا۔ چنانچہ بادل آپ ﷺ کے سر مبارک سے ہٹ گئے اور ان کے ارد گرد بارش جاری رہی۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۹/۳۲. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبِينَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۱۳/۳، الرقم: ۳۳۸۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ۶۱۴/۲، الرقم: ۸۹۷، وأبو داود في السنن، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين في الاستسقاء، ۳۰۴/۱، الرقم: ۱۱۷۴، والبخاري في الأدب المفرد، ۲۱۴/۱، الرقم: ۶۱۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹۵/۳، الرقم: ۲۶۰۱، وفي الدعاء، ۵۹۶/۱، ۵۹۷، الرقم: ۲۱۷۹، وابن عبد البر في الاستذكار، ۴۳۴/۲، والحسيني في البيان والتعريف، ۲۶/۲، الرقم: ۹۵۷۔

هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ  
 أَنَسُ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الرُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ  
 اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَّالِيهَا فَخَرَجْنَا نَحْوُضِ الْمَاءِ حَتَّى آتَيْنَا  
 مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ  
 غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْمِسُهُ فَيَبَسِّمَ ثُمَّ  
 قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَطَفَّرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ  
 كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں  
 ایک دفعہ اہل مدینہ (شہید) قحط سے دوچار ہو گئے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد  
 فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے،  
 بکریاں مر گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا  
 کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح  
 صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہو گئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم  
 برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر  
 (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھرتاہ ہو  
 رہے ہیں، لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سر اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی  
 مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ”ہمیں چھوڑ کر ہمارے گردا گرد برسو۔“ تو ہم نے  
 دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا  
 وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔“

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۳۳ . عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ ﷺ فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْرٍ فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَفَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.  
رَوَاهُ النُّحَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”یزید بن ابوعبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ کی پٹنڈی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو دریافت کیا کہ اے ابو مسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوہ خیبر میں آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آپہنچا ہے لیکن میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ ﷺ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۳۴ . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَطَشَ

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ۱۵۴۱/۴، الرقم: ۳۹۶۹، وأبو داود في السنن، كتاب: الطب، باب: كيف الرقي، ۱۲/۴، الرقم: ۳۸۹۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۸/۴، الرقم: ۱۶۵۶۲، وابن حبان في الصحيح، ۴۳۹/۱۴، الرقم: ۶۵۱۰، والرويان في المسند، ۲۴۸/۲، الرقم: ۱۱۳۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۹۴/۲۲-۹۵.

۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في \_

النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ تَوَضَّأَ، فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَّانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی (جبکہ پانی کی سخت قلت تھی)۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دست مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً

----- الإسلام، ۳/ ۱۳۱۰، الرقم: ۳۳۸۳، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الحديبية، ۴/ ۱۵۲۶، الرقم: ۳۹۲۱-۳۹۲۳، وفي كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماء المبارك، ۵/ ۲۱۳۵، الرقم: ۵۳۱۶، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (۱۸)، ۴/ ۱۸۳۱، الرقم: ۴۵۶۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳۲۹، الرقم: ۱۴۵۶۲، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/ ۶۵، الرقم: ۱۲۵، وابن حبان في الصحيح، ۴/ ۴۸۰، الرقم: ۶۵۴۲، والدارمي في السنن، ۱/ ۲۱، الرقم: ۲۷، وأبو يعلى في المسند، ۴/ ۸۲، الرقم: ۲۱۰۷، والبيهقي في الاعتقاد، ۱/ ۲۷۲، وابن الجعد في المسند، ۱/ ۲۹، الرقم: ۸۲۔



چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے افراد تھے؟ انہوں نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۳۵ . عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوْفِيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرَجُ نَحْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرَجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقُ مَعِيَ لَكِي لَا يُفْحَشَ عَلَيَّ الْغَرْمَاءُ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بِيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمْ الَّذِي لَهُمْ، وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میرے والد محترم (حضرت عبد اللہؓ) وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ سو میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد نے (وفات کے بعد) پیچھے قرض چھوڑا ہے اور میرے پاس (اس کی ادائیگی کے لئے) کچھ بھی نہیں ماسوائے جو کھجور کے (چند) درختوں سے جو پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو گا۔ آپ ﷺ

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۱۲/۳، الرقم: ۳۳۸۷، وفي كتاب: البيوع، باب: الكيل على البائع والمعطي، ۷۴۸/۲، الرقم: ۲۰۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۶۵، الرقم: ۱۴۹۷۷۔

میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں سو آپ ﷺ (ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور ان کے) کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے گرد پھرے اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر (کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا) اس کے بعد آپ ﷺ ایک ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو ماپ کر دیتے جاؤ سو سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی ہی کھجوریں بچ بھی گئیں جتنی کہ قرض میں دی تھیں۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۳۶ . عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تُوْفِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعْنَتْ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى غُرْمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعَدْقُ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ

۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: البيوع، باب: الكيل على البائع والمعطي، ۷۴۸/۲، الرقم: ۲۰۲۰، وفي كتاب: الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس، باب: الشفاعة في وضع الدين، ۸۴۷/۲، الرقم: ۲۲۷۵، وأبو داود في السنن، كتاب: الوصايا، باب: ما جاء في الرجل يموت وعليه دين وله ولاء، ۱۱۸/۳، الرقم: ۲۸۸۴، والنسائي في السنن، كتاب: الوصايا، باب: قضاء الدين قبل الميراث، ۲۴۵/۶، الرقم: ۳۶۳۸-۳۶۳۷، وفي السنن الكبرى، ۱۰۵/۴، الرقم: ۶۴۶۴-۶۴۶۵، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأحكام، باب: أداء الدين عن الميت، ۸۱۳/۲، الرقم: ۲۴۳۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۱۴/۶، الرقم: ۳۱۷۱۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۱۳/۳، الرقم: ۱۴۳۹۸، وأبو يعلى في المسند، ۴۳۱/۳، الرقم: ۱۹۲۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۵۹۳/۶، والعيني في عمدة القاري، ۲۴۶/۱۱، الرقم: ۷۲۱۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۱۸/۴۳۔

فَفَعَلْتُ ثُمَّ أُرْسِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلَيَّ أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسْطِهِ ثُمَّ قَالَ: كِلَ لِلْقَوْمِ فَكَلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ.

وفي رواية عنه: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى آدَاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کے والد) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں کے (بے پناہ) تقاضا پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہی کہ وہ لوگ اپنے قرض سے کچھ گھٹا دیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور ہر قسم کی کھجوریں علیحدہ رکھنا یعنی عجوہ ایک طرف اور غنق ایک طرف۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دینا۔ میں نے ایسا ہی کر کے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اوپر یا درمیان میں بیٹھ گئے، پھر مجھے فرمایا: لوگوں کو ناپ ناپ کر دیتے جاؤ۔ میں نے انہیں ناپ ناپ کر دیں یہاں تک کہ سب کا قرض ادا کر دیا اور میری تمام کھجوریں بچ رہیں گویا ایک بھی کم نہ ہوئی۔ ایک روایت میں حضرت جابر نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی وہ ناپتے رہے (اور لوگوں کو دیتے رہے) یہاں تک کہ سب کے قرض کی ادائیگی کر دی۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۳۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَدْعُو أُمَّي إِلَى الْإِسْلَامِ

۱۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي هريرة الدوسي رضی اللہ عنہ، ۱/۹۳۸، الرقم: ۲۴۹۱، وأحمد بن حنبل في —

وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاسْمَعْتَنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ  
فَأْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبُكِي قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو  
أُمَّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأَبَى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاسْمَعْتَنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ  
فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ  
أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ  
إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعْتُ أُمَّي خَشَفَ قَدَمِي فَقَالَتْ مَكَانَكَ  
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ: فَاعْتَسَلْتُ وَلَبِسْتُ دِرْعَهَا  
وَعَجَلْتُ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَشْهَدُ أَنْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَأْتَيْتُهُ وَأَنَا أَبُكِي مِنَ الْفَرَحِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَبْشِرْ قَدْ  
اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمَدَ اللَّهُ وَأَتْنَى عَلَيْهِ  
وَقَالَ خَيْرًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُحِبِّبَنِي أُمَّ وَأُمَّيَ إِلَى  
عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحِبِّبَهُمْ إِلَيْنَا قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ حَبِّبْ

..... المسند، ٣١٩/٢، الرقم: ٨٢٤٢، وابن حبان في الصحيح، ١٠٧/١٦،  
الرقم: ٧١٥٤، والحاكم في المستدرک، ٦٧٧/٢، الرقم: ٤٢٤٠، وقال:  
هذا حديث صحيح الإسناد، والبغوی في شرح السنة، ٣٠٦/١٣، الرقم:  
٣٧٢٦، والخطيب التبریزی في مشکاة المصابیح، کتاب: الفضائل،  
٢٩٧/٣، الرقم: ٥٧٩٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٢٨/٤،  
والأصبهاني في دلائل النبوة، ٨٥/١، الرقم: ٧٧، وابن عساکر في تاریخ  
مدينة دمشق، ٣٢٥/٦٧۔

عَبِيدَكَ هَذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبَ إِلَيْهِمُ  
الْمُؤْمِنِينَ فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں، میں ان کو اسلام کی دعوت دیتا تھا، ایک دن میں نے ان کو دعوت دی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایسی بات کہی جو مجھ کو ناگوار گزری، میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، میں نے کہا یا رسول اللہ! میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا وہ انکار کرتی تھی، آج میں نے اس کو دعوت دی تو اس نے آپ کے متعلق ایسا کلمہ کہا جو مجھے ناگوار گزارا، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے،“ میں رسول اللہ ﷺ کی دعا لے کر خوشی سے روانہ ہوا، جب میں گھر کے دروازہ پر پہنچا تو دروازہ بند تھا، ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سن لی، اس نے کہا اے ابو ہریرہ! اپنی جگہ ٹھہرو، پھر میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، میری ماں نے غسل کیا اور قمیص پہنی اور جلدی میں بغیر دوپٹے کے باہر آئیں، پھر دروازہ کھولا اور کہا: اے ابو ہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر میں خوشی سے روتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو بشارت ہو، اللہ نے آپ کی دعا قبول کر لی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور کلمہ خیر فرمایا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میری اور میری ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے، اور ہمارے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اپنے اس بندے (حضور کی مراد ابو ہریرہ تھے) اور اس کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں پیدا کر دے، اور مومنوں کی محبت ان کے

دل میں ڈال دے، پھر ایسا کوئی مسلمان پیدا نہیں ہوا جو میرا ذکر سن کر یا مجھے دیکھ کر مجھ سے محبت نہ کرے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۳۸. عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاتَيْنَهُ بِوَضُوءِيهِ وَحَاجَّتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ، فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ربیع بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رات کو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے استنجاء اور وضو کے لئے پانی لاتا ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”(اے ربیعہ!) مانگو کیا مانگتے ہو۔“ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ ”اور کچھ“ میں نے کہا مجھے یہی کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (جنت تو عطا کر دی) اب تم کثرتِ سجود سے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔“

۱۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: فضل السجود والحث عليه، ۳۵۳/۱، الرقم: ۴۸۹، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ۳۵/۲، الرقم: ۱۳۲۰، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: فضل السجود، ۲۲۷/۲، الرقم: ۱۱۳۸، وفي السنن الكبرى، ۲۴۲/۱، الرقم: ۷۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵۹/۴، الرقم: ۱۶۶۲۸، والبعوي في شرح السنة، ۱۴۹/۳، الرقم: ۶۵۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۵۶/۵، الرقم: ۴۵۷۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۸۶/۲، الرقم: ۴۳۴۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۵۲/۱، الرقم: ۵۶۴۔

اس حدیث کو امام مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۳۹. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوئَهُ وَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ. وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتَقْضَى. اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ أَبُو

۱۶-۱۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: في دعاء الضعيف، ۵/۵۶۹، الرقم: ۳۵۷۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۱۶۸، الرقم: ۱۰۴۹۵، ۱۰۴۹۴، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ۱/۴۴۱، الرقم: ۱۳۸۵، وابن حزيمة في الصحيح، ۲/۲۲۵، الرقم: ۱۲۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۱۳۸، الرقم: ۱۷۲۷۹-۱۷۲۸۲، والحاكم في المستدرک، ۱/۴۵۸، ۷۰۰، ۷۰۷، الرقم: ۱۱۸۰، ۱۹۰۹، ۱۹۲۹، والطبراني في المعجم الصغير، ۱/۳۰۶، الرقم: ۵۰۸، وفي المعجم الكبير، ۹/۳۰، الرقم: ۸۳۱۱، والبخاري في التاريخ الكبير، ۶/۲۰۹، الرقم: ۲۱۹۲، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۴۱۷، الرقم: ۳۷۹، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ۱/۴۱۷، الرقم: ۶۵۸-۶۶۰، والبيهقي في دلائل النبوة، ۶/۱۶۶، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ۳/۲۹۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۲۷۲، الرقم: ۱۰۱۸، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ۱/۷۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۲۷۹۔

عيسى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ،  
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيثٌ  
صَحِيحٌ، وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ.

۱۷/۴۰. وفي رواية لأحمد: قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ.

”حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی  
اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے خیر و عافیت  
(یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے  
لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا  
کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو  
کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
وَأَتُوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي  
فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِنُفْضِي. اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں  
اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے، اے محمد ﷺ میں  
آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔  
اے اللہ! میرے حق میں سرکار دو عالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے  
روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ  
یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام بیہقی نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے  
اور البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

”اور امام احمدی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ تب اس شخص نے فوراً ہی وہ عمل



کیا اور اسی وقت صحت یاب ہو گیا۔“

۱۸/۴۱ . وفي رواية: قَالَ عُثْمَانُ: فَوَاللَّهِ مَا تَفَرَّقْنَا وَلَا طَالَ بِنَا الْحَدِيثِ حَتَّى دَخَلَ الرَّجُلُ وَكَانَهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضَرٌّ قَطُّ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس خدا کی قسم! ابھی ہم وہاں سے اٹھے تھے کہ اور نہ ہی اس بات کو زیادہ دیر گزری تھی کہ وہ آدمی دوبارہ اس حال میں آیا کہ جیسے اُسے کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

۱۹/۴۲ . وَذَكَرَ الْعَلَامَةُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَعْمَى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُصِبْتُ فِي بَصْرِي فَأَدْعُ اللَّهَ لِي قَالَ: اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي سَأَلْتُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، أَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى رَبِّي فِي رَدِّ بَصْرِي، اللَّهُمَّ فَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي وَشَفِّعْ نَبِيَّ فِي رَدِّ بَصْرِي، وَإِنْ كَانَتْ حَاجَةٌ فَافْعَلْ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بَصْرَهُ.

”علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بصارت جواب دے گئی ہے۔ آپ! میرے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: جاؤ وضو کرو اور پھر دو رکعت نماز پڑھو پھر کہو: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ تیرے رحیم نبی ہیں ان کے توسل سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا محمد! میں آپ کے توسل سے اپنے رب سے اپنی بینائی کی شفا یابی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے شفاء عطا فرما اور اپنے نبی ﷺ کی شفاعت میرے بینائی کے لوٹانے میں قبول فرما۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے پھر بھی آرام نہ آئے تو دوبارہ ایسا کرنا، تو اللہ نے اسے بینائی عطا فرمادی۔“

٢٠/٤٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بَوَاكِي فَقَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيئًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ قَالَ: فَأُطِيقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگ روتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور قحط سالی سے نجات کے لیے دعا کی درخواست کی) تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی ”اے اللہ! ہم پر (ایسی) بارش برسا جو ضرورت کو پوری کرے، اچھے انجام والی، سبزہ اگانے والی، نقصان سے مبرا اور نفع مند، جلد برسنے والی، دیر نہ کرنے والی ہو۔“ راوی کا بیان ہے کہ اسی وقت ان کو بادلوں نے

٢٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: رفع اليدين في الدعاء، ٣٠٣/١، الرقم: ١١٦٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٣٣٥/٢، الرقم: ١٤١٦، والحاكم في المستدرک، ٤٧٥/١، الرقم: ١٢٢٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٣٥/٣، الرقم: ٦٢٣٠، وابن عبد البر في التمهيد، ٤٣٣/٢٣۔

گھیر لیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد، ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۱/۴۴. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ مَا يَتَرَوُدُّ لَهُمْ رَاعٍ وَلَا يَخْطِرُ لَهُمْ فَحْلٌ فَصَعِدَ الْمُنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا طَبَقًا مَرِيئًا عَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ ثُمَّ نَزَلَ فَمَا يَأْتِيهِ أَحَدٌ مِنْ وَجْهِهِ مِنَ الْوُجُوهِ إِلَّا قَالُوا: قَدْ أَحْيَيْنَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ ایک دیہات کے رہنے والے صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں ایسی قوم کی جانب سے حاضر ہوا ہوں جن کے چرواہوں

۲۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ۱/ ۴۰۴، الرقم: ۱۲۷۰، وابن أبي شيبه في المصنف، ۶/ ۳۲۴، الرقم: ۳۱۷۷۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۲۳۵، الرقم: ۱۸۰۹۰، والطيالسي في المسند، ۱/ ۱۶۶، الرقم: ۱۲۰۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/ ۱۳۰، الرقم: ۱۲۶۷۷، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۹/ ۵۲۷، الرقم: ۵۱۰، وابن عبد البر في الاستذكار، ۲/ ۴۳۱، وفي التمهيد، ۲۳/ ۴۳۳، والمزي في تهذيب الكمال، ۲۶/ ۵۷۵، والكناني في مصباح الزجاجة، ۱/ ۵۱، الرقم: ۴۴۹۔

کے پاس توشہ آخرت نہیں اور ان کا کوئی نرجانور حرم نہیں اچھا تا (کنزوری کی وجہ سے) تو آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر یہ دعا کی: ”اے اللہ! ہمیں پانی پلا زمین کو بھرنے والا (جس سے تالاب و ندیاں بھر جائیں) خوب برسنے والا، جلد برسنے والا نہ کہ تاخیر سے برسنے والا، نفع مند نہ کہ نقصان دہ“ پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے اس کے بعد جس جانب سے بھی کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔

٢٢/٤٥. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَسْقَى اللَّهُ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيئًا مَرِيئًا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍ قَالَ: فَمَا جَمَعُوا حَتَّى أُجِيبُوا قَالَ: فَاتَوَّهُ فَشَكُّوا إِلَيْهِ الْمَطَرَ فَقَالُوا: يَا

٢٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٤، الرقم: ١٢٦٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٨، الرقم: ٢٩٢٢٥، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/٣٢٣، و عبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٨، الرقم: ٤٩٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٥، الرقم: ١٨٠٩٠، والحاكم في المستدرک، ١/٤٧٦-٤٧٧، الرقم: ١٢٢٦-١٢٢٧، والطيالسي في المسند، ١/١٦٦، الرقم: ١١٩٩، و عبد بن حميد في المسند، ١/١٤٥، الرقم: ٣٧٢، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٤٢١، الرقم: ٧٤٩، وفي السنن الكبرى، ٣/٣٣٥، الرقم: ٦٢٣٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٨، الرقم: ٦٧٥٤، وفي المعجم الكبير، ٢٠/٣١٨، الرقم: ٧٥٥-٧٥٦ والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٥١٢۔

رَسُولَ اللَّهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، حَوِّالِنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَجَعَلَ السَّحَابُ يَنْقَطِعُ يَمِينًا وَشِمَالًا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ نَحْوَهُ وَالطَّحَاوِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادُهُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا فرمائیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ بلند کئے اور دعا کی: ”اے اللہ! ہمیں پانی پلا زمین کو بھر دینے والا (یعنی جس سے تالاب و ندیاں خوب بھر جائیں) خوب برسنے والا، جلد برسنے والا نہ کہ دیر سے (برسنے والا)، نفع مند نہ کہ نقصان دہ“ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (آپ ﷺ کی اس دعا کو فوراً بعد) لوگ ابھی نماز جمعہ سے فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ خوب بارش برسنے لگی۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت زیادہ بارش ہو جانے کی شکایت کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مکانات گرنے لگے ہیں تو آپ ﷺ نے یہ دعا کی: ”اے اللہ! ہمارے اردگرد برسے ہمارے اوپر نہ برسے“ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فوراً بارش (شہر مدینہ سے) چھٹ کر دائیں بائیں برسنا شروع ہو گئی۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اسی طرح عبدالرزاق، طحاوی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی اسناد بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَجُلًا مُخْتَصِبًا ۲۳/۴۶.

۲۳: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۴۶۶/۹، الرقم: ۱۸۰۳۸، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۵۱۶/۳، والهندي في كنز العمال، ۹/۱۰۔

بِصُفْرَةٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ جَرِيدَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حَطَّ وَرُسٍ، فَطَعَنَ  
بِالْجَرِيدَةِ فِي بَطْنِ الرَّجُلِ وَقَالَ: أَلَمْ أَنُهِكَ عَنْ هَذَا؟ قَالَ: فَأَثَرٌ فِي  
بَطْنِهِ وَمَا أَدْمَاهَا، فَقَالَ: الرَّجُلُ: الْقُوْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّاسُ: أَمِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَقْتَضُ فَقَالَ: مَا بِبَشْرَةٍ أَحَدٌ فَضَّلَ اللَّهُ عَلَيَّ بِشْرَتِي، قَالَ:  
فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَطْنِهِ ثُمَّ قَالَ: اقْتَصَّ، فَقَبَّلَ الرَّجُلُ بَطْنَ  
النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: أَدْعُهَا لَكَ أَنْ تَشْفَعَ لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ سَعْدٍ، وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ: ذَلِكَ الرَّجُلُ سَوَادُ بْنُ  
عَزِيَّةَ بْنِ وَهَبِ بْنِ يَلِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَافِ بْنِ قُضَاعَةَ شَهِدَ بَدْرًا وَأُحُدَ  
وَالْخَنْدَقِ وَالْمَشَاهِدِ كُلِّهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

”حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک آدمی سے ملے جس  
نے زورنگ کا خضاب لگایا ہوا تھا اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ نے  
اس کو تنبیہ کرتے ہوئے چھڑی سے اس کے پیٹ میں کچوکا لگایا اور فرمایا کیا میں نے تمہیں  
اس سے منع نہیں کیا تھا۔ اس شخص کے پیٹ پر کچھ خراش آگئی جس سے خون نکل آیا اس  
نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ مجھے بدلہ دیجئے لوگوں نے کہا کیا تو رسول اللہ ﷺ سے  
بدلہ لے گا؟ اس نے کہا کہ کسی انسان کے جسم کو اللہ تعالیٰ نے میرے جسم پر فضیلت نہیں  
دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے جسم سے کپڑا اٹھا دیا اور کہا کہ تم بدلہ لے لو۔ اس نے  
حضور نبی اکرم ﷺ کا جسم مبارک چوم لیا عرض کیا میں آپ ﷺ سے اس کے وسیلہ سے  
درخواست کرتا ہوں کہ آپ بروز قیامت میری شفاعت فرمائیں گئے۔“

اس حدیث کو امام عبدالرزاق اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

”امام ابن سعد نے فرمایا کہ وہ صحابی سواد بن عزیز بن وہب بن یلی بن عمرو بن الحلاف بن قضاہ تھے جنہوں نے غزوہ بدر، احد اور خندق کے ساتھ ساتھ دیگر تمام مواقع پر حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شرکت کی تھی۔“

۲۴/۴۷. عَنْ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: سَوَادَةُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَخَلَّقُ كَأَنَّهُ عُرْجُونٌ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَهُ يَعْضُّ لَهُ قَالَ: فَجَاءَ يَوْمًا وَهُوَ يَتَخَلَّقُ فَاهْوَى لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِعُودٍ كَانَ فِي يَدِهِ فَجَرَحَهُ، فَقَالَ: الْقِصَاصِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَعْطَاهُ الْعُودَ وَكَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَمِيصَانِ قَالَ: فَجَعَلَ يَرَفَعُهُمَا فَنَهَزَهُ النَّاسُ قَالَ: فَكَشَفَ عَنْهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي جَرَحَهُ فَرَمَى بِالْقَضِيبِ وَوَعَلَقَهُ يُقْبِلُهُ وَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَدْعُهَا لَكَ أَنْ تَشْفَعَ لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ قَانِعٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص جس کا نام سوادہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تھا وہ بہت زیادہ خوشبو استعمال کرتے تھے حضور نبی اکرم ﷺ جب ان کو دیکھتے تو بہت خوش ہوتے ایک دن وہ حاضر ہوئے تو انہوں نے خلق لگائی ہوئی تھی تو حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود چھری سے اس کے پیٹ میں کچوکا لگایا تو اس نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ مجھے بدلہ دیجئے آپ ﷺ نے اس کو وہ چھری تھما دی اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس پر دو قمیصیں تھیں حضور ﷺ نے وہ قمیصیں اپنے جسد اقدس

۲۴: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۹/۴۶۷، الرقم: ۱۸۰۳۹، وابن قانع في

معجم الصحابة، ۲/۱۲۲، الرقم: ۵۸۳، والمقدسي في الأحاديث

المختارة، ۹/۱۳۳، الرقم: ۱۱۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/۲۸۹۔

سے اوپر اٹھانا شروع کیں تو لوگوں نے اسے زجر و توبیح کرنا شروع کی جب حضور ﷺ نے اپنی قمیض مبارک اس مقام تک اٹھالی جہاں کہ آپ ﷺ نے اس کو کچوکا لگایا تھا تو اس شخص نے چھڑی پھینک دی اور آپ ﷺ کے جسم اقدس کو چومنے لگا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ سے اس کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ﷺ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے۔“

اس حدیث کو امام عبد الرزاق اور ابن قانع نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٥/٤٨ . عَنْ قَعَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أُصِيبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَأَلَتْ حَدِيقَتَهُ عَلِيَّ وَجَنَّتِيهِ، فَأَرَادُوا أَنْ يَقْطَعُوهَا، فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: لَا، فَدَعَا بِهِ، فَغَمَزَ حَدِيقَتَهُ بِرَاحِيَتِهِ، فَكَانَ لَا يُدْرِي أَيُّ عَيْنِيهِ أُصِيبَتْ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن (تیر لگنے

٢٥-٢٧: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣/١٢٠، الرقم: ١٥٤٩، وفي المفاريد، ٦٣/١، الرقم: ٦١، والحاكم في المستدرک، ٣٣٤/٣، الرقم: ٥٢٨١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٠، الرقم: ٣٢٣٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٩، الرقم: ١٢، وأبو عوانة في المسند، ٤/٣٤٨، الرقم: ٦٩٢٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٨٧، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٩/٢٧٩-٢٨٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٣٣٣، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٤٣٠، الرقم: ٨١٤، وفي الإصابة، ٤/٢٠٨، الرقم: ٤٨٨٨، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/٣٦١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣/٢٩١، والهشيمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٤٦٤۔



(سے) ان کی آنکھ ضائع ہو گئی اور آنکھ کی سیاہی چہرے پر بہہ گئی۔ دیگر صحابہ نے اسے کاٹ دینا چاہا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرما کر آنکھ کو دوبارہ اس کے مقام پر رکھ دیا۔ سو حضرت قتادہ ؓ کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہو گئی کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہے۔“

اس حدیث کو امام ابویعلیٰ اور ابوعمرانہ نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۴۹ . وفي رواية: فَرَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ فَاسْتَوَتْ وَرَجَعَتْ وَكَانَتْ أَقْوَى عَيْنَيْهِ وَأَصَحَّهْمَا بَعْدَ أَنْ كَبُرَ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ .

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے واپس لوٹا دیا اور اسے اس کی (اصل) جگہ برابر کر دیا اور یہ آنکھ صحیح ہونے کے بعد دوسری آنکھ سے بھی (بینائی میں) قوی تر اور صحیح تر تھی۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۵۰ . وفي رواية: عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ ؓ أَنَّهُ أُصِيبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَرَفَعَتْ عَلَى وَجْنَتِهِ فَرَدَّهَا النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ فَكَانَتْ أَصَحَّ عَيْنَيْهِ وَأَحَدُهُمَا . وفي رواية: فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدُهُمَا . رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ .

”اور ایک روایت میں حضرت قتادہ بن نعمان ؓ سے مروی ہے کہ جنگِ احد کے دن ان کی آنکھ میں کوئی چیز لگی اور ان کی آنکھ (کا ڈھیلا نکل کر) ان کے رخسار پر گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اسے لوٹا دیا تو یہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے صحیح ترین اور تیز ترین تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے حسین ترین اور تیز ترین بصارت والی تھی۔“

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۵۱ . عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ﷺ يَقُولُ: شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَسِيَانَ الْقُرْآنِ فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ فَقَالَ: يَا شَيْطَانُ أَخْرُجْ مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ، قَالَ عُثْمَانُ: فَمَا نَسَيْتُ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَحَبَّتْ أَنْ أذْكَرَهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں قرآن کو بھول جاتا تھا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول ﷺ! میں قرآن یاد کرتا ہوں اور بھول جاتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے میری چھاتی پر اپنا دست اقدس مارا اور فرمایا: اے شیطان عثمان کے سینے سے نکل جا حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے جو چیز بھی یاد کرنا چاہی وہ کبھی نہ بھولی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۵۲ . عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ شَابٌّ يَحْدُثُ النَّبِيَّ ﷺ وَيُخْفُ فِي حَوَائِجِهِ، فَقَالَ: سَلْنِي حَاجَةً فَقَالَ: أَدْعُ اللَّهَ تَعَالَى لِي بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَتَنَفَّسَ وَقَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنْ أَعْنِي بِكَثْرَةِ

۲۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴۷/۹، الرقم: ۸۳۴۷، والحارث في

المسند، ۹۳۲/۲، الرقم: ۱۰۲۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۹۔

۲۹-۳۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۴۵/۲، الرقم: ۲۰۲۹، وفي

المعجم الأوسط، ۶۳/۳، الرقم: ۲۴۸۸، وابن المبارك في الزهد،

۴۵۵/۱، الرقم: ۱۲۸۷، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۳۲۹/۱،

الرقم: ۳۱۹، والعسقلاني في الإصابة، ۱۲۵/۶، وقال: رواه البزار۔

## السُّجُود. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور اپنی ذاتی ضروریات بیان نہ کرتا پس آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے مانگو (جو کچھ بھی چاہے) پس اس نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرے لئے جنت کی دعا فرمائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سرانور اوپر اٹھایا، سانس لیا اور فرمایا، ٹھیک ہے لیکن کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۰/۵۳. وفي رواية لابن مبارك: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ: أَعْنِي بِكَثْرَةِ السُّجُودِ.

”اور ابن مبارک کی ایک روایت میں ہے کہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے (بھی) آپ کی شفاعت کے مستحقین میں سے بنا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (تم بھی میری شفاعت کے اہل لوگوں میں سے ہو جاؤ گے) مگر تم کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔“

۳۱/۵۴. عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ

۳۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲/۵، الرقم: ۵۲۸۵، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۳۳/۱، الرقم: ۷، والفريابي في دلائل النبوة، ۷۲/۱، الرقم: ۳۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۴/۳۴، والحارث في المسند، ۲/۶۲۶، الرقم: ۵۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۰۴/۵، والمزي في تهذيب الكمال، ۹/۴۴۸۔

النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَبَلَّغَنِي أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُرْسِلَ جَيْشًا إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رُدَّ الْجَيْشَ فَإِنَّا لَكَ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ قَالَ: أَفْعَلْ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ فَآتَى وَفَدَّ مِنْهُمْ النَّبِيَّ ﷺ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ..... إِلَى أَنْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَدَّيْنِي عَلَى رَجُلٍ أَوْلِيهِ فَدَلَّتُهُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْوَفْدِ فَوَلَّاهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لَنَا بَشْرًا إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ وَسَعْنَا مَاؤَهَا فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ وَإِذَا كَانَ الصَّيْفُ قَلَّ وَتَفَرَّقْنَا عَلَى مِيَاهِ حَوْلْنَا، وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ الْيَوْمَ أَنْ نَتَفَرَّقَ. كُلُّ مَنْ حَوْلَنَا عَدُوٌّ، فَادْعُ اللَّهَ يَسْعُنَا مَاؤَهَا، فَدَعَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ فَتَقَدَّهِنَّ فِي كَفِّهِ ثُمَّ قَالَ: إِذْنِ اسْتَمَوْهَا فَالْقُوا وَاحِدَةً وَاحِدَةً، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَمَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى قَعْرِهَا بَعْدُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَالْقُرَيْبِيُّ.

”صحابی رسول حضرت زید بن حارث صدیقیؓ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام پر آپ ﷺ کی بیعت کی اس کے بعد وہ طویل حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا ایک کنواں ہے، جب سردیوں کا موسم ہو تو اس کا پانی ہمارے لیے کافی ہوتا ہے اور وہ ہماری ضرورت پوری کرتا ہے لیکن جب گرمی آتی ہے تو اس کا پانی کم ہو جاتا ہے اور ہمیں پانی پینے کیلئے ارد گرد جانا پڑتا ہے جبکہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور ہمارے ارد گرد سب ہمارے دشمن ہیں تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کنویں کا پانی بڑھادے اور ہم اس کو جمع کر لیں اور ہمیں پانی پینے کیلئے ادھر ادھر نہ جانا پڑے۔ آپ ﷺ نے سات کنکریاں منگوائیں اور انہیں اپنے ہاتھ میں گھمایا اور پھر دعا فرمائی اور پھر فرمایا ان کنکریوں کو لے جاؤ اور جب تم اپنے کنویں پر پہنچو تو ایک ایک کر

کے ان کنکریوں کو اس میں ڈالتے جانا اور اس پر اللہ ﷻ کا نام لینا۔ حضرت حارث صدیقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایسا ہی کیا جیسا کہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا تو اس کے بعد (کنویں کا پانی اتنا بڑھ گیا کہ) ہم کنویں کی تہہ کو کبھی نہ دیکھ سکے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، اصیہانی اور فریابی نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۵۵. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَبِكَفِّي سَلْعَةٌ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، هَذِهِ السَّلْعَةُ قَدْ أَذْنِي تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ قَائِمَةِ السَّيْفِ أَنْ أَقْبِضَ عَلَيْهِ وَعَنْ عِنَانِ الدَّآبَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَدُنْ مِنِّي فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: افْتَحْ يَدَكَ فَفَتَحْتُهَا ثُمَّ قَالَ: اقْبِضْهَا فَاقْبَضْتُهَا قَالَ: أَدُنْ مِنِّي فَدَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ: افْتَحْهَا فَفَتَحْتُهَا فَفَتَحْتُهَا فِي كَفِّي ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى السَّلْعَةِ فَمَا زَالَ يَطْحَنُهَا بِكَفِّهِ حَتَّى رَفَعَ عَنْهَا وَمَا أَرَى أَنْرَهَا.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالبُخَارِيُّ فِي الكَبِيرِ. وَقَالَ الهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبد الرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ میرے ہاتھ پر پھوڑا تھا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس پھوڑے نے مجھے بہت تکلیف دی ہے اور اس کی وجہ سے میں تلوار کا دستہ

۳۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۰۶/۷، الرقم: ۷۲۱۵، والبخاري في التاريخ الكبير، ۲۵۰/۴، الرقم: ۲۶۹۴، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۶۹۷/۲، الرقم: ۱۱۶۳، والعسقلاني في الإصابة، ۳۳۱/۳، الرقم: ۳۸۷۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۹۸/۸۔

بھی مضبوطی سے پکڑنے اور سواری کے جانور کو قابو کرنے سے معذور ہوں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ پس میں آپ ﷺ کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ہاتھ کھولو میں نے اپنا ہاتھ کھولا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مٹھی بند کرو پھر میں نے اسے بند کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ پس میں آپ ﷺ کے قریب ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کھولو تو میں نے کھولا تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ پر پھونک ماری پھر آپ ﷺ نے اس پھوڑے پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور اس کو مسلسل دباتے رہے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس ہٹایا تو اس پھوڑے کا نام و نشان تک باقی نہ تھا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۳۳/۵۶ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي وَإِنِّي أَحْبُّ أَنْ تُعِينَنِي بِشَيْءٍ قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَلَكِنْ إِذَا كَانَ غَدًا فَاتْنِي بِقَارُورَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ وَعُودٍ شَجَرَةٍ وَأَيَّةٍ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَنْ تَدُقَّ نَاحِيَةَ الْبَابِ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ فِي الْغَدِ أَتَاهُ بِقَارُورَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ، وَعُودٍ شَجَرَةٍ، فَيَجْعَلُ النَّبِيُّ ﷺ

۳۳: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱/۱۱۷، الرقم: ۱۱۸، ۱۱/۱۸۶، الرقم: ۶۲۹۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۱۹۰، الرقم: ۲۸۹۵، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۵۹، الرقم: ۴۱، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۶/۲۳، الرقم: ۳۰۵۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴/۴۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴/۲۵۶، ۸/۲۸۳، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/۴۴، والمنذوي في فيض القدير، ۵/۸۰۔

يَسْلُبُ الْعَرَقَ عَنْ ذِرَاعِيهِ حَتَّى امْتَلَأَتِ الْقَارُورَةُ فَقَالَ: خُذْهَا وَأْمُرْ  
ابْنَتَكَ أَنْ تَغْمِسَ هَذَا الْعُودَ فِي الْقَارُورَةِ وَتَطَيِّبَ بِهِ. قَالَ: فَكَانَتْ إِذَا  
تَطَيَّبَتْ شَمَّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ رَائِحَةَ ذَلِكَ الطَّيِّبِ، فَسَمَّوْا بَيْتَ الْمُطَيَّبِينَ.  
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّبْرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی  
اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ!  
میری بیٹی کی شادی ہے اور میری یہ خواہش ہے کہ آپ میری مدد فرمائیں آپ ﷺ نے  
فرمایا: اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم کل ایک کھلے منہ والی شیشی اور ایک لکڑی  
لے کر آنا اور میرے لئے تمہاری پہچان یہ ہوگی کہ تم دروازے پر دستک دینا۔ حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگلے دن وہ کھلے منہ والی شیشی اور لکڑی لے کر آیا۔  
آپ ﷺ نے لکڑی سے اپنے بازوؤں پر سے پسینہ اکٹھا کر کے اس شیشی میں ڈالنا شروع  
کر دیا یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص کو فرمایا کہ یہ لے جاؤ اور  
اپنی بیٹی سے جا کر کہو کہ اس لکڑی کو اس شیشی میں ڈبو کر نکالے اور پھر اپنے آپ کو اس سے  
خوشبو لگائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اس نے وہ خوشبو لگائی تو پورا شہر  
مدینہ اس خوشبو سے مہک اٹھا اور اسی بناء پر ان کے گھر کا نام ”خوشبو والوں کا گھر“ پڑ گیا۔“  
اس حدیث کو امام ابویعلیٰ، طبرانی اور اصہبانی نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۵۷. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ

۳۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۵۱/۳، الرقم: ۶۳۹۴، والطبرانی في  
المعجم الكبير، ۳۴/۶، الرقم: ۵۴۳۰، والشيباني في الأحاد والمثاني،  
۱۲۴/۴، الرقم: ۲۰۹۷، والهشيمي في مجمع الزوائد، ۱۱۴/۶۔

شُجَّ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَبْهَتِهِ فَاتَاهُ مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَهُوَ وَالِدُ أَبِي سَعِيدٍ) فَمَسَحَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أزدَرَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ مِنْ خَالِطٍ دَمِي دَمَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالتَّطَبَّرَانِي.

”حضرت ابو سعید خدری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ جبکہ اُحد کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر زخم آ گیا۔ آپ ﷺ کے پاس حضرت مالک بن سنان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آئے (یہ حضرت ابو سعید خدری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے والد ہیں) انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون صاف کرنے لگے اور پھر اس خون مبارک کو (اپنے ہونٹوں سے چوس کر حلق کے اندر) نگل لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ اس شخص کو دیکھے جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل چکا ہے تو وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔“ اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٥٨. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ مَالِكَ بْنَ سِنَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا أُصِيبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ أُحُدٍ مَسَّ دَمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأزدَرَدَهُ فَقِيلَ لَهُ: أَتَشْرَبُ الدَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَشْرَبُ دَمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَالِطٌ دَمِي بَدَمِهِ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ.

رَوَاهُ التَّطَبَّرَانِي. www.MinhajBooks.com

”حضرت ابو سعید خدری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت مالک بن

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤٧/٩، الرقم: ٩٠٩٨، والهيثمي

في مجمع الزوائد، ٢٧٠/٨.



سنان ﷺ غزوہ اُحد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے (چہرہ اقدس پر آنے والے) زخم مبارک کو (اپنی زبان سے) چاٹنے اور (اس میں سے بہنے والا خون) چوسنے لگے۔ جس سے زخم کی جگہ چمکنے لگی ان سے کہا گیا کہ کیا تم خون پی رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں میں حضور نبی اکرم ﷺ کا (پاک) خون پی رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے خون سے میرا خون مل گیا اسے دوزخ کی آگ کبھی نہیں چھوئے گی۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۵۹ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ شَدِيدَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّ بِهِمْ يَهُودِيٌّ فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ، لَوْ شَاءَ صَاحِبُكُمْ لَمُطِرْتُمْ مَا شِئْتُمْ وَلَكِنَّهُ لَا يُحِبُّ ذَلِكَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِقَوْلِ الْيَهُودِيِّ فَقَالَ: أَوْ قَدْ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: إِنِّي لَأَسْتَنْصِرُ بِالسَّنَةِ عَلَى أَهْلِ نَجْدٍ وَإِنِّي لَأَرَى السَّحَابَ خَارِجَةً مِنَ الْعَيْنِ فَأُكْرِهُهَا مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ كَذَا اسْتَسْقَى لَكُمْ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ عَدَا النَّاسُ فَمَا تَفَرَّقَ النَّاسُ حَتَّى أُمِطِرُوا مَا شَاؤُوا فَمَا أَقْلَعَتِ السَّمَاءُ جُمُعَةً .  
رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ بیان کرتی ہیں کہ (ایک دفعہ) عہد نبوی ﷺ میں لوگوں کو سخت قحط سالی پہنچی تو ان لوگوں کے پاس سے ایک یہودی کا گزر ہوا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! اگر تمہارے آقا محمد (ﷺ) چاہیں تو تم پر تمہاری حسب منشاء بارش برسائی جاسکتی ہے لیکن وہ ایسا پسند نہیں کرتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو

یہودی کے اس قول کی خبر دی گئی تو (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس نے اس طرح کہا ہے؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میں بادل کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ چشمے سے نکل رہا ہے۔ میں تم سے صرف وعدہ ناپسند کرتا ہوں۔ بلکہ میں فلاں دن تمہیں سیراب کروں گا۔ پس جس دن (وہ وعدہ کا) دن آیا تو لوگ ابھی منتشر بھی نہیں ہوئے تھے کہ ان کی حسب منشاء بارش برسنے لگی۔ اور جس دن بارش برسی وہ جمعہ کا دن تھا۔“

اسے امام شافعی نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۶۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ وَحَمَلِ خَالِدِ بْنِ وَلِيدٍ ؓ حَتَّى جَاوَزَهُمْ وَسَارَ لَجِبَالِ مُسَيْلَمَةَ وَجَعَلَ يَتَرَقَّبُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ رَجَعَ ثُمَّ وَقَفَ بَيْنَ الصَّفَيْنِ وَدَعَا الْبَرَّازَ وَقَالَ: أَنَا ابْنُ الْوَلِيدِ الْعُوْدِ أَنَا ابْنُ عَامِرٍ وَزَيْدٌ ثُمَّ نَادَى بِشِعَارِ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ شِعَارُهُمْ يَوْمَئِذٍ "يَا مُحَمَّدَا"، رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”اور حضرت ابوہریرہ ؓ (طویل روایت میں) بیان کرتے ہیں کہ ”(جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت حذیفہ ؓ کی شہادت کے بعد) حضرت خالد بن ولید ؓ نے جھنڈا اٹھایا اور لشکر سے گزر کر مسیلہ کذاب کے مستقر پہاڑ کی طرف چل دیئے اور انتظار کرنے لگے کہ وہ اس تک پہنچ کر اسے قتل کر دیں۔ پھر وہ لوٹ آئے اور دونوں لشکروں کے درمیان کھڑے ہو کر بلند آواز سے فرمایا ”میں ولید کا بیٹا ہوں، میں عامر وزید کا بیٹا ہوں۔ پھر انہوں نے مسلمانوں کا مروجہ نعرہ بلند کیا اور ان دنوں ان کا جنگی نعرہ ”یا محمد اہ

۳۷: أخرجه الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۲ / ۲۸۱، وابن كثير في البداية والنهاية، ۶ / ۳۲۴۔

صلی اللہ علیک وسلم“ (یا محمد! مدد فرمائیے) تھا۔“

اس حدیث کو امام طبری اور ابن کثیر نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔



www.MinhajBooks.com

## بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَبِآثَارِهِ

﴿ حضور ﷺ کے وصالِ مبارک کے بعد آپ کی ذاتِ اقدس

اور آثارِ مبارکہ سے توسُّل ﴾

۱/۶۱. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَعْزُونَ فَنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَعْزُونَ فَنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَعْزُونَ فَنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

- ۱: أخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ۱۳۳۵/۳، الرقم: ۳۴۴۹، ومسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۱۹۶۲/۴، الرقم: ۲۵۳۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۷/۳، الرقم: ۱۰۵۶، وابن حبان فی الصحیح، ۸۶/۱۱، الرقم: ۴۷۶۸۔

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہاں، تو انہیں (ان صحابہ کرام کے توسل سے) فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہاں، تو پھر انہیں (ان تابعین کے توسل سے) فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں! تو انہیں (تابعین کے توسل سے) فتح دے دی جائے گی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۶۲. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. فَقَالَ: اللَّهُمَّ، إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ:

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سُؤَالِ النَّاسِ الْإِمَامِ  
الاستسقاء إِذَا قَحَطُوا، ۳/۴۲، الرقم: ۹۶۴، وفي كتاب: فضائل  
الصحابة، باب: ذكر العباس بن عبد المطلب رضي الله عنهما، ۳/۱۳۶۰، الرقم:  
۳۵۰۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۳۳۷، الرقم: ۱۴۲۱، وابن حبان في  
الصحيح، ۷/۱۱۰، الرقم: ۲۸۶۱، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۴۹،  
الرقم: ۲۴۳۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳۵۲، الرقم: ۶۲۲۰،  
والشيباني في الأحاد والمثاني، ۱/۲۷۰، الرقم: ۳۵۱، واللالكائي في  
كرامات الأولياء، ۱/۱۳۵، الرقم: ۸۷، وابن عبد البر في الاستيعاب،  
۲/۸۱۴، وابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۴/۴۳۳۔

فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے اور (بارگاہِ الہی میں) یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنایا کرتے تھے اور تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں۔ پس ہم پر بارش برسا۔ راوی نے بیان کیا پس ان پر بارش برسا دی جاتی۔“

اسے امام بخاری، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳/۶۳. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمْ الْبُعْثُ فَيَقُولُونَ: انظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيَفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبُعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيَفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبُعْثُ الثَّلَاثُ، فَيَقَالُ: انظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُونُ الْبُعْثُ الرَّابِعُ فَيَقَالُ: انظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مِنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيَفْتَحُ لَهُمْ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة  
ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ، ٤/١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٢، وأبو يعلى  
في المسند، ٢/٢٦٣، الرقم: ٩٧٣.

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ ایک لشکر کو جنگ کے لئے روانہ کریں گے، لوگ کہیں گے کہ دیکھو ان میں حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی صحابی بھی ہے؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور انہیں اس کے توسل سے فتح حاصل ہو جائے گی، پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا۔ لوگ کہیں گے: کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہو؟ پھر اس کے توسل سے انہیں فتح حاصل ہو جائے گی، پھر ایک تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: دیکھو کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھنے والے کو دیکھا ہو (پھر ان کے توسل سے انہیں فتح حاصل ہوگی)، پھر ایک چوتھا لشکر روانہ کیا جائے گا پھر کہا جائے گا دیکھو تم ان میں سے کوئی ایسا شخص دیکھتے ہو، جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے دیکھنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو دیکھا ہو؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور اس کے توسل سے فتح حاصل ہو جائے گی۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۴/۶۴. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: اسْتَقَمَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَامَ الرِّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَذَا عَمَّ نَبِيِّكَ الْعَبَّاسُ، نَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِهِ، فَاسْقِنَا، فَمَا بَرِحُوا حَتَّى سَقَاهُمْ اللَّهُ قَالَ: فَخَطَبَ عُمَرُ رضي الله عنه النَّاسَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۶-۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۳۷۷، الرقم: ۵۴۳۸، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۳/۹۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۹۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۲/۴۹۷، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/۳۰۵، الرقم: ۵۵۹، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ۴/۲۷۷، والسبكي في شفاء السقام، ۱/۱۲۸، والمباركفوري في تحفة الأحوذى، ۹/۳۴۸، والمنأوي في فيض القدير، ۵/۲۱۵۔

كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لَوَالِدِهِ، يُعْظِمُهُ وَيُفَحِّمُهُ وَيَبْرِئُ قَسَمَهُ، فَاقْتَدُوا، أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُولِ اللَّهِ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ، وَاتَّخِذُوهُ وَسِيلَةً إِلَى اللَّهِ ﷻ فِيمَا نَزَلَ بِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے عام الرمادہ (یعنی قحط و ہلاکت کے سال) میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کو وسیلہ بنایا اور اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگی۔ پھر لوگوں سے خطاب فرمایا: اے لوگو! حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس ؓ کو ویسا ہی سمجھتے تھے جیسے بیٹا باپ کو سمجھتا ہے۔ (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس ؓ کو بمنزلہ والد سمجھتے تھے) آپ ﷺ ان کی تعظیم و توقیر کرتے اور ان کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! تم بھی حضرت عباس ؓ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ تاکہ وہ تم پر (بارش) برسائے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۵/۶۵. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِي فِي "الْفَتْحِ": أَنَّ الْعَبَّاسَ ﷺ لَمَّا اسْتَسْقَى بِهِ عُمَرُ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ بَلَاءٌ إِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمْ يُكْشَفْ إِلَّا بِتَوْبَةٍ، وَقَدْ تَوَجَّهَ الْقَوْمُ بِي إِلَيْكَ لِمَكَانِي مِنْ نَبِيِّكَ، وَهَذِهِ أَيْدِينَا إِلَيْكَ بِالذُّنُوبِ، وَنَوَاصِينَا إِلَيْكَ بِالتَّوْبَةِ، فَاسْقِنَا الْغَيْثَ. فَارْخَتْ السَّمَاءُ مِثْلَ الْجِبَالِ حَتَّى أَحْصَبَتِ الْأَرْضُ وَعَاشَ النَّاسُ.

”امام عسقلانی نے فتح الباری میں بیان کیا ہے کہ حضرت عباس ؓ سے جب حضرت عمر ؓ نے بارش کے لئے توسل کیا تو حضرت عباس ؓ نے یہ دعا کی: ”اے



اللہ! بلائیں ہمارے گناہوں ہی کی وجہ سے نازل ہوتی ہیں اور توبہ سے ہی ملتی ہیں۔ اس قوم نے تیرے نبی ﷺ کے ساتھ میرے تعلق کا وسیلہ اختیار کیا ہے اور ہمارے ہاتھ اپنے گناہوں کی توبہ کے لئے تیری بارگاہ میں اٹھے ہوئے ہیں اور ہماری پیشانیاں توبہ کے لئے (تیری بارگاہ میں) جھکی ہوئی ہیں۔ پس تو ہمیں بارش عطا فرما۔“ ان کی یہ دعا بھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ آسمان پر اس طرح بادل چھا گئے جیسے پہاڑ ہوں۔“

۶/۶۶. وَأُخْرِجَ أَيُّضًا مِنْ طَرِيقِ دَاوُدَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَسْقَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ عَامَ الرِّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَخَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِلْوَالِدِ فَافْتَدَوْا، أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ، وَاتَّخِذُوهُ وَسِيلَةً إِلَى اللَّهِ ..... وَفِيهِ، فَمَا بَرِحُوا حَتَّى سَقَاهُمُ اللَّهُ.

وقال الشيخ تقي الدين السبكي (۷۵۶ھ): وكذا لك يجوز مثل هذا التوسل بسائر الصالحين، وهذا شيء لا ينكره مسلم، بل من يدين بملة من الملل. (۱)

”اور امام عسقلانی نے ہی امام داود کے طریق سے روایت بیان کیا ہے۔ انہوں نے عطاء سے، انہوں نے حضرت زید بن اسلم سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کے طریق سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر ص نے عام الرمادہ (قحط والے سال) حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا محترم

(۱) أخرجه تقي الدين السبكي في شفا السقام في زيارة خير الأنام،

حضرت عباس بن عبدالمطلب ص کے توسل سے بارش طلب کی، پھر آگے پوری حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ پس حضرت عمر ص نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو ایسے ہی سمجھتے تھے، جیسے ایک بیٹا اپنے والد کو دیکھتا ہے، پس اے لوگو! آپ ﷺ کے چچا کے حق میں، حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتدا کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں وسیلہ پکڑو۔ اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے (اس وسیلہ سے) انہیں سیراب فرمادیا۔“

”اور امام تقی الدین سبکی نے اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: ”اس طرح اس واقعہ سے تمام صالحین کرام سے توسل کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ ایسی چیز ہے جس کا مسلمانوں نے انکار نہیں کیا بلکہ ادیان میں سے کسی بھی دین کے پیروکاروں نے توسل کا انکار نہیں کیا ہے۔“

۷/۶۷. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ثُمَّ لِيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ مِنْ جُبُوشِهِمْ فَيَقَالُ: هَلْ أَحَدٌ صَحِبَ مُحَمَّدًا ﷺ فَتَسْتَصِرُّونَ بِهِ فَتَسْتَصِرُّوْا؟ ثُمَّ يُقَالُ: مَنْ صَحِبَ مُحَمَّدًا ﷺ؟ فَيَقَالُ: لَا. فَمَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَيَقَالُ: لَا. فَيَقَالُ: مَنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ أَصْحَابِهِ؟ فَلَوْ أَسْمِعُوا بِهِ مِنْ وِرَاءِ الْبُحْرِ لَأَتَوْهُ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ حُمَيْدٍ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے لشکروں میں سے ایک لشکر جہاد کے لئے نکلے گا پس کہا جائے گا کہ کیا کوئی حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہے؟ جس کے ذریعے تم

۷: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۳۲/۴، الرقم: ۲۱۷۲، وعبد بن حميد في

المسند، ۳۱۳/۱، الرقم: ۱۰۲۰، والهيشمي في مجمع الزوائد، ۱۸/۱۰۔

نصرت طلب کرو تو فتح یاب ہو جاؤ، پھر کہا جائے گا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی کون ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا کوئی تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا کوئی تبع تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں ہے اور اگر وہ اس کے متعلق سمندر کے اس پار سے اس کے بارے میں سنتے تو ضرور اس کے پاس آجاتے۔“

اسے امام ابویعلیٰ اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

۸/۶۸. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَخَدِرْتُ رَجُلَهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا لِرَجُلِكَ؟ قَالَ: اجْتَمَعَ عَصَبُهَا مِنْ هَاهُنَا. فَقُلْتُ: ادْعُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدٌ، فَانْبَسَطْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ السِّنِّيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبدالرحمن بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ ان کا پاؤں سن ہو گیا تو میں نے ان سے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمن! آپ کے پاؤں کو کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہاں سے میرے پٹھے کھینچ گئے ہیں تو میں نے عرض کیا: تمام لوگوں میں سے جو ہستی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے یاد کریں، تو انہوں نے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ بلند کیا (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اسی وقت ان کے اعصاب کھل گئے۔“

۸-۱۱: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ۳۳۵/۱، الرقم: ۹۶۴، وابن الجعد في المسند، ۳۶۹/۱، الرقم: ۲۵۳۹، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۵۴/۴، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱۴۱-۱۴۲، الرقم: ۱۶۸-۱۷۰، ۱۷۲، والقاضي عياض في الشفاء، ۱/۴۹۸، الرقم: ۱۲۱۸، ويحيى بن معين في التاريخ، ۲۴/۴، الرقم: ۲۹۵۳، والمنائي في فيض القدير، ۳۹۹/۱، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۷/۱۴۲۔

اس حدیث کو امام بخاری نے الأدب المفرد میں اور ابن اسنی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۹/۶۹. وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَخَدِرْتُ رَجُلَهُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَذْكَرُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدَاهُ، فَمَامَ فَمَشَى. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِيِّ.

”ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چل رہا تھا کہ ان کی ٹانگ سن ہوگی، تو وہ بیٹھ گئے، پھر انہیں کسی نے کہا کہ لوگوں میں سے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کریں۔ تو انہوں نے کہا: یا محمد! (اے محمد صلی اللہ علیک وسلم!) ان کا یہ کہنا تھا کہ وہ اٹھ کر چلنے لگ گئے۔“

اس حدیث کو امام ابن اسنی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۷۰. وفي رواية: خَدِرْتُ رَجُلٌ رَجُلٍ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَذْكَرُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَذَهَبَ خَدِرَهُ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِيِّ.

”ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے کسی شخص کی ٹانگ سن ہوگئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا: لوگوں میں سے جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کرو، تو اس شخص نے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) کا نعرہ لگایا تو اسی وقت اس کے پاؤں کا سن ہونا جاتا رہا۔“

اس روایت کو امام ابن اسنی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۷۱ . وفي رواية: عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنْشٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَخَدِرْتُ رِجْلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَذْكَرُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: فَقَامَ فَكَأَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِيِّ.

”اور ایک روایت میں حضرت ہیشم بن حنش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ایک آدمی کی ٹانگ سن ہوگئی، تو اسے کسی شخص نے کہا: لوگوں میں سے جو شخص تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کر، تو اس نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیک وسلم۔ راوی بیان کرتے ہیں: پس وہ یوں اٹھ کھڑا ہوا گویا باندھی ہوئی رسی سے آزاد ہو کر دوڑنے لگ گیا ہو۔“

اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۷۲ . عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ فِي حَاجَةٍ، فَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ، وَلَا يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهِ، فَلَقِيَ بَنَ حُنَيْفٍ، فَشَكَى ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: أَنْتَ الْمِيضَاءُ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ أَنْتَ الْمَسْجِدُ، فَصَلِّ فِيهِ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ

۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۰/۹، الرقم: ۸۳۱۱، وفي المعجم الصغير، ۱۸۳/۱، الرقم: ۵۰۸، وفي الدعاء، ۳۲۰/۱، الرقم: ۱۰۵۰، والبيهقي في دلائل النبوة، ۱۶۷/۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۳/۱، ۲۷۴، الرقم: ۱۰۱۸، وقال: والحديث صحيح، والسبكي في شفاء السقام: ۱۲۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۲۷۹، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۲/۲۰۱۔

إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي، فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي، وَتَذَكِّرُ حَاجَتَكَ، وَرُحْ حَتَّى أَرُوحَ مَعَكَ، فَانْطَلِقْ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ، ثُمَّ أَتَى بَابَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ، فَجَاءَ الْبُؤَابُ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ، فَأَدْخَلَهُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ، فَاجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى الطُّنْفَسَةِ، فَقَالَ: حَاجَتُكَ، فَذَكَرَ حَاجَتَهُ وَقَضَاهَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا ذَكَرْتَ حَاجَتَكَ، حَتَّى كَانَ السَّاعَةَ وَقَالَ: مَا كَانَتْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَادْكُرْهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ، فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَقَالَ لَهُ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، مَا كَانَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِي، وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيَّ حَتَّى كَلَّمْتُهُ فِيَّ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: وَاللَّهِ مَا كَلَّمْتُهُ، وَلَكِنِّي شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَأَتَاهُ ضَرِيرٌ، فَشَكَى إِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَتَصَبَّرْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَنْتِ الْمِيضَاءُ، فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ ادْعُ بِهِدِهِ الدَّعَوَاتِ. قَالَ ابْنُ حُنَيْفٍ: فَوَاللَّهِ، مَا تَفَرَّقْنَا، وَطَالَ بِنَا الْحَدِيثِ، حَتَّى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضَرْقُطٌ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْمُنْدَرِيُّ: وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ.

”حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف ؓ اپنے چچا حضرت عثمان بن حنیف ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان ؓ کے پاس کسی ضرورت سے آتا جاتا تھا۔ حضرت عثمان ؓ اس کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے اور اس کی ضرورت پر غور نہ فرماتے تھے۔ وہ شخص (عثمان) بن حنیف ؓ سے ملا اور ان سے اس کی بابت شکایت کی۔ عثمان بن حنیف ؓ نے اس سے کہا: لوٹا لاؤ اور وضو کرو، اس کے بعد مسجد میں آ کر

دو رکعت نماز پڑھو، پھر (یہ دعا) پڑھو: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف اپنے نبی محمد ﷺ نبی رحمت کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری یہ حاجت پوری فرما دے۔ (یہ دعا پڑھ کر حضرت عثمان بن عفان ؓ کے پاس جاؤ) اور اپنی حاجت بیان کرو اور جاؤ یہاں تک کہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں۔ پس وہ آدمی گیا اور اس نے وہی کیا جو اسے کہا گیا تھا۔ پھر وہ حضرت عثمان بن عفان ؓ کے دروازے پر آیا تو دربان نے اس کا ہاتھ تھاما اور حضرت عثمان بن عفان ؓ کے پاس لے گیا۔ حضرت عثمان ؓ نے اسے اپنے پاس چٹائی پر بٹھایا اور پوچھا: تیری حاجت کیا ہے؟ تو اس نے اپنی حاجت بیان کی اور انہوں نے اسے پورا کیا۔ پھر انہوں نے اس سے کہا: تو نے اپنی اس حاجت کے بارے میں آج تک کیوں نہ بتایا؟ آئندہ تمہاری جو بھی ضرورت ہو مجھے بیان کرو۔ پھر وہ آدمی آپ ﷺ کے پاس سے چلا گیا اور عثمان بن حنیف سے ملا اور ان سے کہا: اللہ آپ کو بہتر جزا دے، اگر آپ میری حاجت میں میری رہنمائی نہ فرماتے تو نہ تو وہ میری حاجت پر غور کرتے اور نہ میری طرف متوجہ ہوتے۔ حضرت عثمان بن حنیف ؓ نے کہا: بخدا یہ میں نے نہیں کہا بلکہ میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ ایک نابینا آدمی آیا اور آپ ﷺ سے اپنی بینائی چلے جانے کا شکوہ کیا، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تو صبر کر۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا کوئی خادم نہیں اور مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوٹا لیکر آؤ اور وضو کرو، امن حنیف ؓ نے کہا: خدا کی قسم! ہم لوگ نہ تو ابھی مجلس سے دور ہوئے اور نہ ہی ہمارے درمیان لمبی گفتگو ہوئی، حتیٰ کہ وہ آدمی ہمارے پاس (اس حالت میں) آیا کہ گویا اسے کوئی اندھا پن ہی نہیں تھا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّعْظِيمِ لَهُ

﴿ حضور ﷺ کی قبر انور سے توسل اور اس کی تعظیم ﴾

۱/۷۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قُبُورِي عَيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنتُمْ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ رضي الله عنه وَالتَّطَبَّرَانِي وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ النَّوَوِيُّ: رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيرٍ.

”حضرت ابوہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو انہیں قبرستان کی طرح دیران نہ رکھو) اور نہ ہی میری قبر کو عید گاہ بناؤ (کہ جس طرح عید سال میں دو مرتبہ آتی ہے اس طرح تم سال میں صرف ایک یا دو دفعہ میری قبر کی زیارت کرو بلکہ میری قبر کی

- ۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: زيارة القبور، ۲/۲۱۸، الرقم: ۲۰۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۶۷، الرقم: ۸۷۹۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۱۵۰، الرقم: ۷۵۴۲، ۳/۳۰، الرقم: ۱۱۸۱۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۸۱، الرقم: ۸۰۳۰، والبخاري في التاريخ الكبير، ۲/۱۴۷، الرقم: ۵۰۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۴۹۱، الرقم: ۴۱۶۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۱۵، الرقم: ۷۳۰۷، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۱/۴۴، الرقم: ۲۷، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱۳/۵۱۶، والنووي في رياض الصالحين، ۱/۳۱۶۔



جس قدر ممکن ہو کثرت سے زیارت کیا کرو) اور مجھ پر (کثرت سے) درود بھیجا کرو پس تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد، احمد، ابن ابی شیبہ نے حضرت علی ؑ سے، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام نووی نے فرمایا کہ اسے امام ابو داؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

۲/۷۴. عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ أَوْسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا، فَشَكُّوا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: انظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوَى إِلَى السَّمَاءِ، حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ، قَالَ: فَفَعَلُوا، فَمَطَرْنَا مَطْرًا، حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ، حَتَّى تَفْتَقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْحِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيبُ التَّبْرِيزِيُّ.

”حضرت ابو جوزاء اوس بن عبد اللہ ؑ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی ناگفتہ بہ حالت کی) شکایت کی۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور (یعنی روضہ اقدس) کے پاس جاؤ اور وہاں سے ایک کھڑکی آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبر انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی

۲: أخرجه الدارمي في السنن، باب: (۱۵): ما أكرم الله تعالى نبيه ﷺ بعد موته، ۵۶/۱، الرقم: ۹۲، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۴/۴۰۰، الرقم: ۵۹۵۰، وابن الجوزي في الوفاء بأحوال المصطفى ﷺ، ۲/۸۰۱، وتقي الدين السبكي في شفاء السقام، ۱/۱۲۸، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ۴/۲۷۶، والزرقاني في شرحه، ۱۱/۱۵۰۔

کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو بہت زیادہ بارش ہوئی، یہاں تک کہ خوب سبزہ اگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے لہذا اس سال کا نام ہی عامُ الْفَتْقِ (پیٹ) پھٹنے کا سال رکھ دیا گیا۔“

اس حدیث کو امام دارمی اور خطیب تبریزی نے روایت کیا ہے۔

۳/۷۵. عَنْ مَالِكِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَسْقِ لِأَمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَاتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: أَنْتَ عُمَرُ فَافْرُتُهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مَسْقِيُونَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكَيْسُ، عَلَيْكَ الْكَيْسُ، فَاتَى عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ، فَبَكَى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ، لَا أَلُو إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

”حضرت مالک دارمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے تو ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر اطہر پر

۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۵۶/۶، الرقم: ۳۲۰۰۲، والبيهقي في دلائل النبوة، ۴۷/۷، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱۱۴۹/۳، والسبكي في شفاء السقام، ۱/۱۳۰، والهندي في كنز العمال، ۴۳۱/۸، الرقم: ۲۳۵۳۵، وابن تيمية في اقتضاء الصراط المستقيم، ۳۷۳/۱، وابن كثير في البداية والنهاية، ۱/۶۷، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في الإصابة، ۴۸۴/۳۔

حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی اُمت کے لئے سیرابی مانگیں کیونکہ وہ (قحط سالی کے باعث) ہلاک ہو گئی ہے تو خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ اس صحابی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کئے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو (دین کے دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہیں ان سے) ہوشیار رہو، ہوشیار رہو۔ پھر وہ صحابی حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمرؓ رو پڑے اور فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ کسی کام میں عاجز ہو جاؤں۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے اور بیہقی نے دلائل النبوة میں روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔ امام عسقلانی نے بھی فرمایا کہ امام ابن ابی شیبہ نے اسے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۴/۷۶. عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: أَقْبَلَ مَرَوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَّاحِدًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُو أَيُّوبَ ؓ فَقَالَ: نَعَمْ، جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ (وفي رواية: وَلَا الْحَدَرَ) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَبْكُوا عَلَى الدِّينِ

۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۴۲۲، الرقم: ۲۳۶۳۲، والحاكم في المستدرک، ۴/۵۶۰، رقم: ۸۵۷۱، والطبرانی في المعجم الكبير، ۴/۱۵۸، الرقم: ۳۹۹۹، وفي المعجم الأوسط، ۱/۹۴، الرقم: ۲۸۴، ۹/۱۴۴، الرقم: ۹۳۶۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۵۷/۲۴۹، ۲۵۰، والسبكي في شفاء السقام، ۱/۱۱۳، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۵/۲۴۵، والهندي في كنز العمال، ۶/۸۸، الرقم: ۱۴۹۶۷۔

إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلَكِنْ ابْكُوا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

الإِسْنَادِ.

”حضرت داؤد بن ابوصالح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز (خليفة وقت)

مروان آیا اور اس نے دیکھا کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر اپنا چہرہ جھکائے ہوئے ہے، تو اس نے اس آدمی سے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ تو یہ کیا کر رہا ہے؟ جب مروان اس کی طرف بڑھا تو دیکھا کہ وہ (صحابی رسول) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے (جواب میں) فرمایا: ہاں (میں جانتا ہوں) میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا ہوں اور کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں کسی تاریک جگہ پر نہیں آیا) میں نے رسول خدا ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: دین پر مت رُو جب اس کا ولی اس کا اہل ہو، ہاں دین پر اس وقت رُو جب اس کا ولی نا اہل ہو۔“

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا

کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۵/۷۷. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجِيءُ إِلَى فُرْجَةِ كَأَنَّ

۶-۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۵۰/۲، الرقم: ۷۵۴۲، ۳۰/۳،

الرقم: ۱۱۸۱۸، وعبد الرزاق في المصنف، ۷۱/۳، ۵۷۷، الرقم:

۴۸۳۹، ۶۷۲۶، وأبو يعلى في المسند، ۳۶۱/۱، الرقم: ۴۶۹، وابن

عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۶/۱۳، والجهمي في فضل الصلاة

على النبي ﷺ، ۳۵/۱، الرقم: ۲۰، والمقدسي في الأحاديث المختارة،

۴۹/۲، الرقم: ۴۲۸، والعسقلاني في المطالب العالمة، ۱۵۹/۷، الرقم: —

عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَدْخُلُ فِيهَا، فَيَدْعُو، فَدَعَا، فَقَالَ: أَلَا أَحَدِيكَ بِحَدِيثِ سَمْعَتِهِ مِنْ أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عَيْدًا وَلَا بِيُوتِكُمْ قُبُورًا وَصَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاتِكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے قریب ایک بڑے سوراخ کی طرف آتا اور اس میں داخل ہو کر دعا مانگتا۔ تو انہوں نے اسے اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے اپنے والد سے سنی، انہوں نے اسے اپنے باپ سے انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (سن کر) اسے روایت کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ اور مجھ پر (کثرت سے) درود بھیجا کرو بے شک تمہارا درود، تم جہاں کہیں بھی ہو، مجھے پہنچ جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۶/۷۸. وفي رواية: قَالَ: فَإِنَّ تَسْلِيمَكُمْ يَبْلُغُنِي أَيْنَمَا كُنْتُمْ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيهِ حَفْصُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيُّ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ جَرْحًا وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

----- ۱۳۲۴، وفي لسان الميزان، ۱۰/۶، الرقم: ۴۳۲، والذهبي في سير أعلام

النبلاء، ۴/۸۳، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۳/۴، وابن كثير في تفسير

القرآن العظيم، ۳/۵۱۶، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۶/۲۴،

والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ۲/۲۴، الرقم:

”اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہوتہارا سلام مجھے پہنچ جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کی سند میں مذکور راوی حفص بن ابراہیم کو ابن ابی حاتم نے بھی اپنی سند میں ذکر کیا ہے اور ان میں کوئی جرح ذکر نہیں کی، اور اس حدیث کے بقیہ راوی بھی ثقہ ہیں۔

۷/۷۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (بْنِ مَسْعُودٍ) رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يَبْلُغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ، تُحَدِّثُونَ وَتُحَدِّثُ لَكُمْ، وَوَفَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ، فَمَا رَأَيْتُمْ مِنْ خَيْرٍ حَمَدْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ، وَمَا رَأَيْتُمْ مِنْ شَرٍّ اسْتَعْفَرْتُ اللَّهَ لَكُمْ. رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَالْجَهْضَمِيُّ وَالشَّاشِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری زندگی بھی تمہارے لئے خیر ہے کیونکہ (بذریعہ وحی الہی اور میری سنت) تمہیں نئے نئے احکام ملتے ہیں اور میری وفات بھی تمہارے لئے خیر ہے کیونکہ (میری قبر میں

۷: أخرجه البزار في المسند، ۳۰۸/۵، الرقم: ۱۹۲۵، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ۳۸/۱-۳۹، الرقم: ۲۵-۲۶، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۹۴/۲، والشاشي في المسند، ۲/۲۵۳، الرقم: ۸۲۶، والدليمي في مسند الفردوس، ۱/۱۸۳، الرقم: ۶۸۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۲۴، والحارث في المسند، ۲/۸۸۴، الرقم: ۹۵۳۔

بھی) تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوا کریں گے۔ چنانچہ اگر نیکیاں (تمہاری) دیکھوں گا تو اللہ کا شکر بجالایا کروں گا اور اگر برائیاں دیکھوں گا تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا کروں گا۔“

اس حدیث کو امام بزار، جہضمی، شاشی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۸/۸۰. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ بَقْبَرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا بَلَّغَنِي بِاسْمِهِ وَأَسْمِ أَبِيهِ، هَذَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ.

رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَالبَحَّارِيُّ فِي الْكَبِيرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيهِ ابْنُ الْحَمِيرِيِّ لَا أَعْرِفُهُ وَبَقِيَّةُ رَجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام

۸-۹: أخرجه البزار في المسند، ۲۵۵/۴، الرقم: ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، والبحار في التاريخ الكبير، ۴۱۶/۶، الرقم: ۲۸۳۱، وابن حبان في العظمة، ۷۶۲/۲، الرقم: ۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳۲۶/۲، الرقم: ۲۵۷۴، وقال: رواه الطبراني في الكبير بنحوه، والعسقلاني في لسان الميزان، ۲۴۹/۴، الرقم: ۶۷۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۶۲، وقال: رواه الطبراني، والمناوي في فيض القدير، ۴۸۳/۲، والمباركفوري في تحفة الأحمدي، ۴۹۷/۲، والحارث في المسند، ۹۶۲/۲، الرقم: ۱۰۶۳۔

مخلوقات کی آوازیں سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطا فرمائی ہے، پس روزِ قیامت تک جو بھی مجھ پر درود پڑھے گا، وہ فرشتہ اس درود پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام مجھے پہنچائے گا، اور عرض کرے گا: یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔“

اس حدیث کو امام بزار نے اور بخاری نے ”التاریخ الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کی سند میں ابن حمیری راوی ہے میں اسے نہیں جانتا اس کے علاوہ تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۹/۸۱. وَرَوَى أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَّانَ وَ لَفُظُهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ، فَهُوَ قَائِمٌ عَلَيَّ قَبْرِي، إِذَا مِتُّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَآلِكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا) صَلَّى عَلَيْكَ فَلَانَ، فَيُصَلِّي الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيَّ ذَلِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدٍ عَشْرًا.

”امام ابوشیخ ابن حبان کی روایت کردہ حدیث کے الفاظ یوں ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطا فرمائی ہے، پس وہ فرشتہ میری قبر پر کھڑا ہے، جب سے میں نے اس دنیا سے (ظاہراً) پردہ کیا ہے، وہ قیامت تک کھڑا رہے گا۔ پس میری اُمت میں سے جو بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے، وہ فرشتہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام مجھے بتاتا ہے، اور یوں کہتا ہے، اے محمد! فلاں شخص نے آپ پر درود بھیجا ہے، پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر ہر ایک درود کے بدلے میں دس رحمتیں بھیجے گا۔“

اس حدیث کو امام جہضمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔



۱۰/۸۲. عَنِ الْقَاسِمِ (بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه) قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: يَا أُمَّهُ، اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةَ وَلَا لَاطِئَةَ، مَبْطُوحَةٌ بِبَطْحَاءِ الْعُرْصَةِ الْحُمْرَاءِ، قَالَ أَبُو عَلِيٍّ: يُقَالُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُقَدَّمٌ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعُمَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، وَأَسُهُ عِنْدَ رِجْلَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت قاسم (بن محمد بن ابو بکر الصديق) سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اماں جان! میرے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں (یعنی حضرت ابو بکر و عمر

۱۰-۱۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في تسوية القبر، ۲۱۵/۳، الرقم: ۳۲۲۰، وأبو يعلى في المسند، ۵۳/۸، الرقم: ۴۵۷۱، والحاكم في المستدرک، ۵۲۴/۱، الرقم: ۱۳۶۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۴، الرقم: ۶۵۴۹، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲۰۹/۳، والنميري في أخبار المدينة، ۹۳/۲، الرقم: ۱۶۲۸، وأحمد بن حنبل في الزهد، ۳۶۹/۱، والوادياشي في تحفة المحتاج، ۶۱۰/۱، الرقم: ۸۲۳، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۵۸/۲۲، والزليعي في نصب الرأية، ۳۰۴/۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۲۵۷/۳، وفي الدراية، ۲۴۲/۱، وابن حزم في المحلى، ۱۳۴/۵، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۲۰۴/۲، الرقم: ۳۰۳، والشوکاني في نيل الأوطار، ۱۲۹/۴۔

رضی اللہ عنہما) کی قبر انور بھی کھول دیں ، انہوں نے میرے لیے تینوں مقدس قبور (کا دروازہ) کھول دیا جو کہ نہ بہت بلند تھیں اور نہ ہی بالکل زمین سے ملی ہوئی۔ اور ان کے اوپر میدان کی سرخ کنکریاں ڈالی ہوئی تھیں۔ امام ابوعلیؑ نے کہا کہ کہ بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر انور سب سے آگے ہے اور پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قبر مبارک آپ ﷺ کے سر انور کے پاس ہیں اور حضرت عمر فاروقؓ کا سر مبارک حضور نبی اکرم ﷺ کے قدمین مبارک میں ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابو یعلیٰ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۱/۸۳ . وفي رواية: عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ، إِنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها: اكشفي لي عن قبر رسول الله ﷺ فكشفت لها عنه فبكت حتى ماتت. رواه أحمد في الزهد.

”حضرت ابن مبارک رحمہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ وہ اس کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کا روضہ اقدس کھول دیں۔ تو انہوں نے اس عورت کے لئے روضہ اقدس کھول دیا تو وہ عورت (روضہ اقدس کے پاس) اتنا روئی کہ (فراق رسول ﷺ میں) اس کی روح قفسِ غضری سے پرواز کر گئی۔“ اس حدیث کو امام احمد نے کتاب الزهد میں روایت کیا ہے۔

۱۲/۸۴ . عَنْ نَبِيهِ بْنِ وَهَبٍ ﷺ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رضي

۱۲: أخرجه الدارمي في السنن، باب: ما أكرم الله تعالى نبيه بعد موته، ۵۷/۱، الرقم: ۹۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۹۲/۳، الرقم: ۴۱۷۰، وابن حبان في العظمة، ۱۰۱۸/۳، الرقم: ۵۳۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، —

اللہ عہا، فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يُحْفُوا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَصْرُبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيَصْلُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزُفُونَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب بھی دن نکلتا ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس کو (اپنے نورانی وجود سے) گھیر لیتے ہیں اور قبر اقدس پر (حصول برکت و توسل کے لئے) اپنے ہد مس کرتے ہیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود (وسلام) بھیجتے ہیں اور شام ہوتے ہی آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے مزید اترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کا عمل دہراتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک (روزِ قیامت) شق ہوگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (میدانِ حشر میں) تشریف لائیں گے۔“ اسے امام دارمی، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۸۵. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

----- ۳۹۰/۵، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، في قول الله تعالى: هو الذي

يصلني عليكم وملائكته--- الخ ۱۸/۳ - ۵

۱۳: أخرجه الدارقطني في السنن، ۲/۲۷۸، الرقم: ۱۹۴، والبيهقي في --

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی (روز قیامت) اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگی۔“ اس حدیث کو امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۸۶ . عَنْ أَبِي حَرْبٍ الْهَلَالِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَجَّ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى بَابِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَعَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَتَى الْقَبْرَ وَوَقَفَ بَحْدَاءَ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ ثُمَّ سَلَّمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُكَ مُثَقَّلًا بِالذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا مُسْتَشْفِعًا بِكَ عَلَى رَبِّكَ لِأَنَّهُ قَالَ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ [النساء، ۴: ۶۴] وَقَدْ جِئْتُكَ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مُثَقَّلًا بِالذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا أَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى رَبِّكَ أَنْ يَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَأَنْ تَشْفَعَ فِيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ فِي غُرُضِ النَّاسِ وَهُوَ يَقُولُ:

..... شعب الإيمان، ۳/ ۴۹۰، الرقم: ۴۱۵۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/ ۴، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّازُ، وَالْحَكِيمُ التَّرْمِذِيُّ فِي نَوَادِرِ الْأُصُولِ، ۲/ ۶۷۔

۱۴-۱۶: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۴۹۵، الرقم: ۴۱۷۸، وابن قدامة في المغني، ۳/ ۲۹۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/ ۵۲۱، والسيوطي في الدرالمشور، ۱/ ۵۷۰۔

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي الْأَرْضِ أَعْظَمُهُ  
 فَطَابَ مِنْ طَيْبِهِ الْأَبْقَاعُ وَالْأَكَمُ  
 نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ  
 فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ  
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابو حرب ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے فریضہ حج ادا کیا، پھر وہ مسجد نبوی ﷺ کے دروازے پر آیا، وہاں اپنی اونٹنی بٹھا کر اسے باندھنے کے بعد وہ مسجد میں داخل ہو گیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی قبر انور کے پاس آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے قدمین مبارک کی جانب کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ پھر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کیا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ (کے روضۂ اقدس) کی جانب (دوبارہ) بڑھا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کے رب کی بارگاہ میں آپ کو اپنی بخشش کا وسیلہ بنا سکوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن پاک میں فرمایا ہے: ”اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔“ اور (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں آپ کے پاس گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آیا ہوں، اور میں آپ کے رب کے حضور آپ کو اپنا وسیلہ بنانا ہوں اور یہ (عرض ہے) کہ آپ (اپنے رب کی بارگاہ میں) میرے حق میں سفارش فرمائیں، پھر وہ صحابہ کے

ایک بڑے گروہ کی طرف بڑھا (جو کہ اسے دیکھ رہے تھے) اور (ان اشعار میں اپنے دل کی کیفیت) بیان کرنے لگا:

”اے وہ بہترین (ہستیوں!) جن کی مبارک استخوان اس (بابرکت) زمین میں مدفون ہیں، پس ان (کے جسدِ اقدس) کی پاکیزہ خوشبو سے اس زمین کے ٹکڑے اور ٹیلے بھی معطر و پاکیزہ ہیں، (یا رسول اللہ!) میری جان اس روضہ اقدس پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اور (آپ ﷺ اپنی) اس قبر انور میں (بھی اسی طرح) پاکدامنی اور جود و کرم کا سرچشمہ اور منبع ہیں (جیسے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں تھے)۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۸۷ . وَقَالَ الْعَلَامَةُ ابْنُ قَدَامَةَ وَابْنُ كَثِيرٍ: وَقَدْ ذَكَرَ  
جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ الشَّيْخُ أَبُو مَنْصُورٍ الصَّبَّاحُ فِي كِتَابِهِ "الشَّامِلُ الْحِكَايَةِ  
الْمَشْهُورَةِ" عَنِ الْعُتْبِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ  
أَعْرَابِي فَقَالَ: "السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ" سَمِعْتُ اللَّهَ عجل يَقُولُ:  
﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ  
الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ [النساء، ۴: ۶۴] وَقَدْ جِئْتُكَ  
مُسْتَعْفِرًا لِدُنْيِي مُسْتَشْفِعًا إِلَى رَبِّي ثُمَّ أَنشَأَ يَقُولُ:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظَمُهُ  
فَطَابَ مِنْ طَيِّبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ  
فِيهِ الْعُفَاةُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

ثُمَّ انْصَرَفَ الْأَعْرَابِيُّ فَعَلَبْتَنِي عَيْنِي فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي  
النُّوْمِ فَقَالَ: عُتْبِيُّ، الْحَقِّ الْأَعْرَابِيُّ بِبَشْرَةِ أَنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَهُ.

”علامہ ابن قدامہ اور ابن کثیر نے بیان کیا ہے کہ (ثقة اصحاب کی) ایک جماعت نے حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، ان میں شیخ ابو منصور صباغ بھی اپنی کتاب الشامل الحکایة المشهورة میں بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی قبر انور پر حاضر ہوا اور عرض کیا: اَلَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ (پھر عرض کیا:) میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے: ”اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔“ اور (یا رسول اللہ!) بے شک میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنے اور اپنے رب کے ہاں آپ کو وسیلہ بنانے کے لیے آیا ہوں۔ پھر وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے) ان اشعار میں اپنا حال دل عرض کرنے لگا:

”اے وہ بہترین ہستیو! جن کی مبارک استخوان اس (بابرکت) زمین میں مدفون ہیں، پس ان (کے جسد اقدس) کی پاکیزہ خوشبو سے اس زمین کے ٹکڑے اور ٹیلے بھی معطر و پاکیزہ ہیں، (یا رسول اللہ!) میری جان اس روضہ اقدس پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اور (آپ ﷺ اپنی) اس قبر انور

میں پاکدامنی اور جود و کرم کا سرچشمہ اور منبع ہیں (جیسے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں تھے)۔“

”پھر (حضرت عتبیؓ بیان کرتے ہیں کہ) وہ اعرابی (روتا ہوا وہاں سے) چلا گیا اور میری آنکھ لگ گئی، تو میں اسی وقت خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عتبی! فوراً اس اعرابی کے پاس جاؤ اور اسے یہ خوشخبری سناؤ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا ہے۔“

۱۶/۸۸ . وزاد ابن قدامة بعد تخريج هذا الحديث: ثُمَّ تَأْتِي الْقَبْرَ فُتُولِي ظَهْرَكَ الْقِبْلَةَ وَتَسْتَقْبِلُ وَسَطَهُ وَتَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَخَيْرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ وَدَعَوْتَ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَعَبَدْتَ اللَّهَ حَتَّى آتَاكَ الْيَقِينَ، فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ كَثِيرًا كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى.

اللَّهُمَّ اجْزِ عَنَّا نَبِيْنَا أَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ يُعْطِيهِ بِهِ الْأَوْلُونَ وَالْآخِرُونَ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلِكَ الْحَقُّ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ



لَهُمُ الرَّسُولُ لَوْجِدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ﴿النساء، ۴ : ۶۴﴾ وَقَدْ أَتَيْتَكَ  
مُسْتَعْفِرًا مِنْ ذُنُوبِي وَمُسْتَشْفِعًا بِكَ إِلَى رَبِّي، فَاسْأَلْكَ يَا رَبِّ، أَنْ  
تُوجِبَ لِي الْمَغْفِرَةَ كَمَا أَوْجَبْتَهَا لِمَنْ آتَاهُ فِي حَيَاتِهِ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ أَوَّلَ  
الشَّافِعِينَ وَأَنْجَحِ السَّائِلِينَ وَأَكْرِمِ الْآخِرِينَ وَالْأَوَّلِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا  
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

ثُمَّ يَدْعُو لَوَالِدَيْهِ وَ لِإِخْوَانِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ أَجْمَعِينَ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ  
قَلِيلًا وَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
عَمْرُ الْفَارُوقِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا صَاحِبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَضَجِيعِيهِ  
وَوَزِيرِيهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. اللَّهُمَّ اجْزِهِمَا عَنْ نِسَبِهِمَا وَعَنِ الْإِسْلَامِ  
خَيْرًا. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ.

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ قَبْرِ نَبِيِّكَ ﷺ وَمِنْ حَرَمِ  
مَسْجِدِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

”امام ابن قدامہ نے اس حدیث کی تخریج کے بعد (روضہ انور کی زیارت کے  
آداب بیان کرتے ہوئے) یہ اضافہ فرمایا ہے کہ (اے زائرِ روضہ رسول ﷺ!) پھر تو قبر  
انور کے پاس آ اور قبلہ کی طرف پشت کر کے اور قبر انور (کی طرف منہ کر کے حجرہ  
مبارک) کے وسط میں کھڑا ہو جا اور یوں عرض کر: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ  
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَخَيْرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ۔ سلام کے بعد (یوں عرض  
کرے یا رسول اللہ!) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور میں  
یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں

گو اہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے رب کے پیغامات کو بندوں تک (نہایت احسن طریقہ سے) پہنچا دیا ہے، اور آپ نے ہمیشہ اپنی اُمت کی خیر خواہی چاہی، اور لوگوں کو اپنے رب تعالیٰ کے راستے کی طرف اور حکمت اور موعظتِ حسنہ کے ساتھ دعوت دی۔ اور آپ نے اپنے پروردگار کی اس قدر عبادت کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق الیقین کی دولت سے نواز دیا۔ پس اللہ تعالیٰ آپ پر (اپنی شان کے لائق) بے پناہ درود و سلام بھیجے جیسا ہمارا رب چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔

”اے ہمارے اللہ! تو ہماری طرف سے ہمارے نبی مکرم ﷺ کو وہ افضل ترین جزاء عطا فرما جو تو نے انبیاء و رسل میں سے کسی کو بھی عطا (نہیں) فرمائی ہے۔ اور انہیں اس مقامِ محمود پر پہنچا دیا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا تھا اور جس پر اگلے اور پچھلے (انبیاء و اولیاء) تمام لوگ رشک کرتے ہیں۔ اے اللہ! تو درود بھیج محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! بے شک تو نے ہی یہ فرمایا ہے اور تیرا فرمان (یقیناً) حق ہے: ”اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔“ اور (پھر آپ ﷺ کی خدمت میں براہِ راست توسل کرتے ہوئے یوں عرض کرے) (یا رسول اللہ!) بے شک میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی معافی اور آپ کو اپنے رب کے ہاں وسیلہ بنا کر مغفرت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، اے میرے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو اسی طرح واجب کر دے جس طرح تو نے اس شخص کے لئے واجب کی جو آپ ﷺ کی

ظاہری حیاتِ طیبہ میں آپ ﷺ کے پاس (گناہوں کی مغفرت کے لئے) حاضر ہوا (کیونکہ آپ ﷺ اب بھی اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ کی طرح ہی جلوہ افروز ہیں۔) اے اللہ! میرے آقا ﷺ کو روزِ محشر سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور تیری بارگاہ میں سب سے کامیاب (واحسن انداز میں) سوال کرنے والا بنا اور اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے رب! تو اپنی رحمت کے وسیلہ جلیلہ سے آپ ﷺ کو اگلوں اور پچھلوں (انبیاء و اولیاء) میں سب سے معزز بنا۔

”پھر اپنے والدین، بہن بھائیوں، اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا مانگے، پھر تھوڑا سا آگے بڑھے اور (حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مزارات پر کھڑے ہو کر) یوں عرض کرے: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَرَ الْفَارُوقِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صَاحِبِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَضَجِيعِيهِ وَوَزِيْرِيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. اللّٰهُمَّ اجْزِهِمَا عَنْ نَيْبِهِمَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَيْرًا. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔ (اے ابوبکر صدیق آپ پر سلامتی ہو، اے عمر فاروق آپ پر سلامتی ہو، اے حضور نبی اکرم ﷺ کے دونوں محبوب اور آپ ﷺ کے قرب میں آرام کرنے والے اصحاب! اور آپ ﷺ کے دونوں وزیرو! آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ اے اللہ! انہیں (یعنی حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) ان کے نبی مکرم ﷺ اور اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرما۔ پس آپ پر سلامتی ہو آپ کے صبر کرنے کے صلہ میں، پس (اب دیکھو) آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔)

” (پھر یوں عرض کرے:) اے اللہ! اے تمام رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! میری اس زیارت کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور اور اپنی مسجد کے حرم کی آخری زیارت نہ بنا (بلکہ بار بار مجھے حاضری کی توفیق عطا فرما)۔“

۱۷/۸۹. عَنْ مَالِكٍ عَلَيْهِ لِرَحْمَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقِفُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُصَلِّي عَلَى  
النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْجَهْضَمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْقَاضِي  
عِيَّاضٌ.

”امام مالک علیہ الرحمۃ نے حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ  
انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر  
انور کے پاس کھڑے ہو کر بارہا حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر  
درود و سلام بھیجتے ہوئے دیکھا۔“

اس روایت کو امام مالک، جہضمی، بیہقی، ابن سعد، ابن عبد البر اور قاضی  
عیاض نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۹۰. عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

۱۷: أخرجه مالك في الموطأ، ۱/۱۶۶، الرقم: ۳۹۷، والجهمي في فضل  
الصلاة على النبي ﷺ، ۱/۸۳، الرقم: ۹۸، والبيهقي في السنن الكبرى،  
۵/۲۴۵، الرقم: ۱۰۰۵۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۲۱۰،  
وابن عبد البر في الاستذكار، ۲/۳۲۳، الرقم: ۳۶۸، وفي التمهيد،  
۱۷/۳۰۴، والقاضي عياض في الشفاء، ۱/۵۸۷، الرقم: ۱۴۸۰،  
والزرقاني في شرحه، ۱/۴۷۷۔

۱۸-۱۹: أخرجه الجهمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ۱/۸۴، الرقم:  
۱۰۱، والقاضي عياض في الشفاء، ۱/۵۸۶، الرقم: ۱۴۷۷، وأبو نعيم في  
حلية الأولياء، ۱/۳۰۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۵/۹۵-۱۰۱۔

صَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ الْيَمِينَ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَسْتَدِيرُ الْقِبْلَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. رَوَاهُ الْجَهْضَمِيُّ.

وَذَكَرَ الدَّهَبِيُّ: نَافِعٌ هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَابِعِيٌّ، ثِقَّةٌ، نَبَتْ، فَفِيهِ مَشْهُورٌ مَاتَ سَنَةَ ۱۱۷ هـ أَوْ بَعْدَ ذَلِكَ.

”حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے کسی سفر سے واپس لوٹتے تو (سب سے پہلے) مسجد نبوی میں دو رکعت نفل نماز ادا کرتے پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر حاضری دیتے اور اپنا دایاں ہاتھ قبر انور پر رکھتے اور قبلہ کی طرف پشت کر لیتے اور پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔“

اس حدیث کو امام جہضمی نے روایت کیا ہے۔

”اور امام ذہبی نے فرمایا کہ حضرت نافع سے مراد حضرت ابو عبد اللہ مدنی رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام اور نہایت جلیل القدر تابعی، ثقہ، ثبت اور مشہور فقیہ ہیں، اور ان کا وصال سن ۱۱۷ھ یا اس کے بھی بعد ہوا۔“

۱۹/۹۱ . وفي رواية: عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُسَلِّمُ عَلَى الْقَبْرِ، رَأَيْتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَكْثَرَ، يَجِيءُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، السَّلَامُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَى أَبِي، ثُمَّ انْصَرَفَ. رَوَاهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَنَحْوُهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

”اور ایک روایت میں حضرت نافع رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ۱۰۰ سے بھی زائد مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر (باقاعدگی سے حاضر ہو کر) سلام عرض کرتے دیکھا ہے۔ آپ روضہ اقدس پر حاضر ہو کر یوں سلام عرض کرتے: اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِيِّ ﷺ، اَلسَّلَامُ عَلَی أَبِي بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَی أَبِي۔ اس کے بعد آپ کہیں اور تشریف لے جاتے۔“

اس روایت کو امام قاضی عیاض اور اسی طرح امام ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔

۲۰/۹۲ . عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ”اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبْنَاءَهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ وَجْهَهُ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَنْزِلَهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْجَهْضَمِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب

۲۰-۲۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المنصف، ۲۸/۳، الرقم: ۱۱۷۹۳، وعبد الرزاق في المنصف، ۵۷۶/۳، الرقم: ۶۷۲۴، والجهمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ۸۴/۱، الرقم: ۹۹-۱۰۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۴۵/۵، الرقم: ۱۰۰۵۱، وفي شعب الإيمان، ۴۸۷/۳، ۴۹۰، الرقم: ۴۱۵۰، ۴۱۶۱، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۵۶/۴، والقاضي عياض في الشفاء، ۵۸۶/۱، الرقم: ۱۴۷۴، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۹۵/۵-۱۰۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۴۷۵/۳، والشوكاني في نيل الأوطار، ۱۱۵/۵، والسيوطي في الدر المنثور، ۵۷۰/۱، والعيني في عمدة القاري، ۷۰/۸، الرقم: ۲۲۔

کبھی کہیں باہر جانے کا ارادہ فرماتے تو (سب سے پہلے) مسجد نبوی میں جا کر نوافل ادا کرتے پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوتے اور یوں سلام عرض کرتے: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَنَاهُ، پھر جہاں کہیں تشریف لے جانا ہوتا وہاں جاتے اور جب سفر سے واپس لوٹتے تو بھی آپ اپنے گھر میں داخل ہونے سے قبل رُوضۃ النور پر اسی طرح سلام عرض کرنے تشریف لے جاتے۔ (اور پھر اس کے بعد اپنے گھر تشریف لے جاتے)۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، عبد الرزاق، جہضمی، بیہقی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۹۳. وفي رواية: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ إِذَا

قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ وَلَا يَمَسُّ الْقَبْرَ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَاهُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَّاشُ.

وَذَكَرَ الدَّهَبِيُّ: نَافِعٌ هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ

رضي الله عنهما تَابِعِيٌّ، ثِقَّةٌ، ثَبَّتْ، فَفِيهِ مَشْهُورٌ مَاتَ سَنَةَ ۱۱۷ هـ أَوْ بَعْدَ ذَلِكَ.

”اور ایک روایت میں حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبد اللہ

بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کسی سفر سے واپس لوٹتے، تو سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوتے، آپ ﷺ پر درود بھیجتے اور بلندی درجات کے لئے دعا کرتے، لیکن (ازرائے ادب و تعظیم) قبر انور کو مس نہ کرتے، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کرتے، پھر (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر ہو کر) یوں سلام عرض کرتے:

اے میرے ابا جان! آپ پر سلامتی ہو۔“

اس حدیث کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

”امام ذہبی نے فرمایا کہ حضرت نافع سے مراد حضرت ابو عبد اللہ مدنی رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں اور نہایت جلیل القدر تابعی، ثقہ، ثبت اور مشہور فقیہ ہیں اور ان کی وفات سن ۷۱ھ یا اس کے بھی بعد ہوئی۔“

۲۲/۹۴ . و ذکر الإمام العسقلانی فی ”الفتح“: نُقِلَ عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ تَقْبِيلِ مَنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَقْبِيلِ قَبْرِهِ ﷺ فَلَمْ يَرَبِهِ بَأْسًا..... وَنُقِلَ عَنْ أَبِي الصَّيْفِ الْيَمَانِيِّ أَحَدِ عُلَمَاءِ مَكَّةَ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ جَوَازُ تَقْبِيلِ الْمُصْحَفِ وَأَجْزَاءِ الْحَدِيثِ وَقُبُورِ الصَّالِحِينَ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ.

”امام عسقلانی نے فتح الباری میں بیان کیا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر اور آپ ﷺ کے منبر شریف کو چومنے کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اس میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے..... اور اسی طرح مکہ کے شافعی علماء میں سے ایک جمید حضرت عالم ابو صفیر یمانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی قرآن پاک، احادیث مبارکہ کے اجزاء اور قبور صالحین تک کو چومنے کا جواز بھی منقول ہے اور اللہ تعالیٰ جسے توفیق عطا فرماتا ہے (وہی پر اچھے اعمال بجالاتا ہے)۔“

۲۳/۹۵ . عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ

۲۳-۲۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب من ترجى له السلامة من الفتن، ۲/ ۱۳۲۰، الرقم: ۳۹۸۹، والحاكم في المستدرک، ۱/ ۴۴، الرقم: ۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۴۹۱، الرقم: ۴۱۶۳، والطبري في تهذيب الآثار، ۲/ ۷۹۵، الرقم: ۱۱۱۸، والقضاعي في مسند-



خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ﷺ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِي..... الحديث.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتَّبْرِي وَالتَّحَاكِمُ وَالتَّطْبَرَانِيُّ وَالقَضَاعِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا. وَقَالَ التَّحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت زید بن اسلمؓ بواسطہ اپنے والد حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن وہ مسجد نبوی کی طرف گئے تو وہاں حضرت معاذ بن جبلؓ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس بیٹھ کر زار و قطار روتے ہوئے پایا..... الحدیث۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبری، حاکم، طبرانی، قضاعی اور ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۴/۹۶. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرًا ﷺ وَهُوَ يَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: هَاهُنَا تُسْكَبُ الْعَبْرَاتُ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

..... الشهاب، ۱۴۷/۲، الرقم: ۱۰۷۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۱۵۳-۱۵۴، الرقم: ۳۲۱-۳۲۲، والرازي في الفوائد، ۱/۲۲، الرقم: ۲۸، وابن أبي الدنيا في الأولياء، ۱/۱۱، الرقم: ۶، والقرشي في التواضع والحمول، ۱/۲۸، الرقم: ۸، وأبو المحاسن في معاصر المختصر، ۲/۱۴۶، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۴۴۸، والسيوطي في الدرالمشور، ۱/۵۷۰۔

”ایک روایت میں امام محمد بن مکلدر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے قریب (زار و قطار) روتے جا رہے تھے اور ساتھ ساتھ وہ کہتے جا رہے تھے: ”(یہی در محبوب ہے) جہاں (نذرانہ محبت) آنسوؤں کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔“ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری قبر اور میرے ممبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۹۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيبٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَفَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ افْتَسَحَ الصَّلَاةَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ انْصَرَفَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

”حضرت عبداللہ بن منیب بن عبداللہ بن ابی امامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی طرف آتے ہوئے اور پھر وہاں ٹھہرتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ آپ نماز پڑھنے لگے ہیں (لیکن وہ روضہ انور پر سلام عرض کر رہے تھے) پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد وہاں سے تشریف لے گئے۔“

۲۵: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۴۹۱/۳، الرقم: ۴۱۶۴، والقاضي عياض في الشفا، ۵۸۶/۱، الرقم: ۱۴۷۳، والسيوطي في الدر المنثور، ۵۷۰/۱

اس حدیث کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۹۸. عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَحِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّوْمِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْتُونَ فَيَسْلِمُونَ عَلَيْكَ أَتَفْقَهُ سَلَامَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرَدْتُ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

”حضرت سلیمان بن سحیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی تو عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ جو آپ کی قبر انور پر سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں، کیا آپ ان کا سلام سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (بارگاہ الہی میں ان کی شفاعت بھی کرتا ہوں)، اور میں خود ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۹۹. عَنْ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ أَدْرَكْتُ يَقُولُ: بَلَّغْنَا أَنَّهُ مَنْ وَقَفَ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ

۲۶: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۴۹۱/۳، الرقم: ۴۱۶۵، وأيضاً في حياة الأنبياء في قبورهم، ۲۰/۱، الرقم: ۱۹، وأيضاً في ما ورد في حياة الأنبياء بعد وفاتهم، ۳/۱، والقاضي عياض في الشفاء، ۵۷۶/۱، الرقم: ۱۴۴۴، والسهمودي في خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى ﷺ، ۴۲/۱، واليسوطي في الدر المنثور، ۵۷۰/۱، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ۳۵۷/۱۲، وابن منظور في مختصر تاريخ دمشق، ۳۰۷/۱۔

۲۷-۲۸: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۴۹۲/۳، الرقم: ۴۱۶۹، والقاضي عياض في الشفاء، ۵۸۵/۱، الرقم: ۱۴۷۱، والجرجاني في تاريخ جرجان، ۲۲۰/۱، الرقم: ۳۴۷، والسيوطي في الدر المنثور، ۵۷۰/۱۔

وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿ [الأحزاب، ۳۳: ۵۶] صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ: حَتَّى يَقُولَهَا سَبْعِينَ مَرَّةً فَأَجَابَهُ مَلَكٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا فُلَانُ، لَمْ يَسْقُطْ لَكَ حَاجَةٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضُ.

”حضرت ابن ابی ندیک سے روایت ہے کہ میں نے بعض (تابعین) سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہمیں (صحابہ کرام سے) یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس حاضر ہو کر یہ آیت کریمہ: ”بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (مکرم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو“ تلاوت کرے اور ساتھ ہی ستر مرتبہ یہ بھی پڑھے: ”صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ“ (اے محمد مصطفیٰ! اللہ تعالیٰ آپ پر (اپنی شان کے لائق بے شمار) رحمتیں نازل فرمائے۔“ تو (اس کے فارغ ہونے سے قبل) ایک فرشتہ اسے جواب دے گا: اے فلاں درود بھیجنے والے! اللہ تعالیٰ تجھ پر بھی درود (بصورتِ رحمت) بھیجے، اور تمہاری کوئی حاجت ایسی باقی نہ رہے جو پوری نہ ہو۔“

اس حدیث کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۱۰۰. وَذَكَرَ الْقَاضِي عِيَاضُ فِي ”الشِّفَا“: قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَقِيهِ: وَمِمَّا لَمْ يَزَلْ مِنْ شَأْنِ مَنْ حَجَّ، الْمَرُورُ بِالْمَدِينَةِ، وَالْقَصْدُ إِلَى الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَالتَّبَرُّكُ بِرُؤْيَا رَوْضَتِهِ وَمَنْبَرِهِ، وَقَبْرِهِ، وَمَجْلِسِهِ، وَمَلَامِسِ يَدَيْهِ، وَمَوَاطِي قَدَمَيْهِ، وَالْعُمُودِ الَّتِي كَانَ يَسْتَنْدُ إِلَيْهِ وَيَنْزِلُ جَبْرِيلُ بِالْوَحْيِ فِيهِ عَلَيْهِ، وَبِمَنْ

عَمْرَهُ وَقَصْدَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَائِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْإِعْتِبَارُ بِذَلِكَ كَلِّهِ.

”اور قاضی عیاضؒ اپنی کتاب الشفا میں بیان کرتے ہیں کہ امام اسحاق بن ابراہیم فقیہ بیان کرتے ہیں کہ اور وہ چیز جو آج بھی ہرج کرنے والے شخص کی شان ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ سے گزرے، (تو لازماً) مسجد نبوی ﷺ میں نماز کا قصد کرے، اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ انور سے، منبر مبارک سے، قبر انور سے، مجلس مبارک سے، آپ ﷺ کے دست اقدس سے مس شدہ اشیاء سے، اور ان چیزوں سے جنہیں حضور نبی اکرم ﷺ کے قدین مبارک کا بوسہ لینے کا شرف حاصل ہوا، اور اس ستون سے جس کے ساتھ ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے، اور جس پر حضرت جبریل امین علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوتے تھے، اور ان (تمام) مقامات سے جن کا قصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ مسلمین نے کیا ہے (وہ بھی بالالتزام اور رغبت قلبی کے ساتھ ان سے) برکت حاصل کرے، اور ان تمام چیزوں کو صمیم قلب سے (باہرکت) اور صحیح تر جانتے ہوئے ان سے (حصول تبرک و توسل کرے)۔“

۲۹/۱۰۱. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ إِذْ رَأَى مُنْكَرًا لَا يُمَكِّنُهُ أَنْ يُغَيِّرَهُ أَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ:

أَيَا قَبْرَ النَّبِيِّ وَصَاحِبِيهِ أَلَا يَا غَوْثَنَا لَوْ تَعَلَّمُونَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابو اسحاق قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں مدینہ منورہ میں ہمارے پاس ایک آدمی تھا جب وہ کوئی ایسی برائی دیکھتا جسے وہ اپنے ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس آتا اور (آپ ﷺ کی بارگاہ

۲۹: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۴۹۵، الرقم: ۴۱۷۷۔

میں یوں) عرض کرتا:

”اے (سرورِ دو عالم ﷺ) صاحبِ قبر! (اور اپنی قبور میں آرام فرما) آپ ﷺ کے دنوں رقتاء! اور اے ہمارے مددگار (اور ہمارے آقا و مولا ﷺ) کاش آپ ہماری (اس ناگفتہ بہ حالتِ زار پر) نظرِ کرم فرمائیں۔“  
اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۰/۱۰۲. عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رضي الله عنه إِذْ كَانَ خَلِيفَةً بِالشَّامِ فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ قَالَ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً إِذْ آتَيْتَ الْمَدِينَةَ سَتَرَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ. وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي فُلَانٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رضي الله عنه كَانَ يُرِيدُ إِلَيْهِ الْبُرَيْدَ مِنَ الشَّامِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

”حضرت یزید بن ابوسعید مقبری علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضي الله عنه کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب وہ شام کے خلیفہ تھے، تو (وقتِ رخصت) جب میں نے انہیں الوداع کہنے لگا تو انہوں نے فرمایا: مجھے آپ سے ایک کام ہے، اور وہ یہ کہ جب آپ مدینہ منورہ جائیں اور (دور سے) حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت کرتے ہی آپ ﷺ کی بارگاہ میں میری طرف سے سلام عرض کرنا۔ اور حضرت عبد اللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک ثقہ شخص نے بتایا کہ حضرت

۳۰-۳۱: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۴۹۱-۴۹۲، الرقم:  
۴۱۶۶-۴۱۶۷، والقاضي عياض في الشفاء، ۱/ ۵۸۵، الرقم: ۱۴۷۲،  
وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۶۵/ ۲۰۴، وابن حزم في المحلى،  
۵۱۶/۹، والسيوطي في الدر المشور، ۱/ ۵۷۰۔

عمر بن عبدالعزیز ؓ ملک شام سے حضرت سلیمان بن سحیم ؓ کو خط لکھا کرتے تھے۔  
(کہ میری طرف سے روضہ انور پر حاضر ہو کر خصوصی سلام عرض کریں)۔“

اس روایت کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۱۰۳. وفي رواية: عَنْ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ  
الْعَزِيزِ ﷺ يُوجِّهُ بِالْبَرِيدِ قَاصِدًا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُقْرِئَ عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ السَّلَامَ.  
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”اور ایک روایت میں حضرت حاتم بن مردان ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت  
عمر بن عبدالعزیز ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس پر سلام عرض کرنے کے لئے  
خصوصی قاصد مدینہ منورہ روانہ فرمایا کرتے تھے۔“ اس روایت کو امام بیہقی نے ذکر کیا ہے۔

۳۲/۱۰۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ  
عَبْدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي (وفي رواية: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي) إِلَّا  
وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكًا يُبَلِّغُنِي وَكُفِّيَ أَمْرُ آخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهُ شَهِيدًا  
وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَالْخَطِيبُ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو  
(شخص) میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجتا ہے، میں خود اسے سنتا ہوں اور جو دور سے  
مجھ پر درود بھیجتا ہے، تو (اسے) میں خود بھی سنتا ہوں اور بارگاہ الہی سے (اس کے لیے) ایک

۳۲: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۴۸۹/۳، الرقم: ۴۱۵۶، والخطيب  
البغدادي في تاريخ بغداد، ۲۹۲/۳، والهندي في كنز العمال، ۴۹۸/۱،  
الرقم: ۲۱۹۷۔

فرشتہ بھی مقرر ہے جو میری خدمت میں وہ (تحفہ) درود پہنچاتا ہے، اور یہ درود اس بھیجنے والے کے لئے دنیا و آخرت کے معاملات کا کفیل ہو جاتا ہے، اور (قیامت کے روز) میں خود اس درود پڑھنے والے کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا۔“

اس حدیث کو امام بیہقی، ہندی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۱۰۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِبًا أْبْلَغْتُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (شخص) میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں بذات خود اسے سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ (بھی) مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۱۰۶. وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ بَعِيدٍ عَلَّمْتُهُ. رَوَاهُ الْمُتَّقِيُّ الْهِنْدِيُّ.

۳۳-۳۴: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۱۸، الرقم: ۱۵۸۳، والزيلعي في تخريج الأحاديث الآثار، ۳/۱۳۵، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۶/۳۲۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۵۱۶، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۴۸۸، والهندي في كنز العمال، ۱/۹۲، الرقم: ۲۱۶۵، والمنأوي في فيض القدير، ۶/۱۷۰، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۶/۲۱-۲۲، وقال: وأخرج أبو بكر ابن أبي شيبة والبيهقي، والسيوطي في الدر المنثور، ۶/۶۵۴، وفي شرحه على سنن النسائي، ۴/۱۱۰۔



”ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (شخص) میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجتا ہے میں خود اسے سنتا ہوں، (اور جواب بھی دیتا ہوں) اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے، تو اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہے، جو مجھے وہ درود پہنچاتا ہے اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ بھی مجھے بتا دیا جاتا ہے۔“

اسے امام متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔



www.MinhajBooks.com

## بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالِاسْتِغَاثَةِ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿ قیامت کے دن حضور ﷺ سے توسل اور استغاثہ ﴾

۱/۱۰۷ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي دَعْوَةٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعَجِّبُهُ، فَهَسَسَ مِنْهَا نَهْسَةً، وَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، هَلْ تَدْرُونَ بِمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيَصِّرُهُمُ النَّاطِرُ، وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ، وَتَدْنُو مِنْهُمْ الشَّمْسُ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: الْأَتْرُونَ إِلَيَّ مَا أَنْتُمْ فِيهِ إِلَيَّ مَا بَلَغَكُمْ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: إنا أرسلنا نوحا إلى قومه، ۱۲۱۵/۳، الرقم: ۳۱۶۲، وفي كتاب: التفسير، باب: ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا شكورا، ۱۷۴۵/۴، الرقم: ۴۴۳۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ۱۸۴/۱، الرقم: ۱۹۴، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الشفاعة، ۶۲۲/۴، الرقم: ۲۴۳۴، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۳۵/۲، الرقم: ۹۶۲۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۰۷/۶، الرقم: ۳۱۶۷۴، وابن منده في الإيمان، ۸۴۷/۲، الرقم: ۸۷۹، وأبو عوانة في المسند، ۱۴۷/۱، الرقم: ۴۳۷، وابن أبي عاصم في السنة، ۳۷۹/۲، الرقم: ۸۱۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۳۹/۴، الرقم: ۵۵۱۰.

أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوكُمْ  
 آدَمُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ  
 فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ، فَسَجَدُوا لَكَ، وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ،  
 أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَّغْنَا؟ فَيَقُولُ: رَبِّي  
 غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَنَهَانِي عَنِ  
 الشَّجَرَةِ، فَعَصَيْتُهُ. نَفْسِي نَفْسِي إِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، إِذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ.  
 فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ،  
 وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا  
 بَلَّغْنَا، أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ  
 يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، نَفْسِي نَفْسِي، أَنْتُوا النَّبِيُّ ﷺ،  
 فَيَأْتُونِي، فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ  
 تُشْفَعُ وَسَلُّ تُعْطَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم حضور نبی اکرم  
 ﷺ کے ساتھ تھے، تو آپ ﷺ کی خدمت میں بکری کی دسی (یعنی ران) کا گوشت  
 پیش کیا گیا (کیونکہ) یہ آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ آپ ﷺ اس دسی میں سے  
 (گوشت) کاٹ کاٹ کر تناول فرمانے لگے، اور فرمایا: میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا  
 سردار ہوں۔ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع  
 کیوں فرمائے گا! تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز (بیک وقت  
 سب کو) سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آجائے گا۔ اس وقت بعض لوگ کہیں

گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو، کس مصیبت میں پھنس گئے ہو؟ سو ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ کہیں گے کہ تم سب کے باپ تو حضرت آدم عليه السلام ہیں۔ پھر وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے سیدنا آدم! آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا، اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت نہیں فرمائیں گے؟ کیا آپ نہیں دیکھتے ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت آدم عليه السلام فرمائیں گے: میرا رب آج اتنا غضبناک ہے کہ اتنا غضبناک نہ وہ پہلے ہوا ہے نہ کبھی بعد میں ہوگا۔ مجھے اس نے ایک درخت (کامیوہ کھانے) سے منع فرمایا تھا، تو مجھ سے اس کے حکم میں (نا دستگی سے) لغزش ہوئی، لہذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح عليه السلام کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت نوح عليه السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے سیدنا نوح! آپ اہل زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام عبدًا شکورًا (شکر گزار بندہ) رکھا۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ کیا آپ نہیں دیکھتے ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت نہیں فرمائیں گے؟ حضرت نوح عليه السلام فرمائیں گے: میرے رب نے آج غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا اظہار فرمایا تھا اور نہ آئندہ ایسا اظہار فرمائے گا۔ مجھے خود اپنی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ (باقی حدیث مختصر کر کے فرمایا: بالآخر انہیں کہا جائے گا) سو تم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں جاؤ۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) پھر لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے بارگاہِ الہی میں سجدہ کروں گا اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرمایا جائے گا: اے محمد مصطفیٰ! اپنا سر اٹھائیں اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۰۸ . عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک قوم محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے جہنم سے نکلے گی، جب وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو (وہاں) انہیں جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۰۹ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

۲: أخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب: الرقاق، باب: صفۃ الجنة والنار، ۲۴۰۱/۵، الرقم: ۶۱۹۸، وأبو داود فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی الشفاعة، ۲۳۶/۴، الرقم: ۴۷۴۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴۳۴/۴، الرقم: ۱۹۸۹۷، والرویانی فی المسند، ۱۰۹/۱، الرقم: ۹۰، وابن أبی عاصم فی السنة، ۴۰۵/۲، الرقم: ۸۴۱، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۳۷/۱۸، الرقم: ۲۸۷، والبزار فی المسند، ۶۰/۹، الرقم: ۳۵۸۵، والبیہقی فی الاعتقاد، ۱۹۴/۱۔

۳: أخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب: الزکاة، باب: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكْثُرًا، ۵۳۶/۲، الرقم: ۱۴۰۵، وابن مندہ فی الإیمان، ۸۵۴/۲، الرقم: ۸۸۴، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳۰/۸، الرقم: ۸۷۲۵، والبیہقی فی شعب الإیمان، ۲۶۹/۳، الرقم: ۳۵۰۹، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۳۷۷/۲، الرقم: ۳۶۷۷، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۳۷۱/۱۰، ووثقہ۔

إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ اسْتِعَاثُوا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَنَدَةَ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آجائے گا، یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا، لوگ اس حالت میں (پہلے) حضرت آدم علیہ السلام سے مدد مانگنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر بالآخر (ہر ایک کے انکار پر) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مدد مانگیں گے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱۰/۴. عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًّا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتَّبِعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ: يَا فُلَانُ اشْفَعْ، يَا فُلَانُ اشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت آدم بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: روز قیامت سب لوگ گروہ درگروہ ہو جائیں گے۔ ہر امت اپنے اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور (اپنے نبی سے) عرض کرے گی: اے فلاں! شفاعت

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا، ۱۷۴۸/۴، الرقم: ۴۴۴۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۸۱/۶، الرقم: ۲۹۵، وابن مندہ في الإیمان، ۸۷۱/۲، الرقم: ۹۲۷۔

فرمائیے، اے فلاں! شفاعت کیجئے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات حضور نبی اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہوگی۔ پس اس روز شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵/۱۱۱ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَجْمَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فِي يَوْمِ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تَزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا، اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ. قَالَ: فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ تَكْلِيمًا. فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحِهِ. فَيَقُولُ عِيسَى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ. فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَيَقُولُ فَيُؤَذِّنُ لَهُ، وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحْمُ، فَتَقُومَانِ جَنبَتِي الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا. فَيَمُرُّ أَوْلَكُمْ كَالْبُرْقِ. قَالَ: قُلْتُ: يَا بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِ الْبُرْقِ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبُرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ. ثُمَّ كَمَرِ الرِّيحِ، ثُمَّ كَمَرِ الطَّيْرِ، وَشَدِّ الرَّحَالِ

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ۱/۱۸۷، الرقم: ۱۹۵، والحاكم في المستدرک، ۴/۶۳۱، الرقم: ۸۷۴۹، وأبو يعلى في المسند، ۱۱/۸۱، الرقم: ۶۲۱۶، والبخاری في المسند، ۷/۲۶۰، الرقم: ۲۸۴۰، وابن منده في الإيمان، ۲/۷۵۳، الرقم: ۸۸۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۲۳۱، الرقم: ۵۴۹۳۔

تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ. وَنَبِيَّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ: رَبِّ، سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجَزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا. قَالَ: وَفِي حَافَتِي الصِّرَاطِ كَاللَّيْبِ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ بِأَخْذِ مَنْ أَمَرَتْ بِهِ، فَمَخْذُوشٌ نَاجٍ وَمَكْذُوسٌ فِي النَّارِ، وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ، إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُونَ خَرِيفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ مَنْدَه.

”حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مؤمنین کے کھڑے ہونے پر جنت ان کے قریب کر دی جائے گی، پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جا کر عرض کریں گے: اے ہمارے ابا جان! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوائیے۔ وہ فرمائیں گے: تمہارے باپ کی ایک لغزش نے ہی تم کو جنت سے نکالا تھا۔ میرا یہ منصب نہیں، میرے بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: (لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے، میرے خلیل ہونے کا مقام، مقام شفاعت سے بہت پیچھے ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے شرف کلام سے نوازا ہے، پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ منصب نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی راہنمائی سے) پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئیں گے تو آپ ﷺ (شفاعت کے لئے) قیام فرما ہوں گے اور آپ کو شفاعت کا اذن دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں امانت اور رحم کو چھوڑ دیا جائے گا اور وہ دونوں پل صراط کے دائیں بائیں



کھڑے ہو جائیں گے۔ (فرمایا کہ پھر میری شفاعت سے حساب کتاب شروع ہونے کے بعد) تم میں سے پہلا شخص پل صراط سے بجلی کی طرح گزرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! بجلی کی طرح کون سی چیز گزرتی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے بجلی کی طرف نہیں دیکھا کہ کس طرح گزرتی ہے اور پلک جھپکنے سے پہلے لوٹ آتی ہے۔ پھر لوگ پل صراط سے آندھی کی طرح گزریں گے، اس کے بعد پرندوں کی رفتار سے اور اس کے بعد آدمیوں کے دوڑنے کی رفتار سے گزریں گے۔ ہر شخص کی رفتار اس کے اعمال کے مطابق ہوگی اور تمہارے نبی ﷺ پل صراط پر کھڑے ہو کر کہہ رہے ہوں گے: ”اے رب! ان کو سلامتی سے گزار دے، انہیں سلامتی سے گزار دے۔“ پھر ایک وقت وہ آئے گا کہ بندوں کے اعمال انہیں عاجز کر دیں گے اور لوگوں میں چلنے کی طاقت نہیں ہوگی اور وہ لوگ خود کو گھسیٹتے ہوئے پل صراط سے گزریں گے۔ پل صراط کے دونوں جانب لوہے کے کانٹے لٹکے ہوں گے اور جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا وہ اسے پکڑ لیں گے۔ بعض ان کی وجہ سے ذمی حالت میں نجات پا جائیں گے اور بعض ان سے الجھ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے! جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابویعلیٰ اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

۶/۱۱۲. عَنْ زَيْدِ الْفَقِيرِ قَالَ: فَخَرَجْنَا فِي عَصَابَةِ ذَوِي عَدَدٍ

۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ۱/۱۷۹، الرقم: ۱۹۱، وأبو عوانة في المسند، ۱/۱۵۴، الرقم: ۴۴۸، وابن مندہ في الإيمان، ۲/۸۲۹، الرقم: ۸۵۸، وأبو نعیم في المسند المستخرج، ۱/۲۶۴، الرقم: ۴۷۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۲۸۹، الرقم: ۳۱۵، وفي الاعتقاد، ۱/۱۹۵، والمزي في تهذيب —

نُرِيدُ أَنْ نَحْجَّ، ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ قَالَ: فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَالِسٌ إِلَى سَارِيَةٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّينَ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ، مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُونَ؟ وَاللَّهِ يَقُولُ: ﴿إِنَّكَ مَنْ تَدْخُلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ﴾ [آل عمران، ۳: ۱۹۲] وَ﴿كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا﴾ [السجدة، ۳۲: ۲۰] فَمَا هَذَا الَّذِي تَقُولُونَ؟ قَالَ: اتَّقِرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ ﷺ (يَعْنِي الَّذِي يَبْعَثُهُ اللَّهُ فِيهِ)؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ ﷺ الْمَحْمُودِ الَّذِي يُخْرِجُ اللَّهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ مَنْدُه.

”حضرت یزید فقیر بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلے ہمارا گزر مدینہ منورہ سے ہوا تو دیکھا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ایک ستون کے پاس بیٹھے لوگوں سے حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث بیان فرما رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اچانک انہوں نے جہنمی (ایک طبقہ جسے اللہ تعالیٰ دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل فرمائے گا) کا ذکر کیا تو میں نے ان سے عرض کیا: اے صحابی رسول! آپ یہ کیا بیان کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: ”بیشک تو جسے دوزخ میں ڈال دے تو تو نے اسے واقعہً رسوا کر دیا۔“ اور ایک مقام پر ہے: ”(دوزخی) جب بھی اس میں سے نکلتا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے۔“ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! انہوں نے فرمایا: کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اس مقام (محمود) کے متعلق پڑھا ہے،

جس پر اللہ تعالیٰ انہیں فائز فرمائے گا؟ میں نے کہا: ہاں! فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کا مقام محمود ایسا مقام ہے جس پر فائز ہونے کے سبب اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جہنم سے نکال لے گا۔“ اسے امام مسلم، ابوعوانہ اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

۷/۱۱۳. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

لَيُخْرَجَنَّ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي، يُسَمُّونَ الْجَهَنَّمِيِّونَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: میری امت میں سے ایک قوم ضرور میری شفاعت کے سبب جہنم سے نکلے گی، پس انہیں (جنت میں) جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا

کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸/۱۱۴. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب:

ما جاء أن للنار نفسين وما ذكر من يخرج من النار من أهل التوحيد،

۷۱۵/۴، الرقم: ۲۶۰۰، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر

الشفاعة، ۱۴۴۳/۲، الرقم: ۴۳۱۵، والطبراني في المعجم الكبير،

۱۳۷/۱۸، الرقم: ۲۸۷، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۱/۴۲۹۔

۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن

رسول الله ﷺ، باب: منه (۱۲)، ۶۲۶/۴، الرقم: ۲۴۳۷، وابن ماجه

في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ۱۴۳۳/۲، الرقم:

۴۲۸۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۶۸/۵، الرقم: ۲۲۳۵۷، وابن —

يَقُولُ: وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَيَاتٍ مِنْ حَيَاتِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار امتیوں کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے اور تین مٹھی میرے رب کی مٹھیوں میں سے (مزید ہوں گی)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۹/۱۱۵. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدٌ وَلَدَ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لَوْاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ

----- أبي شيبه في المصنف، ۶/۳۱۵، الرقم: ۳۱۷۱۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۱۰، الرقم: ۷۵۲۰، والمقدسي في فضائل الأعمال، ۱/۱۴۸، الرقم: ۶۵۲، وقال: حديث حسن۔

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ۵/۳۰۸، الرقم: ۳۱۴۸، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ۲/۱۴۴۰، الرقم: ۴۳۰۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲، الرقم: ۱۱۰۰۰، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۴/۷۸۸، الرقم: ۱۴۵۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۲۳۸، الرقم: ۵۵۰۹۔

نَبِيِّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لَوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنَشَقُّ عَنْهُ  
 الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ: فَيَفْرَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فِرْعَاتٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ .....  
 فذكر الحديث إلى أن ..... قَالَ: فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ، قَالَ ابْنُ  
 جُدْعَانَ: قَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه: فَكَانِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَأَخَذُ  
 بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأَقْبَعُهَا فَيَقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقَالُ: مُحَمَّدٌ، فَيَفْتَحُونَ لِي  
 وَيُرْحَبُونَ بِي، فَيَقُولُونَ: مَرْحَبًا، فَأَخْرَجْتُ سَاجِدًا، فَيُلْهِمُنِي اللَّهُ مِنَ الشَّأِئِ  
 وَالْحَمْدِ، فَيَقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَى وَاشْفَعْ تُشْفَعُ وَقُلْ يُسْمَعُ  
 لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ: ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ  
 مَقَامًا مَحْمُودًا﴾. [الإسراء، ١٧: ٧٩]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.  
 وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
 میں روزِ قیامت (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے (اس پر) کوئی فخر نہیں، حمد کا  
 جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے (اس پر) کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم اور دیگر تمام انبیاء  
 کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے (اس پر) کوئی فخر نہیں اور میں  
 پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہوگی اور مجھے (اس پر) کوئی فخر نہیں۔ آپ ﷺ نے  
 فرمایا: لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم عليه السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر  
 شفاعت کی درخواست کریں گے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: پھر لوگ  
 میرے پاس آئیں گے (اور) میں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کے لئے) چلوں گا۔  
 ابنِ جدعان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضي الله عنه نے فرمایا: گویا کہ میں اب بھی حضور نبی  
 اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر

کھٹکھاؤں گا، پوچھا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ چنانچہ وہ مجھے خوش آمدید کہتے ہوئے میرے لیے دروازہ کھولیں گے۔ میں (بارگاہ الہی میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھائیے، مالکیں عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی، اور کہئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰/۱۱۶ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: أَنَا فَاعِلٌ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَيَّنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ: أَطْلُبُنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ

۱۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة القيامة والرفائق عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في شأن الصراط، ۴/۶۲۱، الرقم: ۲۴۳۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۷۸، الرقم: ۱۲۸۲۵، ورجاله رجال الصحيح، والبخاري في التاريخ الكبير، ۸/۴۵۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۷/۲۴۶-۲۴۸، الرقم: ۲۶۹۱-۲۶۹۴، وإسناده صحيح، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۲۳۰، الرقم: ۵۴۸۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۹/۳۶۰-۳۶۱، والمزي في تهذيب الكمال، ۵/۵۳۷، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۲/۱۹۸، الرقم: ۴۱۸-

أَلْفَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ؟ قَالَ: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ، فَإِنِّي لَا أُحْطِيءُ هَذِهِ  
الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ. وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں ہی ایسا کرنے والا ہوں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس دن) میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا، میں نے عرض کیا: اگر آپ وہاں نہ ملیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میزان کے پاس ڈھونڈنا، میں نے عرض کیا: اگر وہاں بھی نہ ملیں تو کہاں تلاش کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ کو حوض کوثر پر تلاش کرنا کیونکہ ان تین جگہوں میں سے ہی کسی جگہ پر میں ہوں گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ امام احمد کی سند کے رجال بھی صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۱/۱۱۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فِي قَوْلِهِ

۱۱: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ: تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،  
بَابُ: مِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، ۳۰۳/۵، الرَّقْمُ: ۳۱۳۷، وَالْعَسْقَلَانِيُّ فِي  
فَتْحِ الْبَارِيِّ، ۴۲۶/۱۱، وَالطَّبْرِيُّ فِي جَامِعِ الْبَيَانِ، ۱۴۵/۱۵، وَابْنُ كَثِيرٍ  
فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، ۵۹/۳، وَالْقُرْطُبِيُّ فِي الْجَامِعِ لِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ،  
-۳۰۹/۱۰.

تَعَالَى: ﴿عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] سئِلَ عَنْهَا فَقَالَ: هِيَ الشَّفَاعَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آپ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔“ کے بارے پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مقام شفاعت ہے۔“  
اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١١٨/١٢. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوْلِيْنَ وَالْآخِرِينَ فَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ وَفَرَّغَ مِنَ الْقَضَاءِ. قَالَ الْمُؤْمِنُونَ: قَدْ قَضَىٰ بَيْنَنَا رَبَّنَا، فَمَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلَىٰ رَبِّنَا؟ فَيَقُولُونَ: انْطَلِقُوا إِلَىٰ آدَمَ، فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَهُ بِيَدِهِ، وَكَلَّمَهُ. فَيَأْتُونَهُ، فَيَقُولُونَ: قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَىٰ رَبِّنَا، فَيَقُولُ آدَمُ: عَلَيْكُمْ بَنُوْح. فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَدُلُّهُمْ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَدُلُّهُمْ عَلَىٰ مُوسَىٰ. فَيَأْتُونَ مُوسَىٰ، فَيَدُلُّهُمْ عَلَىٰ عِيسَىٰ. فَيَأْتُونَ عِيسَىٰ، فَيَقُولُ: أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صلی اللہ علیہ وسلم. قَالَ: فَيَأْتُونِي، فَيَأْذَنُ اللَّهُ لِي أَنْ أَقُومَ إِلَيْهِ، فَيُثَوِّرُ مَجْلِسِي أَطْيَبَ رِيْحٍ شَمَمَهَا أَحَدٌ قَطُّ، حَتَّىٰ آتِيَ رَبِّي فَيُشَفِّعَنِي وَيَجْعَلَ

١٢: أخرجه الدارمي في السنن، ٤٢١/٢، الرقم: ٢٨٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٢٠/١٧، الرقم: ٨٨٧، وابن المبارك في المسند، ٦٣/١، الرقم: ١٠٢، وفي الزهد، ١/١١١، الرقم: ٣٧٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٥٣/٧، والهشمي في مجمع الزوائد، ٣٧٦/١٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥٣٠/٢۔



لِي نُورًا مِنْ شَعْرِ رَأْسِي إِلَيَّ ظُفْرٍ قَدَمِي. فَيَقُولُ الْكَافِرُونَ عِنْدَ ذَلِكَ لِإِبْلِيسَ: قَدْ وَجَدَ الْمُؤْمِنُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَهُمْ، فَقُمْ أَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ أَضَلَّلْتَنَا. قَالَ: فَيَقُومُ، فَيَثُورُ مَجْلِسُهُ أَنْتَنَ رِيحِ شَمَمَهَا أَحَدًا قَطُّ، ثُمَّ يَعْظُمُ لِحْهَمَهُمْ، فَيَقُولُ عِنْدَ ذَلِكَ: ﴿وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعَدَ الْحَقُّ وَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ﴾ إلى آخر الآيات. [إبراهيم، ۱۴ : ۲۲]. رَوَاهُ الْمَدَارِمِيُّ وَالتَّبْرَانِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا اور حساب کتاب کے فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا تو مؤمن عرض کریں گے: ہمارے رب نے ہمارے درمیان فیصلہ فرما دیا سوا اب کون ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے گا؟ وہ (آپس میں مشورہ کر کے) کہیں گے: حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور ان کے ساتھ گفتگو فرمائی تو وہ ان کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے: اٹھیے اور اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جانے کا کہیں گے۔ پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے تو وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں نبی امی (محمد مصطفیٰ) ﷺ کے پاس جانے کے لئے تمہاری رہنمائی کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ مجھے اپنے

حضور کھڑا ہونے کی توفیق عطا فرمائے گا، میری نشست سے ایسی خوشبو پھیلے گی کہ اس جیسی مہک کو کسی نے کبھی نہیں سونگھا ہوگا۔ یہاں تک کہ میں اپنے رب کے حضور آؤں گا تو وہ مجھے حق شفاعت عطا فرمائے گا اور مجھے سر کے بالوں سے لے کر قدموں کے ناخن تک سر پائے نور بنا دے گا۔ اس پر کافر ابلیس مردود سے کہیں گے: ایمان والوں نے ایسی ہستی کو پالیا ہے جو ان کی شفاعت کرے گی پس تو کھڑا ہو اور اپنے رب سے ہماری شفاعت کر کیونکہ تو نے ہی ہمیں گمراہ کیا۔ راوی فرماتے ہیں: وہ کھڑا ہوگا تو اس کی نشست سے اتنی سخت بدبو پھیلے گی کہ کسی نے اس جیسی بدبو کبھی نہ سونگھی ہوگی، پھر وہ عذابِ جہنم کے لئے بڑا ہو جائے گا تو اس وقت وہ کہے گا (آیت کریمہ): ”اور شیطان کہے گا جبکہ فیصلہ ہو چکا ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے (بھی) تم سے وعدہ کیا تھا سو میں نے تم سے وعدہ خلافی کی ہے۔“

اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

۱۱۹/۱۳. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ مِنْزِلًا كَانَ الَّذِي يَلِيهِ الْمُهَاجِرُونَ. قَالَ: فَنَزَلْنَا مِنْزِلًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ حَوْلَهُ. قَالَ: فَبَعَارَرْتُ مِنَ اللَّيْلِ أَنَا وَمُعَاذٌ فَنَطَرْنَا. قَالَ: فَخَرَجْنَا نَطْلُبُهُ، إِذْ سَمِعْنَا هَزِيئًا كَهَزِيئِ الْأَرْحَاءِ. إِذْ أَقْبَلَ فَلَمَّا أَقْبَلَ نَطَرَ، قَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: انْتَهَبْنَا فَلَمْ نَرَكَ حَيْثُ كُنْتَ، خَشِينَا أَنْ يَكُونَ أَصَابَكَ شَيْءٌ، جِئْنَا نَطْلُبُكَ. قَالَ: أَتَانِي آتٍ فِي

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۳۲/۵، الرقم: ۲۲۰۲۸، والطبراني

في المعجم الكبير، ۱۶۳/۲۰، الرقم: ۳۴۳، والهيشي في مجمع الزوائد،

۳۶۸/۱۰

مَنَامِي فَخَيْرِنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ نِصْفُ أُمَّتِي أَوْ شَفَاعَةٍ؟ فَاخْتَرْتُ لَهُمُ الشَّفَاعَةَ. فَقُلْنَا: فَإِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَبِحَقِّ الصُّحْبَةِ لِمَا أَدْخَلْتَنَا الْجَنَّةَ. قَالَ: فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالُوا لَهُ: مِثْلَ مَقَالَتِنَا وَكَثَرَ النَّاسُ، فَقَالَ: إِنِّي أَجْعَلُ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (سفر کے دوران) جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے تو مہاجرین آپ ﷺ کے ارد گرد (کیپ) ڈال لیتے۔ فرماتے ہیں کہ (اسی طرح کسی سفر کے دوران) ہم ایک جگہ پر اترے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے قیام فرمایا اور ہم آپ ﷺ کے ارد گرد تھے۔ فرماتے ہیں کہ پس میں اور حضرت معاذ رات کو نیند سے بیدار ہوئے تو (آپ ﷺ کو اپنی جگہ پر نہ پا کر) ہم آپ ﷺ کی تلاش میں نکل پڑے پس ہم نے بادلوں کی گڑگڑا ہٹ جیسی آواز سنی، اس اثناء میں آپ ﷺ کو تشریف لاتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کو اپنی جگہ پر نہ پا کر ہم ڈر گئے کہ آپ کے ساتھ کوئی معاملہ پیش آیا ہے لہذا ہم آپ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آنے والا حالت نیند میں میرے پاس آیا تو اس نے مجھے میری آدھی اُمت کے بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کئے جانے یا شفاعت کرنے کا اختیار دیا؟ تو میں نے ان کے لیے شفاعت کو اختیار کر لیا، (راوی بیان کرتے ہیں) تو ہم نے عرض کیا: بے شک ہم آپ سے اسلام کے حق ہونے اور آپ کے ساتھ صحابیت کا شرف پانے کے وسیلہ سے التجا کرتے ہیں کہ آپ ہمیں جنت میں داخل فرمائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور انہوں

نے بھی آپ ﷺ سے ہماری طرح عرض کیا اور لوگ بڑھتے گئے پس آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اپنی شفاعت ہر اس شخص کے لیے کروں گا جو اس حال میں فوت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۴/۱۲۰. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةِ طَوِيلَةٍ:  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ  
نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ فَأَخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. فَقُلْنَا: نَنْشُدُكَ  
اللَّهَ وَالصُّحْبَةَ لِمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ مِنْ أَهْلِ  
شَفَاعَتِي، قَالَ: فَأَقْبَلْنَا مَعَانِيْقَ إِلَى النَّاسِ فَإِذَا هُمْ قَدْ فَرَعُوا وَفَقَدُوا  
نَبِيَّهُمْ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ  
أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ فَأَخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. قَالُوا: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، نَنْشُدُكَ اللَّهَ وَالصُّحْبَةَ، لِمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ؟

۱۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۸-۲۹، الرقم: ۲۴۰۰۲، وابن  
حبان في الصحيح، ۱۴/۳۸۸، الرقم: ۶۴۷۰، وابن أبي شيبة في  
المصنف، ۶/۳۲۰، الرقم: ۳۱۷۵۱، والطبراني في المعجم الكبير،  
۱۸/۷۳، الرقم: ۱۳۴، والطيالسي في المسند، ۱/۱۳۴، الرقم، ۹۹۸،  
والرويانى في المسند، ۱/۳۹۱، الرقم: ۵۹۷، وابن أبي عاصم في السنة،  
۲/۳۸۹، الرقم: ۸۱۸، إسناده صحيح، رجاله كلهم ثقات على شرط  
الشيخين۔

قَالَ: فَلَمَّا أَصْبُو عَلَيْهِ قَالَ: فَأَنَا أُشْهَدُكُمْ أَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِنْ أُمَّتِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتَّبْرَانِيُّ. إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ رِجَالُ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (ایک سفر کے دوران) فرمایا: میرے رب کی طرف سے آنے والا (ایک فرشتہ) رات کو میرے پاس آیا تو اس نے مجھے میری آدھی امت کے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کئے جانے اور حق شفاعت دونوں میں سے ایک کو چننے کا اختیار دیا؟ تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم آپ سے اللہ تعالیٰ کے اور شرف صحابیت کے واسطے سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنی شفاعت سے نوازیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم میری شفاعت کے حق دار ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم جلدی سے (دوسرے) لوگوں کی طرف آئے تو وہ بھی حضور ﷺ کو نہ پا کر پریشان تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (ان سے بھی) فرمایا: میرے رب کی طرف سے آنے والے (ایک فرشتہ) نے رات کو میرے پاس آ کر مجھے اپنی آدھی امت کے (بغیر حساب کے) جنت میں داخل کیے جانے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا؟ تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے اللہ تعالیٰ اور شرف صحابیت کے واسطے سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمیں بھی اپنی شفاعت کا حقدار بنائیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ بے شک میری شفاعت میری امت کے ہر اس فرد کے لیے ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔  
اس کی اسناد صحیح، رجال ثقات اور بخاری و مسلم کے رجال ہیں۔

۱۵/۱۲۱ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ عَنْ خَادِمٍ  
لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلٍ أَوْ امْرَأَةٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّا يَقُولُ لِلْخَادِمِ:  
أَلَيْكَ حَاجَةٌ؟ قَالَ: حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَاجَتِي،  
قَالَ: وَمَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ: حَاجَتِي أَنْ تَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: وَمَنْ  
ذَلِكَ عَلَيَّ هَذَا؟ قَالَ: رَبِّي قَالَ: إِمَّا لَا، فَأَعْنِي بِكِبْرَةِ السُّجُودِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”بخازم کے مولیٰ زیاد بن ابی زیاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک خادم مرد یا عورت سے روایت ہے کہ حضور ﷺ اپنے خادم سے فرمایا کرتے تھے: کیا تمہیں کوئی حاجت درپیش ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ یہاں تک کہ ایک روز اس خادم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایک حاجت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ تمہاری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کیا: میری حاجت یہ ہے کہ آپ روز قیامت میری شفاعت فرمائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے تمہاری اس بات کی طرف رہنمائی کی ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے رب نے! آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! پس تو کثرت سجد سے میری مدد کر۔“

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح

۱۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵۰۰/۳، الرقم: ۱۶۱۲۰، إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۴۹/۲، والسيوطي في الجامع الصغير، ۲۳۷/۱، الرقم: ۳۹۷۔

حدیث کے رجال ہیں۔

۱۶/۱۲۲. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي رِوَايَةِ طَوِيلَةٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَإِنِّي لَأَقُومُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: وَمَا ذَاكَ الْمَقَامَ الْمَحْمُودُ؟ قَالَ: ذَاكَ إِذَا جِيءَ بِكُمْ عُرَاءَ، حُفَاءَ، غُرْلًا، فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمَ التَّكْلِيلاً يَقُولُ: اكْسُوا خَلِيلِي، فَيُوتَى بِرِيطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ فَلْيَلْبِسْهُمَا، ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَسْتَقْبِلُ الْعَرْشَ، ثُمَّ أُوتَى بِكِسْوَتِي فَالْبَسْهَا، فَأَقُومُ عَنْ يَمِينِهِ مَقَامًا لَا يَفُومُهُ أَحَدٌ غَيْرِي، يَغِطُنِي بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں روزِ قیامت مقامِ محمود پر کھڑا ہوں گا، پس ایک انصاری نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مقامِ محمود سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس دن تمہیں بغیر لباس، بغیر جوتے اور غیر مختون اکٹھا کیا جائے گا، پس اس دن سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے

۱۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۸/۱، الرقم: ۳۷۸۷، ۳۷۷۷،  
والدارمي في السنن، ۲/۲۳۳، الرقم: ۲۸۰۲، والحاكم في المستدرک،  
۲/۳۹۶، الرقم: ۳۳۸۵، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۴/۲۳۸، والطبراني  
في المعجم الكبير، ۱۰/۸۰، الرقم: ۱۰۰۱۷، وابن أبي عاصم في  
الأوائل، ۱/۱۰۶، الرقم: ۶۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۶۲،  
والطبري في جامع البيان، ۱۵/۱۴۶، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم،  
۳/۵۸، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۱/۴۲۶۔

گا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا: (اے فرشتو!) میرے خلیل کو لباس پہناؤ۔ پس دو سفید ملائم کپڑے لائے جائیں گے، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں زیب تن فرمائیں گے، پھر وہ عرش کی جانب رخ کر کے تشریف فرما ہوں گے۔ ان کے بعد مجھے لباس لا کر دیا جائے گا، تو میں اسے پہنوں گا۔ پھر میں عرش کے دائیں جانب ایسے مقام ارفع پر کھڑا ہوں گا، جہاں میرے سوا کوئی اور نہیں ہوگا، مجھ پر اولین و آخرین رشک کریں گے۔“

اس حدیث کو امام احمد، داری اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۷/۱۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

﴿عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ [بني إسرائيل، ۱۷: ۷۹] قَالَ: وَهُوَ الْمَقَامُ الَّذِي أَشْفَعُ لِأُمَّتِي فِيهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔“ کے بارے فرمایا: یہ وہ مقام ہے جس میں، میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔“  
اسے امام احمد اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

۱۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۴۱/۲، الرقم: ۹۶۸۴، ۵۲۸/۲، الرقم: ۱۰۸۵۱، وابن المبارك في الزهد، ۴۶۳/۱، الرقم: ۱۳۱۲، وأبو المحاسن في معاصر المختصر، ۶/۱، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۳۱۲/۱۰، والطبري في جامع البيان، ۱۵/۱۴۶، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۵۹/۳، والمباركفوري في تحفة الأحوذی، ۴۵۴/۸، والقاضي عياض في الشفا، ۲۷۰/۱، الرقم: ۵۵۸۔



١٢٤/١٨. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَقَائِمٌ أَنْتَظِرُ أُمَّتِي تَعْبُرُ عَلَى الصِّرَاطِ، إِذْ جَاءَنِي عِيسَى، فَقَالَ: هَذِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَدْ جَاءَتْكَ؟ يَا مُحَمَّدُ، يَسْأَلُونَ. أَوْ قَالَ: يَجْتَمِعُونَ إِلَيْكَ. وَيَدْعُونَ اللَّهَ ﷻ أَنْ يُفَرِّقَ جَمْعَ الْأُمَّمِ إِلَى حَيْثُ يَشَاءُ اللَّهُ لَهُمْ لِعَمِّ مَا هُمْ فِيهِ، وَالْخَلْقُ مُلْجَمُونَ فِي الْعَرِيقِ، وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ كَالزُّكْمَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَتَعَشَّاهُ الْمَوْتُ. قَالَ: قَالَ لِعِيسَى: أَنْتَظِرُ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ. قَالَ: فَذَهَبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَامَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَلَقِي مَا لَمْ يَلِقَ مَلَكٌ مُصْطَفَى وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى جَبْرَيْلَ: اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ لَهُ: ازْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشْفَعْ. قَالَ: فَشَفِّعْتُ فِي أُمَّتِي أَنْ أُخْرَجَ مِنْ كُلِّ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا وَاحِدًا. قَالَ: فَمَا زِلْتُ أتردُّ عَلَى رَبِّي ﷻ، فَلَا أَقُومُ مَقَامًا إِلَّا شَفِّعْتُ، حَتَّى أَعْطَانِي اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمًا وَاحِدًا مُخْلِصًا وَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالمُقَدِّسِيُّ وَرِجَالُهُ الرِّجَالُ الصَّحِيحُ، وَقَالَ المُنْدَرِيُّ: رَوَاهُ

١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٧٨/٣، الرقم: ١٢٨٢٤، ورجاله رجال الصحيح، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢٤٩/٧، الرقم: ٢٦٩٥، وإسناده صحيح، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٣٥/٤، الرقم: ٥٥٠٣، وقال: رواه محتج بهم في الصحيح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٧٣/١٠، وقال: رجاله رجال الصحيح.

أَحْمَدُ وَرَوَاتُهُ مُتَّحَجِّجٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں پل صراط پر کھڑا اپنی امت کا اسے عبور کرتے ہوئے انتظار کر رہا ہوں گا کہ اس اثناء میں میرے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا کر کہیں گے: یا محمد مصطفیٰ! یہ انبیاء آپ کے پاس التجالے کر آئے ہیں یا آپ کے پاس اکٹھے ہیں (راوی کو الفاظ میں شک ہے) اور اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہے ہیں: تمام گروہوں کو وہ اپنی منشاء کے مطابق الگ کر دے تاکہ انہیں پریشانی سے نجات مل جائے۔ اس دن ساری مخلوق پسینے میں ڈوبی ہوگی، مومن پر اس کا اثر ایسے ہوگا جیسے زکام میں (ہلکا پھلکا پسینہ آتا ہے) اور جو کافر ہوگا اس پر جیسے موت وارد ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں حضرت عیسیٰ سے کہوں گا: ذرا ٹھہریئے جب تک کہ میں آپ کے پاس لوٹوں۔ راوی کہتے ہیں: حضور ﷺ تشریف لے جائیں گے یہاں تک کہ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے، پس آپ ﷺ کو وہ شرف باریابی حاصل ہوگا جو کسی برگزیدہ فرشتہ کو حاصل ہوا نہ ہے کسی نبی مرسل کو۔ پھر اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو وحی فرمائے گا: (میرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جا کر کہو: (یا رسول اللہ!) اپنا سر اٹھائیں، مانگیں کہ آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کریں کہ آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پس امت کے حق میں میری شفاعت قبول کی جائے گی کہ ہر میں ۹۹ لوگوں میں سے ایک کو نکالتا جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بار بار اپنے رب کے حضور جاؤں گا اور جب بھی اس کے حضور کھڑا ہوں گا میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کا مکمل اختیار عطا کر کے فرمائے گا: اے محمد مصطفیٰ! اپنی امت اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ہر اس شخص کو بھی جنت میں داخل کر دیں جس نے ایک دن بھی اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی پر اس کو موت آئی ہو۔“

اس حدیث کو امام احمد اور مقدسی نے صحیح رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث میں حجت ہیں۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۹/۱۲۵ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يُعَذِّبُ اللَّهُ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ رضی اللہ عنہ حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مَنْ ذَكَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ ۚ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنْ الْمُصَلِّينَ ۚ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۚ﴾ [المدثر، ۷۴: ۴۲-۴۸]. رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک قوم کو عذاب میں مبتلا کرے گا، پھر انہیں حضور نبی اکرم رضی اللہ عنہ کی شفاعت سے نکالے گا حتیٰ کہ جہنم میں (مؤمنین میں سے) کوئی بھی باقی نہ رہے گا مگر جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”(اور کہیں گے): تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں نہ تھے“ یہاں تک فرمایا..... ”سو (اب) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں کوئی نفع نہیں پہنچائے گی“

اسے امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۱۲۶ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ رضی اللہ عنہ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ [بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹] قَالَ: الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ: الشَّفَاعَةُ. يُعَذِّبُ اللَّهُ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِذُنُوبِهِمْ،

۱۹: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱/ ۱۶۶۔

۲۰: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱/ ۱۴۸۔

ثُمَّ يُحْرَجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهْرًا، يُقَالُ لَهُ: الْحَيَوَانُ. فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيَسْمَوْنَ الْجَهَنَّمِيِّونَ، ثُمَّ يَطْلُبُونَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَيَذْهَبُ عَنْهُمْ ذَلِكَ الْإِسْمَ. رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔“ کے بارے میں فرمایا: مقام محمود شفاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں میں سے ایک قوم کو ان کے گناہوں کے باعث عذاب دے گا، پھر محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے انہیں (جہنم) سے نکال کر ایسی نہر کے پاس لایا جائے گا جسے حیات بخش کہا جاتا ہے۔ پس وہ اس میں غسل کریں گے اور پھر جنت میں داخل ہوں جائیں گے، انہیں (جنت میں) جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے (اس نام کے خاتمہ کا) مطالبہ کریں گے تو وہ اس نام کو ان سے ختم کر دے گا۔“

اسے امام ابوحنیفہ نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۱۲۷. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا قَالُوا: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لِكُلِّ رَجُلٍ سَبْعُونَ أَلْفًا قَالُوا: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَانَ عَلَى كَثِيبٍ فَحَثَا بِيَدَيْهِ قَالُوا: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: وَهَذِهِ وَحَثَا بِيَدِهِ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أْبَعَدَ اللَّهُ مَنْ دَخَلَ النَّارَ بَعْدَ هَذَا.

۲۱: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۴۱۷/۶، الرقم: ۳۷۸۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۵۴/۶، الرقم: ۲۰۲۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴۰۴/۱۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳۹۵/۱.

رَوَاهُ أَبُو يُعْلَى وَالْمَقْدِسِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: وَهَذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَرَجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کچھ اور زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر امتی کے ساتھ ستر ہزار امتی ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کچھ اور زیادہ کیجئے اور (اس وقت) آپ ﷺ ایک ٹیلہ پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور اتنا، آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر اشارہ کیا، صحابہ نے پھر عرض کیا: حضور کچھ اور زیادہ کیجئے تو آپ ﷺ نے دوبارہ اپنے دونوں ہاتھ مبارک پھیلا کر فرمایا اور اتنا اس پر صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ پھر تو اس شخص کو دور ہی رکھے جو اس کے باوجود جہنم میں جائے گا۔“

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ اور مقدسی نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا کہ یہ اسنادِ جید اور اس کے تمام رجالِ ثقات ہیں۔

عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ تُدْنَى مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: فَيَأْتُونَ

۲۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۰۸/۶، الرقم: ۳۱۶۷۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۴۷/۶، الرقم: ۶۱۱۷، وابن أبي عاصم في السنة، ۳۸۴/۲، الرقم: ۸۱۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۳۵/۴، الرقم: ۵۵۰۲، وقال: رواه الطبراني بإسناد صحيح، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۳۷۲/۱۰، وقال: رجاله رجال الصحيح، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۵۵۴/۱۔

النَّبِيِّ ﷺ فَيَقُولُونَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَنْتَ الَّذِي فَتَحَ اللَّهُ بِكَ، وَعَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. وَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا: فَيَقُولُ: أَنَا صَاحِبُكُمْ، فَيَخْرُجُ يَحْوُسُ النَّاسَ، حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَأْخُذُ بِحَلْقَةِ فِي الْبَابِ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَفْرَعُ الْبَابَ، فَيَقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقَالُ: مُحَمَّدٌ، فَيَفْتَحُ لَهُ، فَيَجِيءُ حَتَّى يَقُومَ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ، فَيَسْجُدُ فَيُنَادِي: اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشْفَعْ، فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْمُنْدَرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت سلمان ؓ بیان فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج کو دس سال کی گرمی دی جائے گی پھر وہ لوگوں کے گروہوں سے قریب کیا جائے گا، (انہوں نے پوری حدیث ذکر کی پھر) فرماتے ہیں کہ لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! آپ ہی وہ ذات ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کی اور آپ کی خاطر آپ (کی امت) کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کو بخش دیا ہے۔ آپ ہماری حالت مشاہدہ فرما رہے ہیں لہذا آپ ہی ہمارے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں، آپ ﷺ فرمائیں گے: میں تمہارا خیر خواہ ہوں تو آپ لوگوں کو جمع کرتے ہوئے جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے، پس آپ سونے کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر کھٹکھٹائیں گے تو پوچھا جائے گا: کون ہے؟ فرمایا جائے گا: محمد مصطفیٰ ﷺ! اسے کھول دیا جائے گا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنا سر اٹھائیے، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی

جائے گی، پس یہی مقام محمود ہے۔“

اسے امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام پیشی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۲۳/۱۲۹. عَنْ مُصْعَبِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذْ نَطَقَ غُلَامٌ مِنَّا فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُكَ سُؤْلًا، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي مَنْ تَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: مَنْ أَمَرَكَ بِهَا، أَوْ مَنْ عَلَّمَكَ بِهَذَا، أَوْ مَنْ دَلَّكَ عَلَى هَذَا؟ قَالَ: مَا أَمَرَنِي بِهَذَا أَحَدٌ إِلَّا نَفْسِي، قَالَ: فَإِنَّكَ مِمَّنْ أَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَذَهَبَ الْغُلَامُ حَذْلَانُ لِيُخْبِرَ أَهْلَهُ فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ، فَردُّوهُ كَنِيْبًا مَخَافَةً أَنْ يَكُوْنَ قَدْ حَدَثَ فِيهِ شَيْءٌ، قَالَ: أَعْنِي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ رَجَالُ الصَّحِيْحِ.

”حضرت مصعب اسلمیؓ سے روایت ہے کہ ہمارے ایک غلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کی بارگاہ میں سوالی بن کر حاضر ہوا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا سوال ہے؟ اس نے عرض کیا: میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمائیں جن کی آپ یوم قیامت شفاعت فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے تمہیں ایسا کرنے کو کہا ہے؟ یا

۲۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۶۵/۲۰، الرقم: ۸۵۱، والهيثمى

في مجمع الزوائد، ۳۶۹/۱۰، وقال: رجاله رجال الصحيح، والعسقلاني

في الإصابة، ۱۲۵/۶، الرقم: ۸۰۱۰۔

(فرمایا) کس نے تمہیں یہ سکھلایا ہے؟ یا (فرمایا) کس نے تمہاری اس بات کی طرف رہنمائی کی ہے؟ اس نے عرض کیا: صرف میرے دل نے مجھے ایسا کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بے شک تو ان لوگوں میں سے ہیں جن کی روزِ قیامت میں شفاعت کروں گا تو وہ غلام (خوشی کے عالم میں) کندھے اچک کر جانے لگا کہ اپنے گھر والوں کو یہ خبر سنائے، پس جب وہ مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس غلام کو میرے پاس واپس لاؤ، جب وہ اسے واپس لائے اس حال میں کہ وہ غمگین اور ڈر رہا تھا کہ شاید (حکم میں) کچھ ترمیم ہو چکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے لئے کثرتِ سجد کے ذریعہ میری مدد کر۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔



www.MinhajBooks.com



## بَابُ فِي تَوْسُّلِ غَيْرِ ذَوِي الْعُقُولِ بِالنَّبِيِّ ﷺ

﴿ حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے حیوانات کا توسل ﴾

۱/۱۳۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضي الله عنه قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. فَاتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ، فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَنِيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي، يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَكَ اللَّهُ أَيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ

۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ۲۳/۳، الرقم: ۲۵۴۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۵/۱، الرقم: ۱۷۵۴، وأبو يعلى في المسند، ۱۵۷/۱۲، الرقم: ۶۷۸۷، والحاكم في المستدرک، ۱۰۹/۲، الرقم: ۲۴۸۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۳/۸، الرقم: ۱۵۵۹۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۵۴/۹، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۱۴/۱، الرقم: ۴۳۷، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱۵۹/۱، الرقم: ۱۸۶، وأبو عوانة في المسند، ۱۹۷/۱، الرقم: ۴۹۷، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۵۸/۹ - ۱۶۰، الرقم: ۱۳۳۰ - ۱۳۳۶، وابن عساکر في تاریخ مدينة دمشق، ۳۷۴/۴، ۳۷۴/۲۷، والوادياشي في تحفة المحتاج، ۲۳۸/۲، الرقم: ۱۵۳۶، والنووي في رياض الصالحين، ۲۴۳/۱، الرقم: ۲۴۳، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۶۵/۶، وأبو المحاسن في معاصر المختصر، ۱۹/۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۹ -

أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْبِيهِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ:  
هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيهِ عَبْدُ الْحَكِيمِ ابْنُ سُفْيَانَ ذَكَرَهُ  
ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرَحْهُ أَحَدٌ وَبَقِيَّةُ رَجَالِهِ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد، احمد، ابویعلیٰ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کی سند میں عبد الحکیم بن سفیان نامی راوی ہیں امام ابن ابی حاتم نے ان کا بغیر کسی جرح کے ذکر کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی تمام رجال ثقہ ہیں۔

۲/۱۳۱ . عَنْ شَمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ

۲: أخرجه الدارمي في السنن، ۲۵/۱، الرقم: ۲۲، وابن عساكر في تاريخ

مدينة دمشق، ۴/۳۷۶۔

قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ ذَنْبٍ قَدْ أَفْعَيْنَ وَفُودَ الذَّنَابِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَرْضَحُوا لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمَنُونَ عَلَيَّ مَا سِوَى ذَلِكَ؟ فَشَكَّوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَاجَّةَ. قَالَ: فَادْنُوهُمْ. قَالَ: فَادْنُوهُمْ فَخَرَجْنَ وَلَهُنَّ عَوَاءٌ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت شمر بن عطية رضی اللہ عنہ مزید نہ یا جہینہ کے ایک آدمی سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز فجر ادا فرمائی تو اچانک ایک سو کے لگ بھگ بھیڑیے پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر اور اگلی ٹانگوں کو اٹھائے اپنی سرینوں پر بیٹھے ہوئے (باقی) بھیڑیوں کے قاصد بن کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے گروہ صحابہ!) تم اپنے کھانے پینے کی اشیاء میں سے تھوڑا بہت ان کا حصہ بھی نکالا کرو اور باقی ماندہ کھانے کو (ان بھیڑیوں سے) محفوظ کر لیا کرو۔ پھر ان بھیڑیوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنی کسی حاجت کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو۔ راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے ان (بھیڑیوں) کو اجازت دی پھر وہ اپنی مخصوص آواز نکالتے ہوئے چل دیے۔“

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۳۲. عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرَّةٍ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهُنَّ

۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۷۰/۴، ۱۷۳، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۱۵۸/۱، الرقم: ۱۸۴، وعبد بن حميد في المسند، ۱۵۴/۱، الرقم: ۴۰۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۴۴/۳، الرقم: ۳۴۳۰، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۶۸/۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵/۹۔

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ نَحْنُ نَسِيرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ. فَلَمَّا رَأَاهُ الْبَعِيرُ جَرَجَرَ وَوَضَعَ جِرَانَهُ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيرِ؟ فَجَاءَ، فَقَالَ: بَعِينِي؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ أَهْبُهُ لَكَ. فَقَالَ: لَا، بَعِينِي. قَالَ: لَا، بَلْ أَهْبُهُ لَكَ، وَإِنَّهُ لِأَهْلٍ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ. قَالَ: أَمَا إِذْ ذَكَرْتُ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلْفِ. فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ. قَالَ: ثُمَّ سَرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشْقُ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنْتْ رَبَّهَا ﷻ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا. قَالَ: ثُمَّ سَرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا، بِهِ جَنَّةٌ. فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخَرِهِ فَقَالَ: اخْرُجْ، إِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ: ثُمَّ سَرْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ سَفَرِنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَاءِ، فَاتَتْهُ الْمَرْأَةُ بِجُزْرٍ وَلَبِنٍ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَرُدَّ الْجُزْرَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَشَرِبُوا مِنَ اللَّبَنِ. فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ. فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ حُمَيْدٍ، وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ وَالطَّبْرَانِيُّ بِنَحْوِهِ وَاحِدٌ إِسْنَادِي أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی ؓ بیان کرتے ہیں: جب ہم (ایک سفر میں)

حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے تین امور (معجزات) دیکھے۔ ہمارا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر پانی رکھا جا رہا تھا۔ اس اونٹ نے جب حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلانے لگا اور اپنی گردن (ازراہ تعظیم) آپ ﷺ کے سامنے جھکا دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اس کا مالک حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: یہ اونٹ مجھے بیچتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں، حضور! بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اسے مجھے بیچ دو۔ اس نے دوبارہ عرض کیا: نہیں، بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اور بے شک یہ ایسے گھرانے کی ملکیت ہے کہ جن کا ذریعہ معاش اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تمہارے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ اس اونٹ نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اس نے شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارہ کم ڈالتے ہو۔ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم روانہ ہوئے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ وہاں محو استراحت ہو گئے۔ اتنے میں ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ پر سایہ لگن ہو گیا پھر کچھ دیر بعد وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس درخت نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی بارگاہ میں سلام عرض کرے، پس اس نے اسے اجازت دے دی۔ پھر ہم وہاں سے آگے چلے اور ہمارا گزر پانی کے پاس سے ہوا۔ وہاں ایک عورت تھی اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا جسے جن چمپے ہوئے تھے۔ وہ اسے لے کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے کی ناک کا نتھنا پکڑ کر فرمایا: نکل جاؤ میں محمد، اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم آگے بڑھے۔ جب ہم اپنے سفر سے واپس لوٹے تو ہم دوبارہ اسی پانی کے پاس سے گزرے۔ پس وہی عورت آپ ﷺ کے پاس بھنا ہوا گوشت اور دودھ لے کر حاضر

خدمت ہوئی۔ آپ ﷺ نے بھنا ہوا گوشت واپس کر دیا اور اپنے صحابہ سے فرمایا تو انہوں نے دودھ میں سے کچھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے بچے کے متعلق پوچھا تو اس نے جواب دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! اس کے بعد ہم نے اس میں کبھی اس بیماری کا شائبہ تک نہیں پایا۔“ اس حدیث کو امام احمد، ابو نعیم اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

امام منذری نے فرمایا کہ اس کی سند جید ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اسے امام احمد نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور طبرانی نے بھی اسی کی مثل روایت کیا ہے اور امام احمد کی ایک سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٤/١٣٣ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَمَرَرْنَا بِشَجْرَةٍ فِيهَا فَرْخَا حُمْرَةٍ، فَأَحَدَنَا هُمَا. قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تَصِيحُ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِفَرْخِيهَا؟ قَالَ: فَقُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: رُدُّوهُمَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابِيهَقِي، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں چنڈول (ایک خوش آواز چڑیا) کے دو بچے تھے، تو ہم نے وہ دو بچے اٹھائے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چنڈول حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی۔

٤ : أخرجه الحاكم في المستدرک، ٢٦٧/٤، الرقم: ٧٥٩٩، والبيهقي في دلائل النبوة، ٣٢١/١، والهناد في الزهد، ٦٢٠/٢، الرقم: ١٣٣٧، والجزري في النهاية، ١٢١/٤۔

پس آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اس چنڈول کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ تو ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بچے اسے لوٹا دو۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس کی حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵/۱۳۴ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ يَوْمَ قَدْ صَادُوا ظَبِيَّةً فَشَدُّوَهَا إِلَى عَمُودِ الْفُسْطَاطِ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي وَضَعْتُ وَلِي خَشْفَانٍ. فَاسْتَأْذَنَ لِي أَنْ أُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَعُوذُ إِلَيْهِمْ. فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذِهِ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَحْنُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خُلُّوا عَنْهَا حَتَّى تَأْتِي خَشْفِيهَا تُرْضِعُهُمَا وَتَأْتِي إِلَيْكُمْ. قَالُوا: وَمَنْ لَنَا بِذَلِكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنَا. فَأَطْلَقُوهَا فَذَهَبَتْ فَأَرْضَعَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَيْهِمْ فَأَوْثَقُوهَا. فَمَرَّ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ أَصْحَابُ هَذِهِ؟ قَالُوا: هُوَ ذَا نَحْنُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: تَسْبِعُونَهَا؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هِيَ لَكَ. فَخَلُّوا عَنْهَا، فَأَطْلَقُوهَا، فَذَهَبَتْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ

۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۵۸/۶، الرقم: ۵۵۴۷، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۳۷۶، الرقم: ۲۷۴، وابن كثير في شمائل الرسول: ۳۴۷-

ایک گروہ کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ایک ہرنی کو شکار کر کے ایک بانس کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ اس ہرنی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے دو چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں نے حال ہی میں جنا ہے۔ پس آپ ﷺ مجھے ان سے اجازت دلوا دیں کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے کہا: یارسول اللہ، ہم اس کے مالک ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر تمہارے پاس واپس آ جائے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی واپسی کی ہمیں کون ضمانت دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں۔ انہوں نے ہرنی کو چھوڑ دیا پس وہ گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس لوٹ آئی۔ انہوں نے اسے پھر باندھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ دوبارہ ان لوگوں کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ ہم ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس ہرنی کو مجھے فروخت کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آپ ہی کی ہے۔ پس انہوں نے اسے کھول کر آزاد کر دیا اور وہ چلی گئی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٦/١٣٥ . عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّحْرَاءِ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِيهِ: "يَا رَسُولَ اللَّهِ" فَالْتَفَتَ فَلَمْ يَرَ أَحَدًا. ثُمَّ التَفَتَ فَإِذَا ظَبْيَةٌ مُوتَقَةٌ فَقَالَتْ: أُذُنُ مِنِّي، يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَ: حَاجْتُكَ؟ قَالَتْ: إِنَّ لِي خَشْفَيْنِ فِي ذَلِكَ الْجَبَلِ. فَخَلَنِي، حَتَّى أَذْهَبَ، فَأَرَضِعُهُمَا ثُمَّ أَرْجِعْ إِلَيْكَ. قَالَ: وَتَفْعَلِينَ؟ قَالَتْ: عَدَبَنِي اللَّهُ

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٣١/٢٣، الرقم: ٧٦٣، والمنذري

في الترغيب والترهيب، ٣٢١/١، الرقم: ١١٧٦، والهشيمي في مجمع

الزوائد، ٨/٢٩٥۔



عَذَابِ الْعَشَارِ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ. فَأُطْلَقَهَا فَذَهَبَتْ فَأَرَضَعَتْ خَشْفِيهَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَأَوْتَقَهَا. وَانْتَبَهَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ: لَكَ حَاجَةٌ، يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، تُطَلِّقُ هَذِهِ. فَأُطْلَقَهَا، فَخَرَجَتْ تَعْدُو وَهِيَ تَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْمُنْدَرِيُّ.

”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک صحراء میں سے گزر رہے تھے۔ کسی ندادینے والے نے آپ ﷺ کو یارسول اللہ کہہ کر پکارا۔ آپ ﷺ آواز کی طرف متوجہ ہوئے لیکن آپ ﷺ کو سامنے کوئی نظر نہ آیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ غور سے دیکھا تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ، میرے نزدیک تشریف لائیے۔ پس آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے اور اس سے پوچھا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کیا: اس پہاڑ میں میرے دو چھوٹے چھوٹے نومولود بچے ہیں۔ پس آپ مجھے آزاد کر دیجئے کہ میں جا کر انہیں دودھ پلا سکو پھر میں واپس لوٹ آؤں گی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم ایسا ہی کرو گی؟ اس نے عرض کیا: اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے سخت عذاب دے۔ پس آپ ﷺ نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ چلی گئی اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور پھر واپس لوٹ آئی۔ آپ ﷺ نے اسے دوبارہ باندھ دیا۔ پھر اچانک وہ اعرابی (جس نے اس ہرنی کو باندھ رکھا تھا) متوجہ ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس ہرنی کو آزاد کر دو۔ پس اس اعرابی نے اسے فوراً آزاد کر دیا۔ وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی نکلی اور وہ یہ کہتی جا رہی تھی: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

۷/۱۳۶ . عَنْ حَمَزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِالْبَقِيعِ، فَإِذَا الذِّئْبُ مُفْتَرِشًا ذِرَاعِيهِ عَلَى الطَّرِيقِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا أُوَيْسُ يَسْتَفْرِضُ فَأَفْرِضُوا لَهُ. قَالُوا: نَرَى رَأْيَكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: مِنْ كُلِّ سَائِمَةٍ شَاةٌ فِي كُلِّ عَامٍ. قَالُوا: كَثِيرٌ. قَالَ: فَأَشَارَ إِلَى الذِّئْبِ أَنْ خَالَسَهُمْ. فَانْطَلَقَ الذِّئْبُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ عَدِيٍّ: قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي دَاوُدَ: وَلَدَ هَذَا الرَّاعِي يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو مُكَلِّمِ الذِّئْبِ. وَلَهُمْ أَمْوَالٌ وَنَعَمٌ، وَهُمْ مِنْ خَزَاعَةَ. وَأَسْمُ مُكَلِّمِ الذِّئْبِ أَهْبَانُ. قَالَ: وَمُحَمَّدُ بْنُ أَشْعَثَ الْخَزَاعِيُّ مِنْ وَلَدِهِ.

”حضرت حمزہ بن ابی عبید رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار میں سے کسی آدمی کے جنازہ کے لیے جنت البقیع کی طرف تشریف لے گئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچانک دیکھا کہ ایک بھیڑیا اپنے بازو پھیلانے راستے میں بیٹھا ہوا ہے۔ (اسے دیکھ کر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھیڑیا (تم سے اپنا) حصہ مانگ رہا ہے پس اسے اس کا حصہ دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس کے حصہ کے بارے میں) ہم آپ کی رائے جاننا چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر سال ہر چرنے والے جانور کے بدلہ میں ایک بھیڑیہ۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ زیادہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیڑیے کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ ان سے اپنا حصہ چھین

۷: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ۴۰/۶، وابن كثير في البداية والنهاية، ۱۴۶/۶، وفي شمائل الرسول: ۳۴۳، ۳۴۴، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۶۲/۲۔

لیا کرے۔ پس (یہ سننے کے بعد) بھیڑیا چل دیا۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن عدی کہتے ہیں: ”ہمیں ابو بکر بن ابی داؤد نے بتایا کہ اس چرواہے کی اولاد کو ”مکلم الذئب“ (بھیڑیے سے کلام کرنے والا) کی اولاد کہا جاتا تھا۔ ان کے پاس بہت سا مال و اسباب تھا۔ اور ان کا تعلق خزاعہ قبیلہ سے تھا اور بھیڑیے سے کلام کرنے والے شخص کا نام اُھبان تھا۔ اور انہوں نے کہا کہ محمد بن اُشعث خزاعی ان کی اولاد میں سے تھے۔“

۱۳۷/۸. عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللهِ

ﷺ إِذْ أَقْبَلَ بَعِيرٌ يَعْدُو حَتَّى وَقَفَ عَلَى هَامَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: أَيُّهَا الْبَعِيرُ، اسْكُنْ. فَإِنْ تَكُ صَادِقًا فَلَكَ صِدْقُكَ، وَإِنْ تَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْكَ كَذِبُكَ مَعَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ آمَنَ عَائِدُنَا وَلَيْسَ بِخَائِبٍ لَائِدُنَا. فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَقُولُ هَذَا الْبَعِيرُ؟ فَقَالَ: هَذَا بَعِيرٌ قَدْ هَمَّ أَهْلُهُ بِنَحْرِهِ وَأَكَلَ لَحْمَهُ فَهَرَبَ مِنْهُمْ وَاسْتَعَاثَ بِنَبِيِّكُمْ ﷺ. فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ أَصْحَابُهُ يَتَعَادُونَ. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمُ الْبَعِيرُ عَادَ إِلَى هَامَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَلَاذَ بِهَا. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا بَعِيرُنَا هَرَبَ مِنْدُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. فَلَمْ نَلْقَهُ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْكَ. فَقَالَ ﷺ: أَمَا إِنَّهُ يَشْكُو إِلَيَّ، فَبَسَّسْتُ الشَّكَايَةَ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: إِنَّهُ رَبِّي فِي أَمْنِكُمْ أَحْوَالًا، وَكُنْتُمْ تَحْمِلُونَ عَلَيْهِ فِي الصَّيْفِ إِلَى مَوْضِعِ

۸: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ۳/ ۱۴۴، ۱۴۵، الرقم: ۳۴۳۱۔

الْكَلَاءِ. فَإِذَا كَانَ الشِّتَاءُ رَحَلْتُمْ إِلَى مَوْضِعِ الدِّفَاءِ. فَلَمَّا كَبِرَ اسْتَفْحَلْتُمُوهُ، فَرَزَقَكُمُ اللَّهُ مِنْهُ إِبِلًا سَائِمَةً. فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ السَّنَةُ الخَصْبَةُ هَمَمْتُمْ بِنَحْرِهِ، وَأَكَلِ لَحْمِهِ. فَقَالُوا: قَدْ وَاللَّهِ، كَانَ ذَلِكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: مَا هَذَا جَزَاءُ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ مِنْ مَوَالِيهِ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّا لَا نَبِيعُهُ وَلَا نَنْحُرُهُ. فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: كَذَبْتُمْ. قَدْ اسْتَعَاثَ بِكُمْ فَلَمْ تُعِشُوهُ، وَأَنَا أَوْلَى بِالرَّحْمَةِ مِنْكُمْ. فَإِنَّ اللَّهَ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قُلُوبِ الْمُنَافِقِينَ وَأَسْكَنَهَا فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ. فَاشْتَرَاهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنْهُمْ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَقَالَ: يَا أَيُّهَا البُعَيْرُ، انْطَلِقْ فَانْتَ حُرٌّ لِرُوحِهِ اللَّهُ تَعَالَى. فَرَعَى عَلَيَّ هَامَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: آمِينَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ: آمِينَ. ثُمَّ دَعَا الرَّابِعَةَ فَبَكَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يَقُولُ هَذَا البُعَيْرُ؟ قَالَ: قَالَ: جَزَاكَ اللَّهُ، أَيُّهَا النَّبِيُّ، عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْقُرْآنِ خَيْرًا. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: سَكَنَ اللَّهُ رُعْبَ أُمَّتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا سَكَنْتَ رُعْبِي. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: حَقَّنَ اللَّهُ دِمَاءَ أُمَّتِكَ مِنْ أَعْدَائِهَا كَمَا حَقَنْتَ دَمِي. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: لَا جَعَلَ اللَّهُ بَاسَهَا بَيْنَهَا، فَبَكَيْتُ. فَإِنَّ هَذِهِ الحِصَالِ سَأَلْتُ رَبِّي فَأَعْطَانِيهَا وَمَنْعَنِي هَذِهِ، وَأَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّ فَنَاءَ أُمَّتِي بِالسَّيْفِ. جَرَى القَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ كَمَا قَالَ المُنْدَرِيُّ.

”حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک اونٹ بھاگتا ہوا آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے سر انور کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا (جیسے کان میں کوئی بات کہہ رہا ہو)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اونٹ! پرسکون ہو جا۔ اگر تو سچا ہے تو تیرا سچ تجھے فائدہ دے گا اور اگر تو جھوٹا ہے تو تجھے اس جھوٹ کی سزا ملے گی۔ بے شک جو ہماری پناہ میں آ جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے امان دے دیتا ہے اور ہمارے دامن میں پناہ لینے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹ کے مالکوں نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ سو یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا ہے اور اس نے تمہارے نبی کی بارگاہ میں استغاثہ کیا ہے۔ ہم ابھی باہم اسی گفتگو میں مشغول تھے کہ اس اونٹ کے مالک بھاگتے ہوئے آئے۔ جب اونٹ نے ان کو آتے دیکھا تو وہ دوبارہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے قریب ہو گیا اور آپ ﷺ کے پیچھے چھپنے لگا۔ ان مالکوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا یہ اونٹ تین دن سے ہمارے پاس سے بھاگا ہوا ہے اور آج یہ ہمیں آپ کی خدمت میں ملا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے سامنے شکایت کر رہا ہے اور یہ شکایت بہت ہی بری ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہتا ہے کہ یہ تمہاری پاس کئی سال تک پلا بڑھا۔ جب موسم گرما آتا تو تم گھاس اور چارے والے علاقوں کی طرف اس پر سوار ہو کر جاتے اور جب موسم سرما آتا تو اسی پر سوار ہو کر گرم علاقوں کی جانب کوچ کرتے۔ پھر جب اس کی عمر زیادہ ہو گئی تو تم نے اسے اپنی اونٹیوں میں افزائش نسل کے لئے چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے کئی صحت مند اونٹ عطا کئے۔ اب جبکہ یہ اس خستہ حالی کی عمر کو پہنچ گیا ہے تو تم نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھا لینے کا منصوبہ بنا لیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: خدا کی قسم، یا رسول اللہ! یہ بات من و عن اسی طرح ہے جیسے آپ نے بیان فرمائی۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اچھے خدمت

گزار کی اس کے مالکوں کی طرف سے کیا یہی جزا ہوتی ہے؟! انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب ہم نہ اسے پیچیں گے اور نہ ہی اسے ذبح کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ کہتے ہو۔ اس نے پہلے تم سے فریاد کی تھی مگر تم نے اس کی دادرسی نہیں کی اور میں تم سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی ہے اور اسے مومنین کے دلوں میں رکھ دیا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس اونٹ کو ان سے ایک سو درہم میں خرید لیا اور پھر فرمایا: اے اونٹ! جا، تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔ اس اونٹ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے پاس اپنا منہ لے جا کر کوئی آواز نکالی تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے جب چوتھی مرتبہ دعا کی تو آپ ﷺ آبدیدہ ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے پہلی دفعہ کہا: اے نبی مکرم! اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور قرآن کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آپ کی امت سے اسی طرح خوف کو دور فرمائے جس طرح آپ نے مجھ سے خوف کو دور فرمایا ہے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے دعا کی: اللہ تعالیٰ دشمنوں سے آپ کی امت کے خون کو اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح آپ نے میرا خون محفوظ فرمایا ہے۔ اس پر بھی میں نے آمین کہا۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کے درمیان جنگ و جدال پیدا نہ ہونے دے یہ سن کر مجھے رونا آ گیا کیونکہ یہی دعائیں میں نے بھی اپنے رب سے مانگی تھیں تو اس نے پہلی تین تو قبول فرمائیں لیکن اس آخری دعا سے منع فرما دیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے کہ میری یہ امت آپس میں تلوار زنی سے فنا ہوگی۔ جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ چکا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے فرمایا۔

## بَابُ فِي تَعْلِيمَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلتَّبَرُّكِ

﴿حضور ﷺ کی تعلیمات تبرک کا بیان﴾

۱/۱۳۸ . عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ: أَبَشِّرْ فَقَالَ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبَشْرٍ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ أَبِي مُوسَى وَبِلَالٌ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ: رَدَّ الْبُشْرَى فَأَقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا: قَبَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَعَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجَّهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَيَّ وَجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبَشِرَا فَاخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنَّ أَفْضَلًا لِأُمِّكُمْ مَا فَافَضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تھا جبکہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر قیام

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ۱۵۷۳/۴، الرقم: ۴۰۷۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين رضي الله عنهما، ۱۹۴۳/۴، الرقم: ۲۴۹۷، وأبو يعلى في المسند، ۳۰۱/۱۳، الرقم: ۷۳۱۴، والفاكهة في أخبار مكة، ۶۳/۵، الرقم: ۲۸۴۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۹/۳۲ - ۴۱، والعيني في عمدة القاري، ۳۰۶/۱۷، الرقم: ۴۳۲۸ -

پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال ؓ بھی آپ ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے تو بارگاہِ نبوت میں ایک اعرابی آ کر کہنے لگا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ اپنا وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے جو آپ نے مجھ سے کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر مجھے صرف یہی فرما دیتے ہیں۔ پس آپ غصے کی حالت میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت بلال ؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس نے تو بشارت قبول نہیں کی، کیا تم دونوں اسے قبول کرتے ہو؟ دونوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ) ہم نے اسے قبول کیا، پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگایا اس میں اپنے دستِ اقدس اور چہرہ مبارک دھویا اور پھر اس میں کلی فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا: تم دونوں اسے پی لو۔ باقی اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں (جنت کی) بشارت حاصل کرو پس دونوں حضرات نے برتن لے کر حکم کی تعمیل کی۔ تو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے (جو کہ پردے کے اندر سے یہ ساری صورت حال دیکھ رہیں تھیں) انہیں آواز دی کہ اس (بابرکت) پانی میں سے (کچھ حصہ) اپنی ماں کے لیے بھی ضرور چھوڑنا۔ تو ان دونوں صحابہ نے (وہ پانی بچا کر) ان کی خدمت میں بھی بطور تبرک پیش کر دیا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۳۹. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: مَرَّضْتُ مَرَضًا،

۲: أخرجه البخاري في الصحيح كتاب: المرض، باب: عيادة المغمى عليه، ۲/۱۳۹/۵، الرقم: ۵۳۲۷، وفي كتاب: الفرائض، باب: قول الله تعالى: يوصيكم الله في أولادكم للذكر مثل حظ الأنثيين، ۲/۴۷۳/۶، الرقم: ۶۳۴۴، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: يوصيكم الله في أولادكم، ۱/۱۶۶۹/۴، الرقم: ۴۳۰۱، وفي كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما كان النبي ﷺ يسأل مما لم ينزل عليه الوحي، ۶/۲۶۶۶/۶، الرقم: ۶۸۷۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفرائض، باب: ميراث الكلاله، ۳/۱۲۳۴ - ۱۲۳۵، الرقم: ۱۶۱۶، والترمذي في السنن، —



فَاتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّدُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَوَجَدَانِي أَعْمِي عَلِيَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ صَبَّ وَضُوئُهُ عَلَيَّ، فَافْقُتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي، فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بہت زیادہ بیمار پڑ گیا، تو حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر ؓ میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو سے بچا ہوا (متبرک) پانی میرے اوپر چھڑکا تو اس سے مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں تو میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! (مرنے سے قبل) میں اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں؟ یا میں اپنے مال کا فیصلہ کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوگئی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۱۴۰. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لِيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ

..... كتاب: الفرائض عن رسول الله ﷺ، باب: ميراث الأخوات، ۴/۱۷، الرقم: ۲۰۹۷، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: الفرائض، باب: في الكلاله، ۳/۱۱۹، الرقم: ۲۸۸۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۶۹، الرقم: ۶۳۲۲-۶۳۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۰۷، الرقم: ۱۴۳۳۷، وأبو يعلى في المسند، الرقم: ۱۵/۴-۲۰۱۸.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء باب: ما جاء في غسل البول، —

مِنَ الْبُولِ، وَأَمَّا الْآخِرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرِ وَاحِدَةً قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَسَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

..... ۸۸/۱، الرقم: ۲۱۵، وفي كتاب: الجنائز، باب: الجريد على القبر،  
 ۴۵۸/۱، الرقم: ۱۲۹۵، وفي كتاب: الأدب، باب: الغيبة، ۲۲۴۹/۵،  
 الرقم: ۵۷۰۵، وفي باب: النميمة من الكبائر، ۲۲۵۰/۵، الرقم: ۵۷۰۸،  
 ومسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الدليل على نجاسة البول  
 ووجوب الاستبراء منه، ۲۴۰/۱، الرقم: ۲۹۲، والترمذي في السنن،  
 كتاب: الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في التشديد في البول،  
 ۱۰۲/۱، الرقم: ۷۰، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في  
 السنن، كتاب: الطهارة، باب: الاستبراء من البول، ۶/۱، الرقم: ۲۰،  
 والنسائي في السنن، كتاب: الطهارة، باب: التتراه عن البول، ۲۸/۱،  
 الرقم: ۳۱، وفي كتاب: الجنائز، باب: وضع الجريدة على القبر، ۱۰۶/۴،  
 الرقم: ۲۰۶۸-۲۰۶۹، وفي السنن الكبرى، ۶۹/۱، الرقم: ۲۷، وابن  
 ماجه في السنن، كتاب: الطهارة باب: التشديد في البول، ۱۲۵/۱، الرقم:  
 ۲۴۷، ۳۴۹، والدارمي في السنن، ۲۰۵/۱، الرقم: ۷۳۹، وأحمد بن  
 حنبل في المسند، ۲۲۵/۱، الرقم: ۱۹۸۰، ۳۵/۵، الرقم: ۲۰۳۸۹،  
 وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۱۵/۱، الرقم: ۱۳۰۴، وأبو يعلى في  
 المسند، ۴۳/۴، الرقم: ۲۰۵۰، وابن خزيمة في الصحيح، ۳۲/۱، الرقم  
 ۵۵، وعبد الرزاق في المصنف، ۵۸۸/۳، الرقم: ۶۷۵۳-۷۶۵۴، وابن  
 حبان في الصحيح ۳۹۸/۷، الرقم: ۳۱۲۸، والطبري في تهذيب الآثار،  
 ۶۰۰/۲، الرقم: ۸۹۸۔

دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے (قبر کے اندر ان پر گزرنے والے حالات سے باخبر ہو کر) فرمایا: انہیں عذاب ہو رہا ہے اور وہ بھی کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں بلکہ ان میں سے ایک تو پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلیاں بہت کھاتا پھرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی تو ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے..... الحدیث۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۱۴۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًا فَقَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي قَالَ: فَكَانَهُمْ صَعَرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ: ذُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَذَلُّوهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ

۴-۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: كنس المسجد، ۱/۱۷۵-۱۷۶، الرقم: ۴۴۶، ۴۴۸، وفي كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ۱/۴۴۸، الرقم: ۲۱۷۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على القبر، ۲/۶۵۹، الرقم: ۹۵۶، وأبو داود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على القبر، ۳/۲۱۱، الرقم: ۳۲۰۳، وابن ماجه في السنن، كتاب: ما جاء في الجنائز، باب: ما جاء في الصلاة على القبر، ۱/۴۸۹، الرقم: ۱۵۲۷-۱۵۲۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۱/۶۵۱، الرقم: ۲۱۴۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۸۸، الرقم: ۹۰۲۵، وأبو يعلى في المسند، ۱۱/۳۱۴، الرقم: ۶۴۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۷/۳۵۵، الرقم: ۳۰۸۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۴۶-۴۷، الرقم: ۶۸۰۲-۶۸۰۶۔

مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ ﷻ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ.  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے (عورت یا جوان کو کچھ عرصہ) مفقود پایا، تو آپ ﷺ نے اس عورت یا نوجوان کے بارے میں دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو آپ لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں گویا صحابہ کرام نے اس کی موت کو اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ۔ صحابہ کرام نے آپ ﷺ کو اس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ ﷺ نے (خود وہاں تشریف لے جا کر) اس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں ان قبروں والوں کے لیے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی تاریکی قبور میں) روشنی فرمادے گا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۵/۱۴۲. وفي رواية لابن ماجه: قَالَ: فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ.

”اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرا اس نوجوان کا جنازہ پڑھانا اس کے لئے باعث رحمت ہے۔“

۶/۱۴۳. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يستحب أن يغسل

وتراء، ۴۲۳/۱، الرقم: ۱۱۹۶، وفي باب: يجعل الكافور في آخره،

۴۲۴/۱، الرقم: ۱۲۰۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز باب: في —

ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَعْتُنَّ، فَأَذِنِّي فَلَمَّا فَرَعْنَا، أَذْنَاهُ فَالْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: اشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد) انہیں غسل دے رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے تین یا پانچ مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ، مرتبہ غسل دینا، اور کافور کو آخر میں رکھنا۔ اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ ﷺ کو اطلاع کر دی گئی۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: انہیں اس میں لپیٹ دو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷/۱۴۴. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحٍ،

..... غسل المیت، ۶۴۶/۲، الرقم: ۹۳۹، والترمذی فی السنن، کتاب: الجنائز عن رسول اللہ ﷺ، باب: ما جاء فی غسل المیت، ۳/۳۱۵، الرقم: ۹۹۰، وقال أبو عیسی: حدیث أم عطیة حدیث حسن صحیح، والنسائی فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: غسل المیت وترا، ۳۰/۳۳-۳۰، الرقم: ۱۸۸۵-۱۸۹۴، وابن ماجه فی السنن، کتاب: ما جاء فی الجنائز، باب: ما جاء فی غسل المیت، ۱/۴۶۸، الرقم: ۱۴۵۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۸۴، الرقم: ۲۰۸۰۹۔

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المساقاة الشرب، باب: في الشرب، ۲/۸۲۹، الرقم: ۲۲۲۴، وفي باب: من رأى أن صاحب الحوض والقرية أحق بمائة، ۲/۸۳۴، الرقم: ۲۲۳۷، وفي كتاب: المظالم والغصب، باب: إذا أذن له أو أحله ولم يبين كم هو، ۲/۸۶۵، —

فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ:  
يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَوْثَرٍ بِفَضْلِي مِنْكَ  
أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ النَّوَوِيُّ: وَهَذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک نو عمر لڑکا تھا اور عمر رسیدہ حضرات بائیں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ (تبرک) عمر رسیدہ لوگوں کو پہلے دے دوں؟ وہ لڑکا عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بچی ہوئی (متبرک) چیز میں کسی دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دے سکتا۔ پس آپ ﷺ نے وہ پیالہ اسی پہلے عنایت فرمایا۔“  
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

”امام نووی نے فرمایا: وہ نوجوان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔“

..... الرقم: ۲۳۱۹، وفي كتاب: الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب: الهبة المقبوضة وغير المقبوضة والمقسومة وغير المقسومة، ۲/ ۹۲۰، الرقم: ۲۴۶۴، وفي كتاب: الأشربة، باب: هل يستأذن الرجل من عن يمينه في الشرب ليعطي الأكبر، ۵/ ۲۱۳۰، الرقم: ۵۲۹۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: استحباب إدارة الماء واللبن ونحوهما عن يمين المبتدئ، ۳/ ۱۶۰۴، الرقم: ۲۰۳۰، ومالك في الموطأ، ۲/ ۹۲۶، الرقم: ۱۶۵۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۳۳۳، ۳۳۸، الرقم: ۲۲۸۷۵، ۲۲۹۱۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۲/ ۱۵۱، الرقم: ۵۳۳۵، والربيع في المسند، ۱/ ۱۴۹، الرقم: ۳۷۵، والنووي في رياض الصالحين، ۱/ ۱۶۲۔

۸/۱۴۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ، نَاولَ الْحَالِقَ شِقَّةَ الْأَيْمَنِ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاولَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: احْلِقْ فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: أَقْسِمُهُ بَيْنَ النَّاسِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جمرہ پر کنکریاں ماریں اور اپنی قربانی کا فریضہ ادا فرمایا تو (سر مبارک منڈوانے کے لیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرانور کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کر دیا، اس نے (دائیں طرف کے) بال مبارک مونڈے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضي الله عنه کو بلایا اور انہیں وہ بال عطا فرمائے، اس کے بعد حجام کے سامنے (سرانور کی) بائیں جانب کی اور فرمایا: یہ بھی مونڈو، تو اس نے ادھر کے بال مبارک بھی مونڈ دیئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال بھی حضرت ابو طلحہ رضي الله عنه کو عطا فرمائے اور فرمایا: یہ بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔“

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمى ثم ينحر ثم يحلق، ۹/۴۸، الرقم: ۱۳۰۵، والترمذي في السنن، كتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء بأي جانب الرأس يبدأ في الحلق، ۳/۲۵۵، الرقم: ۹۱۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۴۴۹، الرقم: ۴۱۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۱۱، الرقم: ۱۲۱۱۳، وابن حبان في الصحيح، ۹/۱۹۱، الرقم: ۱۷۴۳، وابن خزيمة في الصحيح، ۴/۲۹۹، الرقم: ۲۹۲۸، والحاكم في المستدرک، ۱/۶۴۷، الرقم: ۱۷۴۳، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵/۱۳۴، الرقم: ۹۳۶۳، وابن عساكر في تاريخ مدينه دمشق، ۱۹/۴۱۳، والعسقلاني في فتح الباري، ۱/۲۷۴، الرقم: ۱۶۹۔

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۹/۱۴۶. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى مِنِّي فَاتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنَى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب منیٰ کے مقام پر تشریف لائے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور وہاں کتکریاں ماریں، پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے وہاں قربانی ادا کی اور حجام سے سر موٹونے کے لیے فرمایا اور اسے دائیں جانب کی طرف اشارہ فرمایا (کہ پہلے اس طرف سے موٹو) پھر بائیں جانب اشارہ فرمایا (اور اس طرف سے) موٹونے کا حکم دیا، پھر اپنے موئے مبارک لوگوں کو (تبرکاً) عطا فرمائے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۴۷. وفي رواية: فَقَالَ لِلْحَلَّاقِ: هَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى

۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ۹۴۷/۲، الرقم: ۱۳۰۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰۳/۵، الرقم: ۹۱۸۳، والنووي في رياض الصالحين، ۱۹۸/۱، الرقم: ۱۹۸، وفي شرحه علي صحيح مسلم، ۵۲/۹، والعيني في عمدة القاري، ۶۲/۱۰، الرقم: ۶۲۷۱، ۳۱/۱۵، الرقم: ۵۰۱۳، والوادياشي في تحفة المحتاج، ۱۸۱/۲، الرقم: ۱۱۲۹، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۲۵۸/۲، الرقم: ۱۰۵۵، والزيلعي في نصب الراية، ۷۹/۳، والشوكانفي في نيل الأوطار، ۱۴۸/۵۔

۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ۹۴۷/۲، الرقم: ۱۳۰۵، وأبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: الحلق والتقصير، ۲۰۳/۲، الرقم: ۱۹۸۱، وابن —



الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا فَقَسَمَ شَعْرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سَلِيمٍ: وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ: فَبَدَأَ بِالشَّقِّ الْأَيْمَنِ فَوَزَعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ: بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ: هَاهُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ أَبِي طَلْحَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حَبَّانَ.

”اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے دائیں جانب اشارہ کر کے حجام سے فرمایا: یہاں سے (مونڈو)، پھر جو لوگ آپ ﷺ کے قریب تھے، آپ ﷺ نے ان میں وہ بال مبارک تقسیم کر دیئے، پھر آپ ﷺ نے حجام کو بائیں جانب اشارہ کیا، اس نے اس طرف سے بال مبارک مونڈے تو آپ ﷺ نے وہ مونڈے مبارک حضرت امّ سلیم رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائے۔ اور ابو کریب کی روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے دائیں جانب سے شروع کیا اور لوگوں میں ایک ایک دو دو بال تقسیم فرمائے، پھر بائیں جانب اشارہ کیا اور اس طرف بھی ایسا کیا (یعنی سر منڈایا) پھر دریافت فرمایا: یہاں ابو طلحہ ہیں؟ اور (ان کے حاضر ہونے پر) وہ بال مبارک حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے۔“

..... جان فی الصحيح، ۲۰۶/۴، الرقم: ۱۳۷۱، وأبو يعلى في المسند، ۲۱۰/۵، الرقم: ۲۲۷، ۲۸۲۷، ۲۸۴۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۲۷/۲، الرقم: ۴۰۳۱، وابن عبد البر في التمهيد، ۲۶۷/۷، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۱۳/۱۹، وابن حزم في حجة الوداع، ۱۲۳/۱، ۱۹۴، ۲۰۱، والعسقلاني في الإصابة، ۶۰۸/۲، وفي فتح الباري، ۲۷۴/۱، الرقم: ۱۶۹، ۵۶۶/۳، الرقم: ۱۶۴۳، والعيني في عمدة القاري، ۳۸/۳، ۶۲/۱۰، ۶۷۔

اس حدیث کو امام مسلم، ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۴۸ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبَدَنِ، فَنَحَرَهَا وَالْحَجَامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ: عَنْ رَأْسِهِ فَحَلَقَ شَقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ: احْلِقْ الشَّقَّ الْأَخْرَ فَقَالَ: أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جمرہ عقبہ میں نکتھریاں ماریں، پھر اونٹوں کی طرف گئے اور انہیں نحر کیا، حجام بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے سر کی طرف اشارہ فرمایا اس نے دائیں جانب مونڈ دی، جو لوگ قریب بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ان میں وہ بال مبارک تقسیم کر دیئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دوسری جانب مونڈو اور دریافت فرمایا: ابو طلحہ کہاں ہیں؟ (ان کی آمد پر) آپ ﷺ نے وہ موئے مبارک انہیں عطا فرمائے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۴۹ . عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا وَفَدًّا إِلَى

۱۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ۹۴۷/۲، الرقم: ۱۳۰۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۴۴۵/۲، الرقم: ۴۱۰۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۲۷۴/۱، الرقم: ۱۶۹، والعيني في عمدة القاري، ۳۸/۳، ۶۲/۱۰، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۳۲/۲۔

۱۲-۱۳: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: المساجد، باب: اتخاذ البيع المسجد، ۳۸/۲، الرقم: ۷۰۱، وفي السنن الكبرى، ۲۵۸/۱، الرقم: ۷۸۰، وابن حبان في الصحيح، ۴۰۵/۳، الرقم: ۱۱۲۳، ۴۷۹/۴، الرقم: —

النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ بَارِضُنَا بَيْعَةَ لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَا مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ. فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضَّمَصْ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ لَنَا: اخْرُجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِبَيْعَتِكُمْ وَأَنْضَحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا، قُلْنَا: إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءُ يَنْشَفُ، فَقَالَ: مَدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طَيِّبًا. فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِبَيْعَتِنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيهِ بِالْأَذَانِ قَالَ: وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّبِ عِلْمٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ: دَعْوَةٌ حَقٌّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تَلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”سیدنا حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم وفد کی صورت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کی بیعت کی اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہماری بستی میں ایک گرجا ہے (ہم اب قبول اسلام کے بعد اسے گرا کر اس جگہ مسجد بنانا چاہتے ہیں اجازت ملنے کے بعد) پھر ہم نے آپ ﷺ سے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی برکت کے لئے مانگا۔ آپ ﷺ نے پانی طلب کر کے ہاتھ دھوئے اور کلی فرمائی پھر

..... ۱۶۰۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱/ ۴۲۳، الرقم: ۴۸۷۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۳۲/۸، الرقم: ۸۲۴۱، وابن عبد البر في التمهيد، ۲۲۹/۵، وفي الاستيعاب، ۲/ ۷۷۶، الرقم: ۱۳۰۰، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۵/ ۵۵۲، والنميري في أخبار المدينة، ۱/ ۳۱۷، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۸/ ۱۶۲ - ۱۶۳، الرقم: ۱۷۵ - ۱۷۶، إسناده صحيح، والقزويني في التدوين، ۲/ ۲۸۱ -

ایک ڈول میں پانی ڈال دیا اور حکم فرمایا کہ جاؤ تم اپنی بستی میں پہنچو تو گرے کو گرا دینا اور اس جگہ یہ پانی چھڑک کر مسجد تعمیر کر لو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا شہر دور ہے اور راستے میں بھی سخت گرمی پڑتی ہے پانی خشک ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں مزید پانی ملائے رہنا یہ اس (نئے پانی کی) پاکیزگی (اور برکت) میں بھی اضافہ ہی کرے گا۔ بہر حال ہم وہاں سے چل کر اپنے شہر پہنچے اس گرجے کو مسمار کیا اس جگہ وہ پانی چھڑکا اور مسجد تعمیر کی۔ پھر ہم نے وہاں اذان دی قبیلہ بنی طی میں سے ایک پادری نے جب اذان سنی تو کہنے لگا۔ کہ یہی حق کی صدا ہے پھر وہ ایک جانب بلندی پر چلا گیا اور اس کے بعد ہم نے اسے کبھی (وہاں) نہیں دیکھا۔“

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۳/۱۵۰. وفي رواية: فَخَرَجْنَا فَتَشَاحْنَا عَلَى حَمْلِ الْإِدَاوَةِ أَيُّنَا يَحْمِلُهَا فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَوْبًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا يَوْمًا وَلَيْلَةً.  
رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

”اور ایک روایت میں بیان کیا کہ پھر ہم وہاں سے روانہ ہونے لگے، تو ہم میں سے ہر ایک اس بات کی حرص و تمنا رکھتا تھا کہ وہ مقدس پانی اسے اٹھانے کو مل جائے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہم میں سے ہر ایک کی دن رات میں اسے اٹھانے کے لئے باری مقرر فرمادی۔“ اسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۵۱. عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ سَلْمَى امْرَأَةِ أَبِي رَافِعٍ

۱۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹۲/۹، الرقم: ۹۲۲۱، والهيشمي

في مجمع الزوائد، ۲۷۰/۸۔

قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوْقَ بَيْتِهِ جَالِسًا فَقَالَ: يَا سَلْمَى، أَتَيْتَنِي بِغَسَلٍ فَجِئْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ سَدْرٍ، فَصَفَيْتُهُ لَهُ، ثُمَّ جِئْنَا عَلَى مِرْفَقَةٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ، وَأَنَا أَصْبُ عَلَى رَأْسِهِ، فَغَسَلَهُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى كُلِّ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ فِي الْإِنَاءِ كَأَنَّهُ الدُّرُّ يَلْمَعُ، ثُمَّ جِئْتُهُ بِمَاءٍ، فَغَسَلَهُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غَسَلِهِ قَالَ: يَا سَلْمَى، أَهْرَيْتَنِي مَا فِي الْإِنَاءِ فِي مَوْضِعٍ لَا يَتَخَطَّاهُ أَحَدٌ فَأَخَذْتُ الْإِنَاءَ فَشَرِبْتُ بَعْضَهُ ثُمَّ أَهْرَقْتُ الْبَاقِي عَلَى الْأَرْضِ فَقَالَ لِي: مَاذَا صَنَعْتَ بِمَا فِي الْإِنَاءِ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَسَدْتُ الْأَرْضَ عَلَيْهِ فَشَرِبْتُ بَعْضَهُ ثُمَّ أَهْرَقْتُ الْبَاقِي عَلَى الْأَرْضِ فَقَالَ: اذْهَبِي فَقَدْ حَرَّمَكَ اللَّهُ بِذَلِكَ عَلَى النَّارِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”عبید اللہ بن ابی رافع سلمی زوجہ ابی رافع سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کے اوپر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمی! میرے پاس وضو کے لیے پانی لاؤ۔ پس میں آپ ﷺ کے پاس ایک برتن لائی جس میں بیری کا پانی تھا۔ تو میں نے آپ ﷺ کے لیے اس پانی کو صاف کیا۔ پھر آپ ﷺ گھٹنوں کے بل گدے پر بیٹھ گئے۔ جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا اور میں آپ ﷺ کے سر انور پر پانی بہا رہی تھی، پس آپ ﷺ نے اپنا سر انور دھویا اور میں ہر اس قطرہ کو غور سے دیکھ رہی تھی جو آپ ﷺ کے سر انور سے برتن میں ٹپک رہا تھا اور وہ یوں لگ رہا تھا گویا کہ وہ چمکدار (نایاب) موتی ہو۔ پھر میں آپ ﷺ کے پاس (مزید) پانی لائی اور آپ ﷺ نے سر انور دھویا۔ پس جب آپ ﷺ (سر انور کے) غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمی! جو کچھ اس برتن میں ہے اسے کسی ایسی جگہ پر گرا دو جہاں اس کے اوپر کسی کا پاؤں نہ آئے۔ پس انہوں نے برتن کو پکڑ لیا اور اس

(غسل والے پانی) میں سے کچھ پی لیا اور باقی زمین پر (اک جگہ) گرا دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: جو کچھ برتن میں تھا تم نے اس کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے زمین پر اس پانی کے حوالے سے حسد کیا (یعنی زمین کی قسمت پر رشک کیا) تو اس میں سے کچھ تو میں نے پی لیا ہے اور باقی (پاک) زمین پر گرا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر اس (مقدس پانی) کی وجہ سے آگ حرام کر دی۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔



www.MinhajBooks.com

## بَابُ فِي التَّبَرُّكِ بِيَدِهِ ﷺ وَبِلَمْسِهِ وَبَجَوَارِحِهِ الشَّرِيفَةِ الْآخَرَى

﴿ حضور ﷺ کے دستِ اقدس اور دیگر اعضاءِ مبارکہ سے

### حصولِ تبرک ﴿

۱/۱۵۲ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ، فَلَمْ يَجِدُوهُ،

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: التماس الوضوء إذا  
حانت الصلاة، ۷۴/۱، الرقم: ۱۶۷، وفي كتاب: المناقب، باب:  
علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۱۰/۳، الرقم: ۳۳۸۰، ومسلم في  
الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ، ۱۷۸۳/۴،  
الرقم: ۲۲۷۹، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول  
الله ﷺ، باب: في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله تعالى،  
۵/۵۹۶، الرقم: ۳۶۳۱، وقال أبو عيسى: وحديث أنس حديث حسن  
صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: الطهارة، باب: الوضوء من الإناء،  
۱/۶۰، الرقم: ۷۶، ومالك في الموطأ، ۱/۳۲، الرقم: ۶۲، والشافعي في  
المسند، ۱/۱۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۴۷۷، الرقم: ۶۵۳۹،  
والربيع في المسند، ۱/۶۳، الرقم: ۱۳۱، والبيهقي في السنن الكبرى،  
۱/۱۹۳، الرقم: ۸۷۸، والفريابي في دلائل النبوة، ۱/۵۵، الرقم: ۱۹،  
والعيني في عمدة القاري، ۳/۳۳، ۱۶/۱۱۸، الرقم: ۳۷۵۳، والشوكانى  
في نيل الأوطار، ۱/۲۱، ۲۳-

فَاتِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ تَوَضَّؤُوا مِنْهُ. قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا دست مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو (چشمے کی طرح) پھوٹتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔“  
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٥٣. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَاتِي بِقَدْحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ. قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ. قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَحَزَرْتُ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: الوضوء من التور، ٨٤/١، الرقم: ١٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ، ١٧٨٣/٤، الرقم: ٢٢٧٩، وأبو يعلى في المسند، ٧٤/٦، الرقم: ٣٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٤٨٣/١٤، الرقم: ٦٥٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٠/١، الرقم: ١١٧، وفي الاعتقاد، ٢٧٤/١، والفريابي في دلائل النبوة، ٥٧/١، الرقم: ٢٢، والنووي في رياض الصالحين، ٢٠٦/١، الرقم: ٢٠٦، والعيني في عمدة القاري، ٩٣/٣، الرقم: ٢٠٠۔



مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا برتن منگوا یا تو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں کھلے منہ کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں ذرا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں مبارک انگلیاں ڈالیں۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پھوٹ کر بہ رہا تھا۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنے والوں کا اندازہ کیا تو وہ ستر سے اسی تک تھے۔“  
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۱۵۴. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ؓ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنزَةٌ، قَالَ شُعْبَةُ: وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَقَامَ النَّاسُ، فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ بِدَيْهِ، فَيَمْسَحُونَ بِهَا وَجُوهَهُمْ قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا هِيَ أْبْرُدٌ مِنْ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو جحیفہ ؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز وادی بطحاء کی جانب تشریف لے گئے۔ پس آپ ﷺ نے وضو فرمایا، پھر ظہر کی دو رکعتیں

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ۳/۱۳۰۴، الرقم: ۳۳۶۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: سترة المصلي، ۱/۳۶۰، الرقم: ۵۰۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۰۹، الرقم: ۱۸۷۲۸۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۱۱۵، الرقم: ۲۹۴۔

ادائیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ ﷺ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ حضرت عون نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت جحیفہ ؓ سے یہ بھی روایت کیا کہ اس نیزے کے پیچھے سے عورتیں گزر گئیں اور مرد کھڑے رہے پھر صحابہ کرام اپنے ہاتھوں کو حبیب پروردگار ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے مس کر کے اپنے چہروں پر مل لیتے، میں نے بھی آپ ﷺ کا دست مبارک تھا ما اور اپنے چہرے سے مس کیا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ تھی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/١٥٥. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ؓ يَقُولُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ

٤-٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ، ١/٨٠، الرقم: ١٨٥، وفي كتاب: الصلاة في الثياب، باب: الصلاة في الثوب الأحمَر، ١/١٤٧، الرقم: ٣٦٩، وفي كتاب: الصلاة، باب: سترة الإمام سترة مَنْ حَلَفَهُ، ١/١٨٧، الرقم: ٤٧٣، وفي باب: الصلاة إلى العترة، ١/١٨٨، الرقم: ٤٧٧، وفي باب: السُّتْرَةُ بِمَكَّةَ وَغَيْرَهَا، ١/١٨٨، الرقم: ٤٧٩، وفي كتاب: الأذان، باب: الأذان للمُسَافِرِ، إذا كانوا جماعةً، والإقامة، وكذلك بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ، ١/٢٢٧، الرقم: ٦٠٧، وفي كتاب: المناقب، باب: صِفَةُ النَّبِيِّ ﷺ، ٣/١٣٠، الرقم: ٣٣٧٣، وفي كتاب: اللباس، باب: التَّشْمِيرُ فِي الثِّيَابِ، ٥/٢١٨٢، الرقم: ٥٤٤٩، وفي كتاب: الوضوء، باب: الغسل والوضوء في المخصب والقدح، والخشب والحجارة، ١/٨٣، الرقم: ١٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين رضي الله عنهما، ٤/١٩٤٣، الرقم: ٢٤٩٧، والعيني في عمدة القاري، ٣/٧٥، الرقم: ١٨٧، والشوكاني في نيل الأوطار، ١/٢٤، والعسقلاني في تعليق التعليق، ٢/١٢٨۔

اللَّهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ، فَأْتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوءِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنزَةٌ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدْحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَيَّ وَجُوهَكُمَا وَنُحُورَكُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ لوگ آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اوپر ملنے لگے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ پس اپنے ہاتھوں اور چہرہ اقدس کو اسی میں دھویا اور اسی میں کلی کی پھر اُن دونوں (یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابو عامر اشعری) سے فرمایا: اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر بھی ڈال لو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵/۱۵۶. وَفِي رِوَايَةِ عَنْهُ: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي قُبَّةِ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمِ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَدَرُونَ ذَاكَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصَبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةِ حَمْرَاءَ مُشَمَّرًا، صَلَّى إِلَى الْعَنزَةِ بِالنَّاسِ رَكَعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالذَّوَابَّ، يَمْرُونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنزَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مُخْتَصَرًا.

”اور حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک روایت میں ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استعمال شدہ پانی لیتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استعمال شدہ پانی کی طرف لپکتے دیکھا جسے کچھ مل گیا اُس نے اسے اپنے اوپر مل لیا اور جسے اس میں سے ذرا بھی نہ ملا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی (اور اسے اپنے جسم پر مل لیا)، پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ لے کر گاڑ دیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سُرخ لباس میں جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے ہیں۔“ اسے امام بخاری نے اور مسلم نے بھی مختصراً بیان کیا ہے۔

٦/١٥٧. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنِّي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَأْنَاءِ، وَهُوَ بِالرُّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ،

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٩/٣-١٣١٠، الرقم: ٣٣٧٩-٥٣١٦، ٣٣٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ٤/١٧٨٣، الرقم: ٢٢٧٩، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: (٦)، ٥/٥٩٦، الرقم: ٣٦٣١، ومالك في الموطأ، ١/٣٢، الرقم: ٦٢، والشافعي في المسند، ١/١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٢، الرقم: ١٢٣٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٩٣، الرقم: ٨٧٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٤-

فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ فِتَادَةٌ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ. وَفِي رَوَايَةٍ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ ﷺ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ) تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی سب کے لئے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷/۱۵۸. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَطَشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ، فَتَوَضَّأَ، فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ،

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۱۰/۳، الرقم: ۳۳۸۳، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الحديبية، ۱۵۲۶/۴، الرقم: ۳۹۲۱-۳۹۲۳، وفي كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماء المبارك، ۲۱۳۵/۵، الرقم: ۵۳۱۶، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ : (۱۸)، ۱۸۳۱/۴، الرقم: ۴۵۶۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۲۹/۳، الرقم: ۱۴۵۶۲، وابن خزيمة في الصحيح، ۶۵/۱، الرقم: ۱۲۵، وابن حبان في الصحيح، ۴۸۰/۱۴، الرقم: ۶۵۴۲، والدارمي في السنن، ۲۱/۱، الرقم: ۲۷، وأبو يعلى في المسند، ۸۲/۴، الرقم: ۲۱۰۷، والبيهقي في الاعتقاد، ۱/۲۷۲، وابن الجعد في المسند، ۲۹/۱، الرقم: ۸۲۔

فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يُثَوِّرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَّانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دست مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے پانی پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۸/۱۵۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۰، الرقم: ۳۳۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۱۶، الرقم: ۱۳۲۸۹، وأبو يعلى في المسند، ۵/۱۴۷، الرقم: ۲۷۵۹، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۱۷۹، والفريابي في دلائل النبوة، ۱/۷۶، الرقم: ۴۱، والعيني في عمدة القاري، ۳/۳۴، ۱۶/۱۱۹، الرقم: ۴۷۵۳، وابن حزم في الأحكام، ۲/۲۰۰۔

بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَانْطَلَقُوا يَسِيرُونَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّؤْنَ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرٍ، فَآخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ: قُومُوا، فَتَوَضَّؤُوا، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتَّى بَلَّغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوُضُوءِ وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ نَحْوَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی سفر کے لیے نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ صحابہ کرام ﷺ بھی تھے۔ وہ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو گیا، لیکن وضو کے لیے پانی نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک شخص گیا اور پیالے میں تھوڑا سا پانی لے آیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے لے کر وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار انگلیاں پیالے کے اوپر رکھتے ہوئے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور وضو کرو۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ تمام لوگ وضو کر چکے اور وہ ستر یا اس کے لگ بھگ افراد تھے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۹/۱۶۰. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةَ، فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ، يَتَوَضَّأُ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بِمُخَضَّبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ، فَصَغَرَ الْمُخَضَّبُ أَنْ يَسْطُ

۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۰، الرقم: ۳۳۸۲، وفي كتاب: الوضوء، باب: الغسل والوضوء في المخضب والقدر والخشب والحجارة، ۱/۸۳، الرقم: ۱۹۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۶، الرقم: ۳۱۷۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۰۶، ۱۷۵، الرقم: ۱۲۰۵۱، ۱۲۸۱۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۴۸۳، الرقم: ۶۵۴۵، والبيهقي في السنن الكبرى، —

فِيهِ كَفَّهُ، فَصَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: ثَمَانُونَ رَجُلًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو گیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے نزدیک تھے وہ وضو کرنے چلے گئے اور کتنے ہی افراد باقی رہ گئے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پانی میں ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے باعث ہاتھ کھلتا نہ تھا تو انگلیوں کو ملا کر برتن میں ڈالا گیا اور سارے ہی حاضرین کو وضو کروا دیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا، وہ کتنے افراد تھے؟ (حضرت انسؓ نے) فرمایا کہ وہ اسی آدمی تھے۔“ اس حدیث کو امام بخاری، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

..... ۳۰/۱، الرقم: ۱۱۵، وابن المنذر في الأوسط، ۳۶۰/۱، الرقم: ۳۲۸،  
۱۱۷/۲، الرقم: ۶۴۴، والفريابي في دلائل النبوة، ۵۸/۱، الرقم: ۲۴،  
والنوعوي في رياض الصالحين، ۲۰۶/۱، الرقم: ۲۰۶، والعيني في عمدة  
القاري، ۱۱۹/۱۶، الرقم: ۵۷۵۳، والقاضي عياض في مشارق الأنوار،  
۲۴۳/۱۔

۱۰: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: المغازی، باب: قتل أبي رافع  
عبدالله بن أبي الحقيق، ۱۴۸۲/۴، الرقم: ۳۸۱۳، والبيهقي في السنن  
الكبرى، ۸۰/۹، والأصبهانی في دلائل النبوة، ۱۲۵/۱، وابن عبد البر في  
الاستيعاب، ۹۴۶/۳، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۵۶/۲، وابن  
كثير في البداية والنهاية: ۱۳۹/۴، وابن تيمية في الصارم المسلول،  
۲۹۴/۲۔



إِلَى أَبِي رَافِعِ الْيَهُودِيِّ رَجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَتِيكَ ﷺ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَيُعِينُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ ..... (قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكَ ﷺ فِي قِصَّةِ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ) فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ: فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بِأَبَا بَابًا، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أَرَى أَنِّي قَدْ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقَمَّرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ..... فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: ابْسُطْ رِجْلَكَ. فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَكَانَهَا لَمْ أَشْتِكْهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ابو رافع یہودی کی (سرکوبی کے لئے اس) طرف چند انصاری مردوں کو بھیجا اور حضرت عبداللہ بن عتیک ﷺ کو ان پر امیر مقرر کیا۔ ابو رافع آپ ﷺ کو تکلیف پہنچاتا تھا اور آپ ﷺ کے (دین کے) خلاف (کفار کی) مدد کرتا تھا اور سرزمین حجاز میں اپنے قلعہ میں رہتا تھا..... (حضرت عبداللہ بن عتیک ﷺ نے ابو رافع یہودی کے قتل کی کارروائی بیان کرتے ہوئے فرمایا:) مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ پھر میں نے ایک ایک کر کے تمام دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ زمین پر آ رہا۔ چاندنی رات تھی میں گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی تو میں نے اسے عمامہ سے باندھ دیا..... پھر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پاؤں آگے کرو۔ میں نے پاؤں پھیلا دیا۔ آپ ﷺ نے اس پر دستِ کرم پھیرا تو (ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ گئی اور) پھر کبھی درد تک نہ ہوا۔“

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١١/١٦٢. عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَدْعُوهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ: فَأَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ: أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ: قُومُوا! فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ: فَمَسَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَدَعَا فِيهَا بِالْبُرْكَ ثُمَّ قَالَ: أَدْخِلْ نَفْرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشْرَةَ وَقَالَ: كُلُوا وَأَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، فَخَرَجُوا فَقَالَ: أَدْخِلْ عَشْرَةَ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشْرَةَ وَيُخْرِجُ عَشْرَةَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو بلاؤں، درآں حالیکہ انہوں نے کھانا تیار کر رکھا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گیا اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے جب میری جانب دیکھا تو مجھے شرم آئی، میں نے عرض

۱۱-۱۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: جواز استبعاہ

غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك ويتحققه تحققًا تامًا، ۳/۱۶۱۲، الرقم:

۲۰۴۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۳، الرقم: ۳۱۷۰۷، وأحمد

بن حنبل في المسند، ۳/۲۱۸، الرقم: ۱۳۳۰۷، وأبو يعلى في المسند،

۷/۱۷۰، الرقم: ۴۱۴۵، ۴۳۳۱، والفريابي في دلائل النبوة، ۱/۴۱،

الرقم: ۱۰، والنووي في رياض الصالحين، ۱/۱۵۱، الرقم: ۱۵۱۔

کیا: حضرت ابو طلحہ کی دعوت قبول کیجئے، آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اٹھو چلو، حضرت ابو طلحہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو آپ کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھوا اور اس پر برکت کی دعا کی، پھر فرمایا میرے صحابہ میں سے دس افراد کو بلاؤ، اور ان سے فرمایا: کھاؤ، اور اپنی انگلیوں کے درمیان سے کچھ نکالا، سو انہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے، پھر وہ چلے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: دس اور آدمیوں کو بلاؤ، پھر انہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے اور چلے گئے، پھر اسی طرح دس دس آتے اور جاتے رہے، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا اور سب نے کھالیا اور سیر ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے کھانا منگوا یا تو وہ اتنا ہی باقی تھا جتنا ان کے کھانے کے وقت تھا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۶۳/۱۲ . وفي رواية عنه: قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ، فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالتَّبَرُّكِ قَالَ: فَعَادَ كَمَا كَانَ. فَقَالَ: دُونَكُمْ هَذَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک ؓ ہی مروی ہے کہ مجھے حضرت ابو طلحہ ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں (انہیں دعوت کے لئے بلانے) بھیجا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے بعد جو کھانا بچا آپ ﷺ نے اس کو جمع فرمایا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی، وہ کھانا پھر پہلے جتنا ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا لویہ کھانا لے لو۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٦٤ . وفي رواية عنه: قَالَ: أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ رضي الله عنه أُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَسَمَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ، فَآذَنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا فَقَالَ: كُلُوا وَسَمُوا اللَّهَ، فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِشَمَانَيْنِ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوا سُورًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک رضي الله عنه ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضي الله عنه نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے یہ کہا کہ تم خصوصی طور پر خود ہی حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے کھانا تیار کرو، پھر مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف بھیجا، اس کے بعد وہی بیان ہے، اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (کھانے پر) اپنا دستِ اقدس رکھا اور بسم اللہ پڑھی، پھر فرمایا: دس آدمیوں کو بلاؤ دو، انہوں نے دس آدمیوں کو بلایا، وہ آئے آپ ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ سو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی (۸۰) آدمیوں نے کھایا، اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ اور گھروالوں نے کھایا اور (پھر بھی) کھانا باقی بچ گیا۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٤/١٦٥ . عَنْ أَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبٍ رضي الله عنه قَالَ: مَسَحَ رَسُولُ

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب:

(٦)، ٥٩٤/٥، الرقم: ٣٦٢٩، والطبراني المعجم الكبير، ٢٧/١٧، الرقم:

٤٥، ٢١/١٨، الرقم: ٣٥، والشيباني في الأحاد والمثاني، ١٩٩/٤،

الرقم: ٢١٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤١٢/٩ -

اللَّهُ ﷺ يَدُهُ عَلَيَّ وَجِهِي وَدَعَا لِي، قَالَ عَزْرَةُ: إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شَعْرَاتٌ بَيْضٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّبْرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو زید اخطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی، عزرہ (راوی) کہتے ہیں کہ ابو زید ایک سو بیس سال زندہ رہے اور (دستِ رسول ﷺ کی برکت سے) ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے

فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵/۱۶۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِرَاحٌ، بَيْنَا

يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بَعُودٌ فَقَالَ: أَصْبِرْنِي فَقَالَ:

اصْطَبِرْ قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ

قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يَقْبَلُ كَشْحَهُ قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ.

۱۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في قبلة الجسد،

الرقم: ۳۵۶/۴، الرقم: ۵۲۲۴، والحاكم في المستدرک، ۳/۳۲۷، الرقم:

۵۲۶۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۱۰۲، الرقم: ۱۳۳۶، ۸/۴۹،

الرقم: ۱۵۸۰۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱/۲۰۵-۲۰۶، الرقم:

۵۵۷-۵۵۶، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۴/۲۷۶، الرقم:

۱۴۷۱، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۹/۷۶، والزيلعي في نصب

الرایة، ۴/۲۵۹، والزرعي في حاشية ابن القيم، ۱۲/۱۷۵۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحٌ

الإِسْنَادِ.

”عبدالرحمن بن ابولیلی، حضرت اسید بن خضیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ لوگوں سے ہنسی مزاح کی بات چیت کر کے انہیں ہنسا رہے تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی کمر میں لکڑی سے کچوکا لگایا تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے بدلہ دیجئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کے بدن پر قمیض ہے جبکہ میرے بدن پر قمیض نہیں تھی حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی قمیض اوپر اٹھالی تو وہ شخص آپ ﷺ کے قریب ہوا اور آپ ﷺ کے پسلیوں (اور شکم) مبارک کو چومنے لگا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا یہی (حصول برکت کا) ارادہ تھا۔ (کہ میں آپ کے جسم اقدس سے مس ہونے کی سعادت حاصل کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ سے نجات پا جاؤں)۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد، حاکم، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٦٧/١٦٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

١٦-١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٦١/٤، الرقم: ١٧٥١٣،  
والدارمي في السنن، ٣٦٦/١، الرقم: ١٣٦٧، وابن خزيمة في الصحيح،  
٦٧/٣، الرقم: ١٦٣٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣١٧/٨، الرقم:  
٣١٥٤، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢٢١/٣، الرقم: ١٢٠١، وابن  
عبد البر في الاستيعاب، ١٥٧١/٤، الرقم: ٢٧٥٥، والعسقلاني في فتح  
الباري، ٥٧٣/٦، والعيني في عمدة القاري، ١٠٠/٤، ١٠٨/١٦،  
والشوكانی في نيل الأوطار، ٣٥٤/٢-٣٥٥.

صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: ثُمَّ نَارَ النَّاسِ يَأْخُذُونَ بِيَدِهِ يَمَسُّحُونَ بِهَا وَجُوهَهُمْ قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِي فَوَجَدْتُهَا أَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبَ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ خَرَّابٍ فِي الْكَبِيرِ.

”حضرت جابر بن یزید بن اسود سوانی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ پھر آگے روایت بیان کی ہے، کہتے ہیں: (نماز سے فرغت کے بعد) پھر لوگ جوش و خروش سے آپ ﷺ کے دست مبارک کو تھامتے اور اسے اپنے چروں پر پھیرتے۔ کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کا دست اقدس پکڑا اور اسے اپنے چہرے پر پھیرا میں نے آپ ﷺ کے دست مبارک کو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار پایا۔“

اس حدیث کو امام احمد، دارمی اور بخاری نے تاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔

۱۷/۱۶۸. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: قَبِلْتُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ. رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ.

”اور ایک روایت میں ہے کہتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا دست اقدس چوما تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔“

اسے امام ابن قانع نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۱۶۹. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: أَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَوَضَعْتُهَا عَلَى صَدْرِي، فَمَا وَجَدْتُ كَهَا أَبْرَدَ وَلَا أَطْيَبَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَهَا أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

”اور ایک روایت میں (ان الفاظ کے ساتھ ہے) راوی کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کے دست مبارک کو پکڑا اور اسے اپنے سینے پر رکھا۔ میں نے آپ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ ٹھنڈی اور آپ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ خوشبودار ہتھیلی کہیں نہیں پائی۔ یہ برف سے زیادہ ٹھنڈی اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھی۔“

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

١٩/١٧٠ . عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنِ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُونٌ وَإِنَّهُ يَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَيُحَبِّتُ عَلَيْنَا. فَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدْرَهُ وَدَعَا فَشَعَّ نَعْتَةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ فَسَمِعِي .  
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے اس بیٹے کو جن چٹا ہوا ہے۔ اور وہ اسے ہمارے دوپہر اور شام کے کھانے کے وقت پکڑ لیتا ہے، اور ہمیں اپنی خباث سے تنگ کرتا ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے سینے پر اپنا دست اقدس پھیرا اور دعا کی تو اس بچے نے تے کی تو (دست اقدس کی برکت سے) وہ جن اس کے پیٹ سے سیاہ پلے کی طرح دوڑتا ہوا نکل گیا۔“

اس حدیث کو امام دارمی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٩: أخرجه الدارمي في السنن، ٢٤/١، الرقم: ١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٤/١، ٢٦٨، الرقم: ٢٢٨٨، ٢٤١٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٥٧/١٢، الرقم: ١٢٤٦٠۔



۲۰/۱۷۱. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِبَلَاءٍ فَطَلَبَ بِلَالُ الْمَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ، مَا وَجَدْتُ الْمَاءَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَهَلْ مِنْ شَيْءٍ. فَاتَاهُ بِشَنْ فَبَسَطَ كَفَّيْهِ فِيهِ فَابْتَعَتْ تَحْتَ يَدَيْهِ عَيْنٌ. قَالَ: فَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ ﷺ يَشْرَبُ وَغَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا (اور پانی لانے کا حکم دیا جبکہ ہر طرف قحط سالی تھی) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ پانی کی تلاش میں نکلے (اور کہیں سے پانی نہ پا کر) واپس حاضر ہوئے اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) خدا کی قسم! مجھے کہیں سے بھی پانی نہیں ملا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی مشکیزہ ہے؟ (جس میں تھوڑا سا پانی ہی ہو) حضرت بلال آپ ﷺ کی خدمت میں (کہیں سے) مشکیزہ لے کر حاضر ہو گئے، آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں مبارک اس میں کھول دیں تو آپ ﷺ کے ہاتھوں تلے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس سے پانی پینے لگے اور دوسرے لوگ اس سے وضو کرنے لگے۔“ اس حدیث کو امام دارمی نے روایت ہے۔

۲۱/۱۷۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْنَا أَوْ سَافَرْنَا

۲۰: أخرجه الدارمي في السنن، ۲۶/۱، الرقم: ۲۵۔

۲۱: أخرجه الدارمي في السنن، ۲۷/۱، الرقم: ۲۶، وأحمد بن حنبل في

المسند، ۲۹۲/۳، ۳۵۷، الرقم: ۱۴۱۴۷، ۱۴۹۰۳، وابن خزيمة في

الصحيح، ۵۶/۱، الرقم: ۱۰۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۱۶/۶،

الرقم: ۳۱۷۲۳، والحنبلي في تنقيح تحقيق أحاديث التعليق، ۱/۱۰۶، —

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بَضْعَةَ عَشَرَ وَمِائَتَانِ فَحَضَرَتْ  
الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَلْ فِي الْقَوْمِ مِنْ طَهُورٍ. فَجَاءَ رَجُلٌ  
يَسْعَى بِإِدَاوَةٍ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ مَاءٌ غَيْرُهُ فَصَبَّهُ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ فِي قَدَحٍ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَرَكَ الْقَدَحَ  
فَرَكِبَ النَّاسُ ذَلِكَ الْقَدَحَ وَقَالُوا: تَمَسَّحُوا تَمَسَّحُوا. فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: عَلَى رِسْلِكُمْ، حِينَ سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ ذَلِكَ. فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ كَفَّهُ فِي الْمَاءِ وَالْقَدَحِ وَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ. ثُمَّ قَالَ: أَسِغُوا الطُّهُورَ.  
فَوَالَّذِي هُوَ ابْتِلَانِي بِبَصْرِي لَقَدْ رَأَيْتُ الْعُيُونَ عِيُونَ الْمَاءِ تَخْرُجُ مِنْ  
بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَلَمْ يَرَفْعْهَا حَتَّى تَوْضَّؤُوا أَجْمَعُونَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے  
حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں کوئی غزوہ یا سفر کیا اور ہم اس وقت دوسو سے بھی زیادہ  
افراد تھے، نماز کا وقت ہو گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا (تم) لوگوں میں سے  
کسی کے پاس وضو کے لئے پانی کا انتظام ہے؟ تو ایک شخص چڑے کا چھوٹا سا برتن لے  
کر دوڑتا ہوا حاضر ہوا جس میں تھوڑا سا پانی تھا، لوگوں کے پاس اس کے علاوہ اور پانی  
بالکل نہیں تھا، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ پانی ایک پیالے میں اٹھایا، پھر اس سے اچھی  
طرح وضو فرمایا، پھر آپ ﷺ وہاں سے ہٹ گئے اور پیالہ وہیں چھوڑ دیا، لوگ اس  
پیالے پر ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے: اس پیالے کو (ہی برکت کی خاطر) چھولو، اس پیالے

..... والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٦٨، الرقم: ٣٢، والعسقلاني في فتح

الباري، ٦/٥٨٦، الرقم: ٣٣٧٩۔

کو ہی مس کر لو۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب انہیں یہ کہتے ہوئے سنا تو فرمایا: اپنی اپنی جگہ ٹھہر جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس پانی کے پیالے میں رکھ دیا اور فرمایا: ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پھر حکم دیا کہ تم سارے اچھی طرح وضو کر لو۔“ (راوی بیان کرتے ہیں) اس ذات کی قسم جس نے مجھے میری بصارت کے ساتھ آزمایا! بے شک میں نے پانی کے چشموں کو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے (اُبل کر اہل کر) نکلتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس اس پیالے سے اس وقت تک نہ ہٹایا جب تک وہ سارے لوگ وضو نہ کر چکے۔“

اس حدیث کو امام دارمی، احمد، ابن خزیمہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۱۷۳ . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَكَأ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَطَشَ فَدَعَا بَعْضُ فَصَبَّ فِيهِ مَاءٌ وَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فِيهِ. قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يُنْبَعُ عُيُونًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ يَسْتَقُونَ حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ كُلُّهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالتَّبْرَانِيُّ.

۲۲: أخرجه الدارمي في السنن، ۲۷/۱، الرقم: ۲۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۳، الرقم: ۱۴۷۳۸، وأبو يعلى في المسند، ۴/۸۲، الرقم: ۲۱۰۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۶۰/۷، الرقم: ۶۸۴۸، ۶۹۵۴، وفي المعجم الصغير، ۱۴۶/۲، الرقم: ۹۳۸، وفي المعجم الكبير، ۷۶/۷، الرقم: ۶۴۲۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۶/۲۹۳، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۳/۶۸، الرقم: ۱۰۲۹، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ۴/۲۹۳، ۶۷۷، والأصبهاني في تاريخ أصبهان، ۲/۲۲۶۔

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے ایک بڑا پیالہ منگوا دیا، اس میں پانی ڈالا گیا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس اس پیالے میں رکھ دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پس میں دیکھ رہا تھا کہ وہ پانی حضور نبی اکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے چشمہ کی طرح ابل ابل کر نکل رہا تھا اور صحابہ ﷺ اس سے خوب سیراب ہوتے رہے یہاں تک کہ تمام کے تمام لوگ اس سے سیراب ہو گئے۔“

اس حدیث کو امام دارمی، احمد، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٣/١٧٤ . عَنْ أَبِي زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اذْنُ مِنِّي قَالَ: فَمَسَحَ بِبَيْدِهِ عَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، جَمَلُهُ وَاَدَمُ جَمَالُهُ. قَالَ: فَلَقَدْ بَلَغَ بَضْعًا وَمِئَةَ سَنَةٍ، وَمَا فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَيَاضٌ اِلَّا نَبْدٌ يَسِيرٌ وَلَقَدْ كَانَ مُنْبَسِطَ الْوَجْهِ وَلَمْ يَنْقَبِضْ وَجْهَهُ حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

”حضرت ابو زید انصاری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ۔ پھر میرے سر اور داڑھی پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی: الہی! اسے زینت بخش اور اس کے حسن و جمال کو دوام عطا فرما۔ (راوی کہتے ہیں کہ) انہوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی لیکن ان کے سر اور داڑھی کے چند ہی بال سفید ہوئے تھے۔ ان کا چہرہ صاف اور روشن رہا اور تادم آخر ایک ذرہ بھر شکن بھی چہرہ پر نمودار

٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٧٧/٥، الرقم: ٢١٠١٣، والعسقلاني في الإصابة، ٥٩٩/٤، الرقم: ٥٧٦٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٥٤٢/٢١، الرقم: ٤٣٢٦۔

نہ ہوئی۔“ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۱۷۵. عَنْ ذِيَالِ بْنِ عُيَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ بْنَ حَازِمٍ قَالَ: أَتَى أَبِي النَّبِيِّ ﷺ وَحَنْظَلَةُ مَعَهُ غُلَامٌ ..... قَالَ أَتَى حَنْظَلَةَ: فَدَنَا بِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي بَنِينَ ذَوِي لَحَى وَذَوْنَ ذَلِكَ وَإِنَّ ذَا أَصْغَرَهُمْ فَادْعُ اللَّهَ لَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ أَوْ بُورِكَ فِيهِ. قَالَ ذِيَالٌ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ حَنْظَلَةَ يُؤْتِي بِالْإِنْسَانَ الْوَارِمِ وَجْهَهُ أَوْ الْبُهَيْمَةَ الْوَارِمَةَ الضَّرْعُ، فَيَنْفُلُ عَلَى يَدَيْهِ وَيَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ، وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَقُولُ: عَلَى مَوْضِعِ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَيَمْسَحُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ ذِيَالٌ: فَيَذْهَبُ الْوَرَمُ.

رواه أحمد وأحمد والبخاري في الكبير والطبراني، وقال الهيثمي: رجاله ثقات.  
”حضرت ذیال بن عبید بن حنظلہ ؓ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت حنظلہ بن حذیم ؓ کو کہتے ہوئے سنا: میرے والد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور حنظلہ

۲۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶۷/۵، الرقم: ۲۰۶۸۴، والبخاري في التاريخ الكبير، ۳۷/۳، الرقم: ۱۵۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۹۱/۳، الرقم: ۲۸۹۶، وفي المعجم الكبير، ۶/۴، ۱۳، الرقم: ۳۴۷۷، ۳۵۰۱، وابن قانع في معجم الصحابة، ۲۰۳/۱، الرقم: ۲۳۲، وأبو يعلى في المفاريد، ۱۰۹/۱، الرقم: ۱۱۰، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ۳۵۵/۳، والعسقلاني في الإصابة، ۱۳۳/۲، الرقم: ۱۸۵۷، والمزي في تهذيب الكمال، ۴۳۴/۷، الرقم: ۱۵۵۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۱۱/۴، ۴۰۸/۹۔

اس وقت بچے تھے اور ان کے ساتھ تھے حضرت حظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پس میرے والد نے مجھے آپ ﷺ کے قریب کیا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے کچھ بیٹے بالغ ہیں اور کچھ ابھی نابالغ ہیں اور یہ ان میں سب سے چھوٹا ہے۔ آپ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں۔ پس آپ ﷺ نے اس کے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت فرمائے یا آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں برکت ہو۔ راوی حضرت ذیال کہتے ہیں: میں نے حضرت حظلہ کو دیکھا کہ کسی ایسے شخص کو ان کے پاس لایا جاتا جس کے چہرے پر سوجن ہوتی یا سوجے ہوئے تھن والا کوئی جانور لایا جاتا۔ وہ اپنے ہاتھوں پر تھوکتے اور پھر بسم اللہ پڑھ کر اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ دیتے اور (یہ الفاظ): کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے دستِ اقدس مس کیا تھا کہتے۔ اور پھر اس (شخص کی متاثرہ جگہ) پر اپنا ہاتھ پھیرتے۔ حضرت ذیال نے بیان کیا کہ (اس جگہ کی برکت سے) اس کی سوجن فوراً دور ہو جاتی۔“

اس حدیث کو احمد اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٥/١٧٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، وَلَيْسَ فِي الْعَسْكَرِ مَاءٌ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَيْسَ فِي الْعَسْكَرِ مَاءٌ. قَالَ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاتِنِي بِهِ. قَالَ: فَأَتَاهُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَلِيلٍ. قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعُهُ فِي فَمِ الْإِنَاءِ وَفَتَحَ أَصَابِعَهُ. قَالَ: فَانْفَجَرَتْ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ عُيُونٌ،

٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٥١/١، ٣٢٤، الرقم: ٢٢٦٨،

٢٩٩١، والفريابي في دلائل النبوة، ٧٥/١، الرقم: ٤٠۔

وَأَمَرَ بِلَالًا ﷺ فَقَالَ: نَادِ فِي النَّاسِ الْوُضُوءَ الْمُبَارَكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک غزوہ کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت بیدار ہوئے تو لشکر میں پانی نہ تھا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! لشکر میں پانی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس تھوڑا سا پانی ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پانی لے آؤ۔ وہ صحابی آئے تو ان کے پاس ایک برتن تھا جس میں بہت تھوڑا پانی تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی مبارک انگلیاں اس برتن میں ڈالیں اور پھر انگلیوں کو پھیلا دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے چشمے پھوٹ پڑے۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کے درمیان اعلان کر دو کہ (آؤ اور) مبارک پانی سے وضو کر لو۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۱۷۷. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ أُرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا غُلَامُ، هَلْ مِنْ لَبَنِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَلَكِنِّي مُؤْتَمِنٌ قَالَ: فَهَلْ مِنْ شَاةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا

۲۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۷۹/۱، الرقم: ۳۵۹۸-۳۵۹۹، وأبو يعلى في المسند، ۴۰۲/۸، الرقم: ۴۹۸۵، وابن حبان في الصحيح، ۴۳۲/۱۴، الرقم: ۶۵۰۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۷۹/۹، الرقم: ۸۴۵۶، والبيهقي الاعتقاد، ۲۸۴/۱، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۹۸۷/۳، الرقم: ۱۶۵۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۷۰/۳۳، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۴۶۵/۱، ومحب الدين الطبري، ۴۶۴/۱، الرقم: ۳۸۵، وأبو المحاسن في معاصر المختصر، ۳۶۶/۱۔

الْفَحْلُ فَأَتَيْتُهُ بِشَاةٍ فَمَسَحَ ضَرْعَهَا فَنَزَلَ لَبَنٌ فَحَلَبَهُ فِي إِنَاءٍ فَشَرِبَ  
وَسَقَى أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: أَقْلِصْ فَقَلَصَ قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ هَذَا  
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَّمَنِي مِنْ هَذَا الْقَوْلِ قَالَ: فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ:  
يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِنَّكَ غُلِيمٌ مُعَلَّمٌ.

وفي رواية: قَالَ: فَلَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِيهِ سَبْعِينَ سُورَةً مَا نَازَعَنِي  
فِيهَا بَشَرٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حَبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں عقبہ  
بن معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ (ایک دن) میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ اور  
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے۔ انہوں نے کہا: اے لڑکے کیا دودھ ہے؟ کہتے ہیں۔  
میں نے کہا: ہاں ہے۔ لیکن یہ میرے پاس امانت ہے۔ انہوں نے کہا: کیا تمہارے پاس  
کوئی ایسی بکری ہے جس کے پاس اس کا زرنہ گیا ہو؟ پس میں ان کے پاس ایک (ایسی  
ہی) بکری لایا۔ آپ ﷺ نے اس کے تھن پر اپنا دست اقدس پھیرا تو اس میں دودھ اتر  
آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو ایک برتن میں دوبا اور وہ دودھ خود بھی نوش فرمایا اور حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی پلایا پھر تھن کو حکم دیا: سکڑ جانا۔ پس وہ سکڑ گیا۔ راوی کہتے ہیں:  
میں اس کے بعد آپ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس قول کی تعلیم دیں۔  
کہتے ہیں: آپ ﷺ نے میرے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم  
فرمائے تم ایک سمجھدار لڑکے ہو۔“

”اور ایک روایت میں ہے انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ  
کے دہن مبارک سے ستر سورتیں لیں اور اس چیز میں کوئی فرد بشر میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔“  
اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلیٰ، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔



۲۷/۱۷۸. عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا مِنْ قَيْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَنَا بَكْرَةٌ صَعْبَةٌ لَا يَقْدَرُ عَلَيْهَا قَالَ: فَدَنَا مِنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسَحَ ضَرْعَهَا فَحَفَلَ فَاحْتَلَبَ قَالَ: وَلَمَّا مَاتَ أَبِي جَاءَ وَقَدْ شَدَّدْتُهُ فِي كَفْنِهِ وَأَخَذْتُ سُلَاءَةً فَشَدَّدْتُ بِهَا الْكَفْنَ فَقَالَ: لَا تُعَذِّبْ أَبَاكَ بِالسُّلَى قَالَهَا حَمَادٌ: ثَلَاثًا قَالَ: ثُمَّ كَشَفَ عَنْ صَدْرِهِ وَأَلْقَى السُّلَى ثُمَّ بَزَقَ عَلَى صَدْرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ رُضَاضَ بُزَاقِهِ عَلَى صَدْرِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْهَيْمِيُّ.

”حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے قیس قبیلہ کے ایک بوڑھے آدمی سے سنا وہ اس کو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس ایک اونٹنی تھی جو بہت اکھڑھی اور (اس کا دودھ دوہنے کے لیے) اس پر قابو پانا بہت مشکل تھا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اس کے قریب ہوئے اور اس کے تھن پر دست شفقت پھیرا تو اس کا دودھ اتر آیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا دودھ دوہا۔ راوی کہتے ہیں: جب میرے والد گرامی فوت ہو گئے تو آپ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے (اپنے والد کی) میت کو اس کے کفن میں باندھ دیا تھا اور میں نے کھجور کا کاٹنا لے کر اس کفن کو سینا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ کو کانٹوں کے ذریعے تکلیف نہ دو۔ حماد نے ایسا تین دفعہ کہا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے سینے سے کفن ہٹایا، اور کانٹے پھینک دیئے اور اس کے سینے پر

۲۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۷۳/۵، الرقم: ۲۰۷۱۷، والحارث في المسند، ۳۶۸/۱، الرقم: ۲۶۸، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۲۵/۳، والحسينى في البيان والتعريف، ۲۸۲/۲، الرقم: ۱۷۳۳۔

(برکت کے لئے) اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا، یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے لعاب دہن مبارک کے قطرے اس کے سینے پر دیکھے۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں جیسا کہ امام بیہقی نے فرمایا ہے۔

٢٨/١٧٩. عَنْ بِنْتِ لِحَبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ خَبَابٌ فِي سَرِيَّةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَاهَدُنَا حَتَّىٰ كَانَ يَحْلُبُ عُنْرًا لَنَا فَكَانَ يَحْلُبُهَا فِي جَفْنَةٍ لَنَا فَكَانَتْ تَمْتَلِيءُ حَتَّىٰ تَطْفَحَ قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمَ خَبَابٌ حَلَبَهَا فَعَادَ حَلَابُهَا إِلَيَّ مَا كَانَ، فَقُلْنَا لِحَبَابٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْلُبُهَا حَتَّىٰ تَمْتَلِيءُ جَفْنُنَا فَلَمَّا حَلَبْتَهَا نَقَصَ حَلَابُهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت خباب کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں: حضرت خباب ایک سریہ میں (جہاد کے لئے) نکلے رسول اللہ ﷺ ہمارا خیال رکھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ

٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١١١/٥، الرقم: ٢١١٠٨، ٣٧٢/٦، الرقم: ٢٧١٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٢٢/٦، الرقم: ٣١٧٦١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨٧/٢٥، الرقم: ٤٦٠، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٢٧/٦، الرقم: ٣٢٠٧ - ٣٢٠٨، وابن راهويه في المسند، ٢٣٦/٥، الرقم: ٢٣٨٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢٩٠/٨، وابن السري في الزهد، ٤٠٩/٢، الرقم: ٧٩٤، والعسقلاني في الإصابة، ٦٧٢/٧، الرقم: ١١٢٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣١٢/٨

ہماری بکری کا دودھ بھی دوہتے تھے۔ آپ ایک بڑے برتن میں دودھ دیتے تھے اور وہ برتن بھر جاتا یہاں تک کہ چھلکنے لگتا تھا۔ بیان کرتی ہیں: جب حضرت خباب رضی اللہ عنہ واپس آئے اور دودھ دوبا تو اس کا دودھ جتنا تھا اتنا واپس لوٹ آیا۔ ہم نے حضرت خباب سے کہا: رسول اللہ ﷺ اس کو دوہتے تھے تو ہمارا برتن بھر جاتا تھا۔ جب آپ نے دوبا ہے تو اس کا دودھ کم ہو گیا ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا کہ ان دونوں کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۲۹/۱۸۰ . عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَنْسَى الْقُرْآنَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَنْسَى الْقُرْآنَ، فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ: أَخْرُجْ يَا شَيْطَانُ، مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ، فَمَا نَسَيْتُ شَيْئًا بَعْدُ أَرِيدُ حِفْظَهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالنَّمِيرِيُّ.

”حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں (جو) قرآن (میں سے یاد کرتا) بھول جاتا۔ تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں قرآن یاد کرتا ہوں اور بھول جاتا ہوں، حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے پر اپنا دست اقدس مارا اور فرمایا: اے شیطان! عثمان کے سینہ سے نکل جا (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) اس کے بعد میں نے جو چیز بھی یاد کرنا چاہی وہ کبھی نہ بھولی۔“

www.MinhajBooks.com

۲۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹/۴۷، الرقم: ۸۳۷۴، والنميري في

أخبار المدينة، ۱/۲۷۴، الرقم: ۸۷۷، والحارث في المسند، ۲/۹۳۲،

الرقم: ۱۰۲۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۳۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور نمیری نے روایت کیا ہے۔

٣٠/١٨١. عَنْ حَشْرَجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَشْرَجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِدِ بْنِ عَمْرِو الْمُزَنِيِّ قَالَ: أَصَابَتْنِي رَمِيَةٌ فِي وَجْهِهِ وَأَنَا أَقَاتِلُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا سَأَلَتِ الدِّمَاءُ عَلَى وَجْهِهِ وَلِحْيَتِي وَصَدْرِي، تَنَاوَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَتِ الدَّمُ عَنْ وَجْهِهِ وَصَدْرِي إِلَى تُنْدُوتِي ثُمَّ دَعَا لِي قَالَ حَشْرَجٌ: فَكَانَ يُحْبِرُنَا بِذَلِكَ عَائِدٌ فِي حَيَاتِهِ فَلَمَّا هَلَكَ وَغَسَلْنَاهُ نَظَرْنَا إِلَى مَا كَانَ يَصِفُ لَنَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى مُنْتَهَى مَا كَانَ يَقُولُ لَنَا مِنْ صَدْرِهِ فَإِذَا غُرَّةٌ سَائِلَةٌ كَغُرَّةِ الْفَرَسِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

”حضرت حشر بن عبد اللہ بن حشر نے بذریعہ والد اپنے دادا سے روایت کی اور انہوں نے حضرت عائذ بن عمرو مزنئی ﷺ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائذ بن عمرو مزنئی نے فرمایا کہ غزوہ حنین کے روز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک تھا کہ ایک تیر میرے چہرے پر آ کر لگا اور جب خون میرے چہرے، داڑھی اور چھاتی تک پہنچ گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر قریب کیا اور اپنے دست مبارک سے میرے چہرے، داڑھی اور چھاتی سے خون صاف کیا پھر آپ ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی۔ حضرت حشر بیان کرتے ہیں کہ عائذ انہیں اپنی زندگی میں یہ واقعہ سنایا کرتے تھے جب وہ فوت ہو گئے تو ہم نے انہیں غسل دیا اور ہم نے اس ساری

٣٠: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٦٧٧/٣، الرقم: ٦٤٨٦، والطبرانی في المعجم الكبير، ٢٠/١٨، الرقم: ٣٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢٣٨/٨، الرقم: ٢٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤١٢۔

جگہ کو دیکھا جس کے بارے میں وہ بیان کرتے تھے کہ وہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے انہیں مس کیا تھا تو وہ جگہ (دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے) اس طرح چمکدار تھی جس طرح گھوڑے کی پیشانی چمکدار ہوتی ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

۳۱/۱۸۲. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ مَجْرَاةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ لَهُ قِصَّةٌ فِي مَقْدَمِ رَأْسِهِ، إِذَا قَعَدَ أَرْسَلَهَا، فَتَبْلُغُ الْأَرْضَ، فَقَالُوا لَهُ: أَلَا تَحْلِقُهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَيْهَا بِيَدِهِ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَحْلِقُهَا حَتَّى أَمُوتَ فَلَمْ يَحْلِقُهَا حَتَّى مَاتَ.  
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ الْكَيْبَرِ وَطَبْرَانِيُّ.

”حضرت صفیہ بنت مجزاة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو محذورہ کے سر کے بالوں کے اگلے حصے میں ایک طویل لٹ تھی۔ جب وہ بیٹھتے تھے تو اسے نیچے چھوڑ دیتے تھے اور وہ لٹ زمین تک پہنچ جاتی تھی۔ لوگ ان سے کہتے تھے: آپ اسے منڈواتے کیوں نہیں؟ تو وہ فرماتے: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ان بالوں پر اپنا دست شفقت پھیرا تھا پس میں ان بالوں کو اپنی موت تک نہیں کٹواؤں گا پس انہوں نے اپنی موت تک انہیں نہیں کٹوایا۔“

۳۱: أخرجه الحاکم في المستدرک، ۵۸۹/۳، الرقم: ۶۱۸۱، والبخاری في التاريخ الكبير، ۱۷۷/۴، الرقم: ۲۴۰۳، والطبرانی في المعجم الكبير، ۱۷۶/۷، الرقم: ۶۷۴۶، وابن حبان في الثقات، ۳۸۶/۴، الرقم: ۳۴۸۹، والمزنی في تهذيب الكمال، ۲۵۸/۳۴، والذهبی في سير أعلام النبلاء، ۱۱۹/۳، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۶۵/۵۔

اس حدیث کو امام حاکم، بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/١٨٣. عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنْتُ أَصْحَابِ الصُّفَةِ فَشَكَى أَصْحَابِي الْجُوعَ فَقَالُوا: يَا وَائِلَةُ، اذْهَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ، فَاسْتَطَعْمَ لَنَا فَاتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَصْحَابِي يَشْكُونَ الْجُوعَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَائِشَةُ، هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا عِنْدِي إِلَّا فَتَاتُ خُبْزٍ قَالَ: هَاتِيهِ، فَجَاءَتْ بِجَرَابٍ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَحْفَةٍ، فَأَفْرَغَ الْخُبْزَ فِي الصَّحْفَةِ، ثُمَّ جَعَلَ يُصَلِّحُ الثَّرِيدَ بِيَدَيْهِ وَهُوَ يَرْبُؤُ حَتَّى امْتَلَأَتْ الصَّحْفَةُ فَقَالَ: يَا وَائِلَةُ، اذْهَبِي بِعَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِكَ وَأَنْتِ عَاشِرُهُمْ، فَذَهَبْتُ، فَجِئْتُ بِعَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِي وَأَنَا عَاشِرُهُمْ فَقَالَ: اجْلِسُوا خُذُوا بِسْمِ اللَّهِ خُذُوا مِنْ حَوَالِيهَا وَلَا تَأْخُذُوا مِنْ أَعْلَاهَا فَإِنَّ الْبُرْكََةَ تَنْحَدِرُ مِنْ أَعْلَاهَا فَآكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَامُوا وَفِي الصَّحْفَةِ مِثْلَ مَا كَانَ فِيهَا ثُمَّ جَعَلَ يُصَلِّحُهَا بِبَيْدِهِ وَهِيَ تَرْبُؤُ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ: يَا وَائِلَةُ، اذْهَبِي بِعَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِكَ، فَذَهَبْتُ، فَجِئْتُ بِعَشْرَةٍ قَالَ: اجْلِسُوا، فَجَلَسُوا، فَآكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَامُوا قَالَ: اذْهَبِي

٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨٦/٢٢، الرقم: ٢٠٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٢/٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢/٢٢٣، والهيتمي في مجمع الزوائد، ٣٠٥/٨.

بِعَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِكَ فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ بِعَشْرَةٍ، فَفَعَلُوا مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ: هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، عَشْرَةٌ قَالَ: اذْهَبْ فَجِئْ بِهِمْ، فَذَهَبْتُ، فَجِئْتُ بِهِمْ فَقَالَ: اجْلِسُوا فَجَلَسُوا، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَامُوا وَبَقِيَ فِي الصَّحْفَةِ مِثْلَ مَا كَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا وَائِلَةَ، اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى عَائِشَةَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ كُلُّهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت وائلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں اصحابہ صفہ میں سے تھا۔ میرے دوستوں نے بھوک کی شکایت کی اور کہنے لگے: اے وائلہ! حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں جاؤ اور ہمارے لیے کھانا طلب کرو۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے دوست بھوک کی شکایت کرتے ہیں (پس انہیں کچھ کھانے کے لیے دیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس روٹی کے چند ٹکڑوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی ٹکڑے لے آؤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا توشہ دان لے آئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک تھال منگوایا اور روٹی کے ان ٹکڑوں کو اس تھال میں ڈال دیا۔ پھر آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے شرید بنانے لگے اور وہ بڑھنا شروع ہوا یہاں تک کہ تھال بھر گئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے وائلہ! جاؤ اور اپنے دس ساتھیوں کو لے آؤ اور تم ان میں سے دسویں ہو۔ پس میں گیا اور دس ساتھیوں کو لایا اور میں ان میں سے دسواں تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھو اور بسم اللہ پڑھ کر ارد گرد سے کھانا کھاؤ اور اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت اوپر سے نیچے اترتی ہے۔ پس انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے، پھر وہ کھڑے ہوئے اور تھال میں کھانا اتنا

ہی تھا جتنا (کھانے سے) پہلے تھا۔ پھر آپ ﷺ اسے اپنے دست مبارک سے درست کرنے لگے اور یہ بڑھے لگیاں تک کہ تھال بھر گیا پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے واٹلہ! جاؤ اور اپنے دوستوں میں سے دس کو لے آؤ پس میں گیا اور دس کو لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا: بیٹھو! پس وہ بیٹھ گئے انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے پھر وہ کھڑے ہوئے (اور چلے گئے) آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اپنے دوستوں میں سے دس کو لاؤ۔ پس میں گیا اور دس افراد کو لایا پس انہوں نے بھی ایسا ہی کیا پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا کوئی شخص باقی رہ گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: دس رہ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان کو بھی لاؤ، پس میں گیا اور ان کو بھی لایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھو وہ بیٹھ گئے اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھایا، پھر وہ کھڑے ہوئے (اور چلے گئے) اور ٹرے میں اتنا ہی کھانا تھا جتنا پہلے تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے واٹلہ! اس کھانے کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا کہ اس مکمل حدیث کو امام طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

٣٣/١٨٤. عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُوعَ، فَخَرَجْتُ حَتَّى أُمَّ سُلَيْمٍ. وَهِيَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ تَحْتَ مَالِكِ أَبِي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، إِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ

٣٣: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٧/٣، الرقم: ١٤٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠٣/٥، الرقم: ٤٧٢٩، وفي المعجم الأوسط، ١٥٢/٣، الرقم: ٢٧٦٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٠٦/٨۔



شَيْءٍ؟ قَالَتْ: عِنْدِي شَيْءٌ وَأَشَارَتْ بِكَفِّهَا فَقُلْتُ لَهَا: اصْنَعِي وَإِنَّمَا  
فَارْسَلْتُ أَنَسًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: سَارَهُ فِي أُذُنِهِ وَادْعُهُ فَلَمَّا  
أَقْبَلَ أَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا رَجُلٌ قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ، قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: أَرْسَلَكَ أَبُوكَ يَدْعُونَا يَا بُنَيَّ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
لِلْأَصْحَابِ: اذْهَبُوا بِسْمِ اللَّهِ قَالَ: فَأَدْبَرَ أَنَسٌ يَشْتَدُّ حَتَّى أَتَى أَبَا طَلْحَةَ  
فَقَالَ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَتَاكَ النَّاسُ قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتَّى لَقِيتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الْبَابِ عَلَى مُسْتَرَا حِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
مَاذَا صَنَعْتَ بِنَا إِنَّمَا عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْجُوعَ، فَصَنَعْنَا لَكَ شَيْئًا  
تَأْكُلُهُ قَالَ: ادْخُلْ وَأَبْشِرْ قَالَ: فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَمَعَهَا فِي الصَّحْفَةِ  
بِيَدِهِ ثُمَّ أَصْلَحَهَا فَقَالَ: هَلْ مِنْ؟ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْأَدَمَ. قَالَ: فَاتَوَّهُ بِعَعَنِهِمْ  
فِيهَا شَيْءٌ أَوْ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ. فَقَالَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ: فَاسْكُبْ  
مِنْهَا السَّمْنَ ثُمَّ قَالَ: ادْخُلْ عَلَيَّ عَشْرَةَ عَشْرَةَ (وفي رواية الطبراني:  
وَهُمْ زُهَاءٌ مَائَةٌ) فَأَكَلُوا كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْفَضْلِ  
الَّذِي فَضَلَ: كُلُوا أَنْتُمْ وَعِيَالُكُمْ فَأَكَلُوا وَشَبِعُوا.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت ابو طلحہ ؓ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور میں نے  
حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور پر بھوک دیکھی پس میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے  
پاس گیا جو حضرت انس بن مالک ؓ کی ماں اور مالک بن انس ؓ کی بیوی ہیں۔ میں  
نے عرض کیا: اے ام سلیم! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر بھوک کے آثار

دیکھے ہیں کیا آپ کے پاس (کھانے والی) کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: میرے پاس کچھ ہے اور اپنی ہتھیلی کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے ان سے کہا: تیار کرو اور خوش رہو (اور پریشان نہ ہو) میں (کھانا تیار ہونے کے بعد) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت انس ؓ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا اور کہا: آپ ﷺ کے گوش مبارک میں راز داری سے کہیں اور صرف آپ ان کو بلا لائیں۔ جب حضرت انس ؓ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص خیر لایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے والد نے تمہیں ہمیں بلانے کے لیے بھیجا ہے؟ حضرت انس ؓ کہتے ہیں: پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام ؓ سے فرمایا: اللہ کا نام لے کر جاؤ راوی کہتے ہیں: پس حضرت انس ؓ گرفتہ دل کے ساتھ حضرت ابو طلحہ ؓ کے پاس واپس آئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس لوگوں کو لائے ہیں۔ (حضرت ابو طلحہ کہتے ہیں) میں نکلا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دروازے کے پاس پائیدان پر دیکھا میں نے (پریشانی کی حالت میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمارے ساتھ کیا کر دیا (یعنی اتنے مہمانوں کی مہمان نوازی کیسے کریں گے؟) میں نے آپ ﷺ کے چہرہ انور پر بھوک کے آثار دیکھے تو ہم نے صرف آپ کے لیے کچھ تیار کیا تاکہ آپ اسے تناول فرمائیں۔ آپ ﷺ نے (ہماری پریشانی بھانپتے ہوئے) ارشاد فرمایا: اندر داخل ہو اور خوش ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کھانے کو پکڑا اور اپنے دست مبارک سے اسے تھال میں اکٹھا فرمایا، پھر اسے درست فرمایا اور فرمایا: کیا تمہارے پاس سالن ہے؟ وہ اپنا گھی کا مشکیزہ لائے (یہ معلوم نہیں کہ) اس میں کوئی چیز تھی یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اس سے گھی نچوڑو پھر فرمایا: میرے پاس دس دس آدمی لاؤ۔ (اور طبرانی کی روایت میں ہے۔ اور وہ افراد سو کے قریب تھے) پس ان سب نے سیر ہو کر کھایا اور بچے ہوئے کھانے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کھانے کو تم اور تمہارے اہل خانہ کھالیں۔ پس انہوں نے سیر ہو کر کھایا۔‘

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ ان دونوں کے راوی صحیح حدیث کے ہیں۔

۳۴/۱۸۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَخْطَأَنِي الْعِشَاءُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَخْطَأَنِي أَنْ يَدْعُونِي أَحَدًا مِنْ إِخْوَانِنَا، فَصَلَّيْتُ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَنَامَ فَلَمْ أَقِدِرْ وَأَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ فَلَمْ أَقِدِرْ، فَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَاتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فَصَلَّى ثُمَّ اسْتَدَّ إِلَى السَّارِيَةِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي إِلَيْهَا فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ أَبُو هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَخْطَأَكَ الْعِشَاءُ مَعَنَا اللَّيْلَةَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَقُلْ: هَلُمُّوا الطَّعَامَ الَّذِي عِنْدَكُمْ، فَأَعْطُونِي صَحْفَةً فِيهَا عَصِيدَةٌ بَتَمْرٍ، فَاتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي: أُدْعُ لِي أَهْلَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: الْوَيْلُ لِي مِمَّا أَرَى مِنْ قِلَّةِ الطَّعَامِ وَالْوَيْلُ لِي مِنَ الْمَعْصِيَةِ، فَآتَى الرَّجُلَ وَهُوَ نَائِمٌ فَأَوْقِظُهُ وَأَقُولُ أَجِبْ وَآتَى الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَأَقُولُ أَجِبْ حَتَّى اجْتَمَعُوا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهَا وَغَمَزَ نَوَاحِيهَا وَقَالَ: كُلُوا بِسْمِ اللَّهِ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَأَكَلْتُ حَتَّى شَبَعْتُ فَقَالَ: خُذْهَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، فَارْدُدْهَا إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ فَمَا فِي آلِ مُحَمَّدٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كِبَدٍ غَيْرُهُ، أَهْدَاهَا إِلَيْنَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَخَذْتُ الصَّحْفَةَ، فَرَفَعْتُهَا، فَإِذَا هِيَ كَهَيْئَتِهَا حِينَ

۳۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۲۴۰، الرقم: ۷۳۸۷، والهيثمي

في مجمع الزوائد، ۸/۳۰۸۔

وَصَعْتُهَا إِلَّا أَنْ فِيهَا آثَارَ خُطُوطِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ.  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْمِيُّ: رَجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میری عشاء کی نماز حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ پڑھنے سے رہ گئی اور میرے دوستوں میں سے بھی کسی نے مجھے (نماز کے لئے) نہیں بلایا۔ میں نے عشاء کی نماز پڑھی اور پھر سونے کا ارادہ کیا مگر میں سونہ سکا اور میں نے ارادہ کیا کہ میں نماز پڑھوں مگر میں نماز نہ پڑھ سکا۔ اس دوران میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے حجرہ مبارک کے پاس ایک آدمی دیکھا تو میں اس کے پاس آیا۔ دیکھا تو وہ رسول اکرم ﷺ تھے جو نماز ادا فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی پھر اس ستون کے ساتھ ٹیک لگائی جس کی طرف آپ ﷺ منہ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ حضرت ابو ہریرہ ہیں۔“ میں نے کہا: ”جی آقا میں ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات تمہاری عشاء ہمارے ساتھ رہ گئی۔ میں نے عرض کیا: جی آقا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہمارے) گھر جاؤ اور کہو: جو کھانا تمہارے پاس ہے وہ کھانا لاؤ۔ پس انہوں نے مجھے ایک تھال دی جس میں کھجوروں کا حلوہ تھا۔ میں وہ ٹرے لے کر بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس کو آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اہل مسجد کو بلا لاؤ۔ میں نے اپنے آپ سے کہا: میرے لئے مصیبت ہے جو میں کھانے کی قلت دیکھ رہا ہوں اور میرے لئے (نہ بلانے کی) نافرمانی میں بھی مصیبت ہے۔ پس میں (صحابہ صفہ میں سے) ایک صاحب کے پاس آتا اور وہ سویا ہوتا۔ میں اسے جگاتا اور اسے کہتا دعوت میں شرکت کے لئے آؤ۔ اور پھر کسی اور آدمی کے پاس آتا تو وہ نماز پڑھ رہا ہوتا تو میں کہتا: دعوت میں شرکت کے لئے آؤ۔ یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ پس آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھ دیں اور اس کے اردگرد کو ہاتھ لگایا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر

کھاؤ۔ پس انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ سب سیر ہو گئے اور میں نے بھی کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! اس (کھانے) کو پکڑو اور آل محمد کو واپس لوٹا کر آؤ کیونکہ آل محمد ﷺ کے پاس اس کے سوا کوئی کھانے کی چیز نہیں جسے وہ کھا سکیں۔ یہ کھانا بھی ایک انصاری نے ہدیہ دیا ہے۔ پس میں نے تھال کو پکڑا اور اسے اٹھایا تو دیکھا تو یہ اسی حالت میں تھا جس حالت میں میں نے اسے رکھا تھا مگر اس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے نشانات تھے۔“

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ

ہیں۔

۳۵/۱۸۶ . عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ فَقَالَ: أَعْنَدُكَ يَا بِنْتُ حَبِيٍّ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي جَائِعٌ فَقُلْتُ: لَا وَاللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا مُدٌّ مِنْ طَحِينٍ قَالَ: فَأَسْحِنِيهِ قَالَتْ: فَجَعَلْتُهُ فِي الْقَدْرِ وَأَنْضَجْتُهُ فَقُلْتُ: قَدْ نَضَجَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: أَتَعْلَمِينَ فِي نَحْيِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: مَا أَدْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَتْ: فَذَهَبَ هُوَ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى بَيْتَهَا فَقَالَ: فِي نَحْيِكَ يَا ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَيْسَ فِيهِ إِلَّا قَلِيلٌ، فَجَاءَ بِهِ هُوَ بِنَفْسِهِ، فَعَصَرَ حَافَتَهُ فِي الْقَدْرِ حَتَّى رَأَيْتُ الَّذِي يَخْرُجُ مَوْضِعَ يَدِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ ثُمَّ دَعَا بِالْبُرْكَاةِ فَقَالَ: ادْعِي أَخَوَاتِكَ، فَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُنَّ يَجِدْنَ مِثْلَ مَا أَجِدُ،

۳۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۲۶۲، الرقم: ۶۳۶۰، والهيثمي

في مجمع الزوائد، ۸/۳۰۹۔

فَدَعَوْتُهُنَّ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا ثُمَّ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَأْذَنَ، فَدَخَلَ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَتْ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَ عَنْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: ایک دن میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اے بنتِ حُیّی! مجھے بھوک لگی ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی کھانے والی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نہیں، میرے پاس کھانے والی کوئی چیز نہیں سوائے ایک مُد (یعنی تقریباً ڈیڑھ کلو) آٹے کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے پکاؤ۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اس کو ہنڈیا میں ڈال دیا اور اسے پکایا پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ پک گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم بنتِ ابی بکر (یعنی حضرت عائشہ) کے گھی کے مشکیزے کے بارے میں کچھ جانتی ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے علم نہیں۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: آپ ﷺ ان کے حجرے میں بذاتِ خود تشریف لے گئے اور فرمایا: اے ابو بکر کی صاحبزادی! آپ کے مشکیزے میں کوئی شے ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں تھوڑا سا (گھی) ہے۔ آپ ﷺ بذاتِ خود اس مشکیزے کو لے کر آئے اور اس کے کنارے کو ہنڈیا میں نچوڑا یہاں تک کہ میں نے وہ (گھی) دیکھا جو آپ کے ہاتھ کی جگہ سے نکل رہا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بہنوں کو بلاؤ، مجھے علم ہے وہ بھی (بھوک) محسوس کر رہی ہیں جو میں محسوس کر رہا ہوں۔ پس میں نے ان کو بلایا اور ہم نے کھایا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے پھر حضرت ابو بکر صدیق ؓ تشریف لائے اور انہوں نے اجازت چاہی پھر داخل ہوئے پھر حضرت عمر ؓ آئے پھر کوئی اور آدمی آیا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ان سب نے سیر ہو کھایا اور ان سے بچ بھی گیا۔“

اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۶/۱۸۷. عَنْ قَيْسِ بْنِ النُّعْمَانِ السَّكُونِيِّ رضي الله عنه قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ مُسْتَخْفِيَانِ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرُّوا بِرَاعٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَلْ مِنْ شَاةٍ ضَرَبَهَا الْفَحْلُ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ هَاهُنَا شَاةٌ قَدْ خَلَفَهَا الْجَهْدُ قَالَ: انْتَبِي بِهَا، فَأَتَاهُ بِهَا، فَمَسَحَ ضَرْعَهَا وَدَعَا بِالْبُرَاكِ فَحَلَبَ، فَسَقَى أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ حَلَبَ، فَسَقَى الرَّاعِيَّ ثُمَّ حَلَبَ فَشَرِبَ فَقَالَ لَهُ: تَاللَّهِ، مَا رَأَيْتُ مِثْلَكَ مَنْ أَنتَ؟ قَالَ: إِنْ أَخْبَرْتُكَ تَكْتُمُ عَلَيَّ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: أَنْتَ الَّذِي تَزْعُمُ قُرَيْشٌ أَنَّكَ صَابِئِيٌّ قَالَ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ ذَلِكَ قَالَ: فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَإِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَيَّ مَا فَعَلْتَ إِلَّا رَسُولٌ ثُمَّ قَالَ لَهُ: اتَّبِعْكَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا الْيَوْمَ فَلَا وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتُ إِنَّا قَدْ ظَهَرْنَا فَأَيْنَنَا فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ مَا ظَهَرَ بِالْمَدِينَةِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى مُخْتَصِرًا، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَلُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ وَسَنَدُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت قیس بن نعمان سکونی رضي الله عنه سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضي الله عنه کے ساتھ قریش سے چھپتے ہوئے چلے۔ وہ ایک

۳۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۴۳/۱۸، الرقم: ۸۷۴، وأبو يعلى في المسند، ۱۰۶/۱، الرقم: ۱۱۴-۱۱۵، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۳۶۲/۸، الرقم: ۷۲۶، وفي الإصابة، ۵/۵، الرقم: ۷۲۴۸، والمزني في تهذيب الكمال، ۸۵/۲۴، الرقم: ۴۹۲۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۱۲/۸-

چرواہے کے پاس سے گزرے۔ اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی دودھ دینے والی بکری ہے اس نے کہا: نہیں لیکن یہاں ایک بکری ہے جو کمزوری کے باعث پیچھے رہ گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ وہ چرواہا اس کو آپ کے پاس لایا۔ پس آپ ﷺ نے اس کے تھن پر دست مبارک پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر اس سے دودھ دوہا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پلایا، پھر دودھ دوہا اور چرواہے کو پلایا پھر دودھ دوہا اور خود نوش فرمایا۔ چرواہے نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کی قسم میں نے آپ جیسا (عظیم المرتبت شخص) کوئی نہیں دیکھا۔ آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تمہیں خبر دوں تو تم اس بات کو راز میں رکھو گے۔ اس چرواہے نے کہا: جی ٹھیک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوں۔ اس نے کہا: آپ وہی ہستی ہیں جن کے بارے میں قریش خیال کرتے ہی کہ وہ بے دین ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہی بات کہتے ہیں۔ چرواہے نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو کام آپ نے کیا ہے اس پر ایک رسول کے سوا کوئی شخص طاقت نہیں رکھتا۔ پھر اس نے کہا: میں آپ کی پیروی کروں گا تو اس کو حضور نبی اکرم ﷺ نے کہا: آج نہیں لیکن جب تم سنو کہ ہم غالب آگئے ہیں تو ہمارے پاس آنا۔ بس یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب آپ ﷺ مدینہ منورہ پر غالب آگئے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابویعلیٰ نے مختصراً روایت کیا ہے۔ اور امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ اور امام عسقلانی نے فرمایا کہ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔



## بَابُ فِي التَّبَرُّكِ بِالْأَشْيَاءِ الَّتِي لَهَا صَلَاةٌ

### بِذَاتِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے متعلقہ چیزوں سے حصولِ برکت﴾

۱/۱۸۸ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتَى بِالصَّبِيَّانِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهِمْ وَيَحْنِكُهُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس (نو مولود) بچے لائے جاتے تو آپ ﷺ انہیں برکت کی دعا دیتے اور (اپنے لعابِ دہن مبارک سے) گھٹی دیتے۔“

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤسهم، ۲۳۳۸/۵، الرقم: ۵۹۹۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ۱۶۹۱/۳، الرقم: ۲۱۴۷، وفي كتاب: الطهارة، باب: حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، ۲۳۷/۱، الرقم: ۲۸۶، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الصبي يولد فيؤذن في أذنه، ۳۲۸/۴، الرقم: ۵۱۰۶، وابن أبي شعبة في المصنف، ۳۷/۵، الرقم: ۲۳۴۸۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۱۲/۶، الرقم: ۲۵۸۱۲، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۹۳/۱، وابن حبان في الصحيح، ۲۰۸/۴، الرقم: ۱۳۷۲، وأبو يعلى في المسند، ۸۸/۸، الرقم: ۴۶۲۳، وابن أبي الدنيا في العيال، ۳۴۵/۱، الرقم: ۱۸۳، وقال: حديث صحيح۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲/۱۸۹ . عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بَعْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمَكَّةَ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مِثْمٌ، فَاتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَزَلْتُ قُبَاءً، فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ آتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ، فَمَضَعَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ، ثُمَّ دَعَا لَهُ، فَبَرَكَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ، فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا، لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ: إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ، فَلَا يُوَلَدُ لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت أسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے شکم مبارک میں تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دنوں سے تھی۔ پس میں مدینہ منورہ پہنچ گئی اور قبا میں ٹھہری تو ان کی ولادت قبا میں ہو گئی۔ تو میں انہیں لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العقيقة، باب: تسمية المولود غداً يولد عنه وتحنيكه، ۲۰۸۱/۵، الرقم: ۵۱۵۲، وفي كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ، ۱۴۲۲/۳، الرقم: ۳۶۹۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ۱۶۹۱/۳، الرقم: ۲۱۴۶، والبخاري في التاريخ الكبير، ۶/۵، الرقم: ۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۰۴/۶، الرقم: ۱۱۹۲۷، وفي المدخل إلى السنن الكبرى، ۱۵۵/۱، الرقم: ۱۳۰، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۵۲/۲۸، والعسقلاني في الإصابة، ۹/۴۔

میں حاضر ہوگئی اور انہیں آپ ﷺ کی گود میں دے دیا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور منگوائی اور اسے چبا کر حضرت عبد اللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعابِ دہن مبارک تھا۔ آپ ﷺ نے کھجور کے ساتھ انہیں گھٹی دی اور ان کے لئے دعا کر کے مبارک باد دی اسلام میں (ہجرت کے بعد) پیدا ہونے والا یہ سب سے پہلا بچہ تھا۔ پس اس کی پیدائش پر مسلمانوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا کیونکہ یہ افواہ عام پھیلی ہوئی تھی کہ یہودیوں نے (مسلمانوں پر) جادو کر رکھا ہے جس کے باعث مسلمانوں کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۹۰/۳. عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ وَوَلِدِي غُلَامٌ، فَاتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَمَسَّمَاهُ إِبرَاهِيمَ، فَحَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرْكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَوَلَدَ أَبِي مُوسَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کا نام

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العقيقة، باب: تسمية المولود غداً يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه، ۲۰۸۱/۵، الرقم: ۵۱۵۰، وفي كتاب: الأدب، باب: من تسمى بأسماء الأنبياء، ۲۲۹۰/۵، الرقم: ۵۸۴۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ۱۶۹۰/۳، الرقم: ۲۱۴۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۷/۵، الرقم: ۲۳۴۸۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۹/۴، الرقم: ۱۹۵۸۸، وأبو يعلى في المسند، ۳۰۲/۱۳، الرقم: ۷۳۱۵، والبخاري في الأدب المفرد، ۲۹۲/۱، الرقم: ۸۴۰۔

ابراہیم رکھا اور کھجور کے ساتھ اسے گھٹی دی اور اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی اور مجھے واپس دے دیا یہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۱۹۱ . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رَيْقِهِ وَالْبَسَهُ قَمِيصَهُ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ، وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا رضی اللہ عنہ قَمِيصًا قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُو هَارُونَ: وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَمِيصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْبِسُ أَبِي قَمِيصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانُ: فَيَرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ الْبَسَ عَبْدَ اللَّهِ قَمِيصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لے گئے جبکہ اسے گڑھے میں داخل کر دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اسے باہر نکالا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اس

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: هل يخرج الميت من القبر واللحد لعله، ۱/۵۳، الرقم: ۱۲۸۵، وفي كتاب: اللباس، باب: لبس القميص، ۵/۲۱۸۴، الرقم: ۵۴۵۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ۴/۲۱۴۰، الرقم: ۲۷۷۳، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: أخراج الميت من اللحد بعد أن يوضع فيه، ۴/۸۴، الرقم: ۲۰۱۹، وأبو يعلى في المسند، ۳/۴۵۸، الرقم: ۱۹۵۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۳۸۰، والعيني في عمدة القاري، ۸/۱۶۴، ۲۱/۳۱۰۔

پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ حضرت سفیان سے روایت ہے کہ حضرت امام ہارون نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ کے اوپر دو قمیصیں تھیں۔ عبد اللہ بن ابی کے بیٹے (حضرت عبد اللہ ﷺ جو کہ صحابی تھے) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنائیے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس لیے عبد اللہ بن ابی کو اپنی قمیص پہنائی کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔ (جو کہ اس نے غزوہ احد کے دن آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ ﷺ کو اپنی قمیص بطور کفن دے کر کیا تھا)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵/۱۹۲. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ  
لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، يَا ذَنْ رَبِّنَا.  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مریض کے لئے فرمایا کرتے تھے: اللہ رب العزت کے نام سے (شفا طلب کر رہا ہوں)، ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کے لعاب دہن سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا مل جاتی ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الطب، باب: رُقِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ،  
۲۱۶۸/۵، الرقم: ۵۴۱۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب:  
استحباب الرقية من العين والنملة والحملة والنظرة، ۴/۱۷۲۴، الرقم:  
۲۱۹۴، وأبو داود في السنن، كتاب: الطب، باب: كيف الرقي، ۴/۱۲،  
الرقم: ۳۸۹۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۳۶۸، الرقم: ۷۵۵۰، وابن  
ماجه في السنن، كتاب: الطب، باب: ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به،  
۲/۱۱۶۳، الرقم: ۳۵۲۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۹۳، الرقم:  
-۲۴۶۶۱

۶/۱۹۳ . عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَفَهُ اللَّوْزُ إِذَا مَشَى تَكْفَأً وَلَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيرَةً أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبْرَةَ أَطِيبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ .

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس کی جیسی خوشبو تھی ایسی خوشبو متک میں تھی نہ عنبر میں، نہ ہی کسی اور چیز میں، اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم سے زیادہ ملائم دیباج کو پایا نہ حریر کو، (یہ ریشم کی اقسام ہیں)۔“  
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۷/۱۹۴ . وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ: وَلَا مَسِسْتُ خَزَةً وَلَا حَرِيرَةً أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبْرَةَ

۶-۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصوم، باب ما يذكر من صوم النبي وإفطاره ﷺ، ۲/۶۹۶، الرقم: ۱۸۷۲، وفي كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ۳/۱۳۰، الرقم: ۳۳۶۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب رائحة النبي ولين مسه والتبرك بمسحه، ۴/۱۸۱۴ - ۱۸۱۵، الرقم: ۲۳۳۰، والترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في خلق النبي ﷺ، ۴/۳۶۸، الرقم: ۲۰۱۵، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۰۷، ۲۰۰، ۲۲۷-۲۲۸، ۲۷۰، الرقم: ۱۲۰۶۷، ۱۳۰۹۶، ۱۳۳۹۸، ۱۳۳۹۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۲۱۱، الرقم: ۶۳۰۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۵، الرقم: ۳۱۷۱۸، وأبو يعلى في المسند، ۶/۴۰۵، ۴۶۳، الرقم: ۳۷۶۱-۳۷۶۲، ۳۸۶۶۔

أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

”اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ فرمایا: اور میں نے کسی دیباچہ یا ریٹیم کو مس نہیں کیا جو حضور نبی اکرم ﷺ کی تھیلی سے زیادہ نرم ہو اور نہ مشک وغیرہ کی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر تھی۔“

۸/۱۹۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَوَا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ تَمْرَةً، فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيهِ، فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ سب سے پہلا بچہ جو دارالاسلام میں پیدا ہوا، وہ حضرت عبد اللہ بن زبیر ہیں۔ انہیں بارگاہ نبوت میں لایا گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک کھجور لے کر چبائی اور اسے حضرت عبد اللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس جو (بابرکت) چیز حضرت عبد اللہ کے پیٹ میں سب سے پہلے گئی وہ حضور نبی اکرم ﷺ کا لعاب وہن مبارک ہے۔“

اس حدیث کو حضرت امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۹/۱۹۶. عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: إِنَّ

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ

وأصحابه إلى المدينة، ۳/۱۴۲۳، الرقم: ۳۶۹۸-

۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد

والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة، ۲/۹۷۴، الرقم: ۲۵۸۱، وأحمد بن

حنبل في المسند، ۴/۳۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۲۱۶، الرقم: —

عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللَّهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَلِكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدُهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتُلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيُّ قَوْمٍ، وَاللَّهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ، وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللَّهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلَكًا قَطُّ يُعْظِمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعْظِمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. وَاللَّهِ، إِنْ تَنَخَّمَ نَخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَذَلِكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدُهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتُلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ ..... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت مسور بن مخرمه اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام (کے معمولاتِ تعظیمِ مصطفیٰ ﷺ) دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس حکم کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک

..... ۸۷۲، والطبرانی في المعجم الكبير، ۹/۲۰، الرقم: ۱۳، والبيهقي في

السنن الكبرى، ۹/۲۲۰۔



دوسرے پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ (اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہوئے ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ وہ پانی اسے مل جائے) جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آوازوں کو آپ ﷺ کے سامنے انتہائی پست رکھتے تھے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ رب العزت کی قسم! میں (بڑے بڑے شان و شوکت والے) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسری اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس درجہ تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ کرام ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی صحابی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ ان کے وضو کا استعمال شدہ پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، اور غایت درجہ تعظیم کے باعث وہ ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے۔‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۹۷. عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَهُوَ الَّذِي مَجَّ

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: استعمل فضل وضوء الناس، ۸۱/۱، الرقم: ۱۸۶، وفي كتاب: العلم، باب: متى يصب سماع الصغير، ۴۱/۱، الرقم: ۷۷، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤوسهم، ۲۳۳۸/۵۳، الرقم: ۵۹۹۳، وابن حبان في الصحيح، ۲۲۱/۱۱، الرقم: ۴۸۷۲، وعبد الرزاق في المصنف، —

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ - وَهُوَ عَلَامٌ - مِنْ بُرْهِمٍ. وَقَالَ عُرْوَةُ، عَنْ الْمَسُورِ وَغَيْرِهِ، يُصَدِّقُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ: وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت محمود بن ربيع رضي الله عنه سے روایت ہے یہ وہی بزرگ ہیں کہ جب یہ بچے تھے تو آپ ﷺ نے ان کے کنویں کے پانی سے ان کے چہرے پر کھلی فرمائی تھی اور عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضي الله عنه سے روایت کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب وضو فرماتے تو قریب تھا کہ لوگ (برکت کے لیے) اس پانی کے حصول پر آپس میں لڑ مرتے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١١/١٩٨ . عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلْمَةَ رضي الله عنها فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةُ

..... ٣٣٦/٥، الرقم: ٩٧٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٢٩/٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٢٠، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٢٠/٩، وفي شعب الإيمان، ٣٣٣/٥، الرقم: ٦٨٢٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١٥١/١١، الرقم: ٥٩٩٣۔

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ١٥٤١/٤، الرقم: ٣٩٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الطب، باب: كيف الرقي، ١٢/٤، الرقم: ٣٨٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٨/٤، الرقم: ١٦٥٦٢، وابن حبان في الصحيح، ٤٣٩/١٤، الرقم: ٦٥١٠، والرويان في المسند، ٢٤٨/٢، الرقم: ١١٣٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩٤/٢٢، ٩٥۔

أَصَابْتَنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةٌ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ،  
فَنَفَتَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتُكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”یزید بن ابوعبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو دریافت کیا کہ اے ابومسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوہ خیبر میں آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آ پہنچا ہے لیکن میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تین مرتبہ پھونک مار کر دم کیا تو اس کے بعد مجھے پھر کبھی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۹۹/۱۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُولَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانِ  
فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدِّي أَحْلِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا، قَالَ: وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي  
قَالَ: فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّهَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ.  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

۱۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب رائحة النبي ﷺ  
ولين مسه والتبرك بمسحه، ۴/۱۸۱۴، الرقم: ۲۳۲۹، وابن أبي شيبة في  
المصنف، ۶/۳۲۳، الرقم: ۳۱۷۶۵، والطبراني في المعجم الكبير،  
۲/۲۲۸، الرقم: ۱۹۴۴، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۵۷۳،  
والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۹/۲۵۳، الرقم: ۴۸۲۹، والسيوطي  
في الديباج، ۵/۳۲۵۔

”حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف تشریف لے چلے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا، سامنے سے کچھ بچے آئے، آپ ﷺ نے ان میں سے ہر ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرا، اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو یوں محسوس کی جیسے آپ ﷺ نے عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣/٢٠٠ . عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا، فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ، فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ وَالْفَوَارِيرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هَذَا؟ قَالَتْ: عَرَفُكَ أَدْوْفٌ بِهِ طِيْبِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لایا کرتے اور وہاں قیلولہ فرماتے تھے، وہ آپ ﷺ کے لیے چمڑے کا ایک گدا بچھا دیتی تھیں، آپ ﷺ کو پسینہ مبارک بہت آتا تھا، وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو جمع کر کے خوشبو میں ملا کر بوتلوں میں بھر دیتیں، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے سلیم! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے جسے میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔“

١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، ٤/١٨١٦، الرقم: ٢٣٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٨٧، الرقم: ١٤٠٩١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/٤٢٩، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٥/٨٧، والجزري في النهاية، ٢/١٤٠، وابن منظور في لسان العرب، ٩/١٠٨۔

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۲۰۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا، فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ، فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعِرْقَ فِيهَا، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أُمَّ سَلِيمَ، مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَتْ: هَذَا عِرْقُكَ نَجَعُلُهُ فِي طِينِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطَّيِّبِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، اور قیلولہ کے لئے آرام فرما ہو گئے، آپ ﷺ کو پسینہ آیا، میری والدہ ایک شیشی لے کر آئیں، اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں، تو حضور نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے، جسے ہم اپنی خوشبو میں ڈالیں گے، اور یہ سب سے اچھی خوشبو ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۲۰۲. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَلَى نِطْعٍ، فَعَرِقَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ

۱۴-۱۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، ۴/ ۱۸۱۵، الرقم: ۲۳۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۳۶، الرقم: ۱۲۴۱۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۵، ۱۱۹، الرقم: ۲۸۹، ۲۹۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۱۵۴، الرقم: ۱۴۲۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/ ۶۱، والفريابي في دلائل النبوة، ۱/ ۵۹، الرقم: ۴۰، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۹/ ۳۵۹، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۸/ ۴۲۸۔

اللَّهُ ﷺ وَأُمُّ سُلَيْمٍ تَمَسُّحُ الْعُرْقِ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا تَصْنَعِينَ؟ قَالَ: فَقَالَتْ: أَخَذْتُ هَذَا لِلْبُرْكََةِ الَّتِي تَخْرُجُ مِنْكَ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

”اور ایک روایت میں حضرت براء بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر میں چمڑے کے بستر پر قیلولہ فرمایا تو آپ ﷺ کو پسینہ مبارک آیا۔ جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا وہ پسینہ مبارک پونچھ کر (بوتل میں جمع) کرنے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تم اسے کیا کرو گی؟ وہ عرض کرنے لگیں: (یا رسول اللہ!) جو پسینہ مبارک آپ کے جسدِ اقدس سے نکلا ہے (اسے بطور خوشبو کے استعمال کروں گی)۔“

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

١٦/٢٠٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا، وَلَيْسَتْ فِيهِ. قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا. فَاتَيْتُ، فَقِيلَ لَهَا: هَذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِكَ، عَلَى فِرَاشِكَ. قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَقَعَ عَرْفُهُ عَلَى قِطْعَةِ أُدِيمٍ، عَلَى الْفِرَاشِ. فَفَتَحَتْ عَيْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تَنْسِفُ ذَلِكَ الْعُرْقَ فَتَعَصْرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا. فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَرَجُو بَرَكَتَهُ لِبِصْبَانِنَا قَالَ: أَصَبْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

١٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبي ﷺ

والتبرك به، ٤/١٨١٥، الرقم: ٢٣٣١، وأحمد بن حنبل في المسند،

٣/٢٢١، الرقم: ١٣٣٤/١٣٣٩-.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے بچھونے پر سو جاتے جبکہ وہ گھر میں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور اُن کے بچھونے پر سو گئے، وہ آئیں تو انہیں بتایا گیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے گھر میں بچھونے پر آرام فرما ہیں۔ یہ سن کر وہ (فورا) گھر آئیں دیکھا تو آپ ﷺ (محو استراحت ہیں اور جسہ اقدس) پسینے میں شرابور ہے اور وہ پسینہ مبارک چڑھے کے بستر پر جمع ہو گیا ہے۔ حضرت اُمّ سلیم نے اپنی (خوشبو کی) بوتل کھولی اور پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر بوتل میں جمع کرنے لگیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ اچانک اٹھ بیٹھے اور فرمایا: اے اُمّ سلیم! کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس (پسینہ مبارک) سے اپنے بچوں کے لئے برکت حاصل کریں گے (اور اسے بطور خوشبو استعمال کریں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۲۰۴. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ خَلْفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خَلَفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَسَمِعْتَهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَا أُعْطِينَ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ

www.MinhajBooks.com

۱۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب ؓ، ۱۸۷۱/۴، الرقم: ۲۴۰۴، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علي بن أبي طالب ؓ، ۶۳۸/۵، الرقم: ۳۷۲۴۔

قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: اذْعُوا لِي عَلِيًّا فَأُتِي بِهِ أَرْمَدًا، فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّيَاةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُوا أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣: ٦١]، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هُوَ لِأَهْلِی. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علیؓ کو (اپنا قائم مقام بنا کر) پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ، حضرت علیؓ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ”آپ فرمادیں کہ آ جاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں۔“ [آل عمران، ٣: ٦١] تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔



۱۸/۲۰۵. عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْرِفُ بِاللَّيْلِ بِرِيحِ الطَّيِّبِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت ابراہیم ؑ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت (راہ میں اپنے بدن اقدس کی) پاکیزہ خوشبو سے پہچانے جاتے تھے۔“  
اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۲۰۶. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا أَوْلَا يَسْلُكُ طَرِيقًا فَيَتَّبِعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طَيْبِ عَرَقِهِ أَوْ قَالَ: مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ ﷺ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی بھی راستے پر نہیں چلے یا کسی راستے پر نہیں چلتے تھے جس میں کوئی آپ ﷺ کی پیروی کرتا مگر یہ کہ وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ اس راستے پر چلے ہیں۔ یا کہا: آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی مہک سے پہچان لیتا۔“  
اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۰۷. عَنْ حَبِيبِ بْنِ جَزْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي حُرَيْشٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي حَبِيبٍ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَلَمَّا أَخَذَتْهُ الْحِجَارَةُ أُرْعِبْتُ فِضْمَنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ

۱۸: أخرجه الدارمي في السنن، باب: في حسن النبي ﷺ، ۴۵۱، الرقم: ۶۵-

۱۹: أخرجه الدارمي في السنن، باب: في حسن النبي ﷺ، ۴۵/۱، الرقم: ۶۶-

۲۰: أخرجه الدارمي في السنن، ۴۵/۱، الرقم: ۶۳-

عَلَيَّ مِنْ عَرَقٍ إِبْطِهِ مِثْلُ رِيحِ الْمِسْكِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت حبیب بن جزرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو قریش کے ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ میں اس وقت اپنے باپ کے ساتھ تھا جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنگسار کیا، پس جب ان پر پتھر برس رہے تھے تو میں ڈر گیا، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ چپکا لیا تو اس وقت مجھ پر حضور نبی اکرم ﷺ کی بغل مبارک کا پسینہ پڑا (خدا کی قسم!) اس پسینہ مبارک کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح تھی۔“

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۸/۲۰۱. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ جَدِّهِ لَهُ يُقَالُ لَهَا

۲۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأشربة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الرخصة في ذلك، ۳۰۶/۴، الرقم: ۱۸۹۲، وفي الشمائل المحمدية، ۱/۱۷۴، الرقم: ۲۱۲، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأشربة، باب: الشرب قائما، ۲/۱۱۳۲، الرقم: ۳۴۲۳، والبغوي في شرح السنة، ۱۱/۳۷۹، والطبراني في العجم الكبير، ۲۵/۱۵، الرقم: ۸، وفي مسند الشاميين، ۱/۳۶۹، الرقم: ۶۳۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵/۱۱۸، الرقم: ۶۰۲۴-۶۰۲۵، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۶/۱۳۸، الرقم: ۳۳۶۵، والحميدي في المسند، ۱/۱۷۲، الرقم: ۳۵۴، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۴/۱۹۰۷، الرقم: ۴۰۷۷، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۰/۸۴، ۹۲، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ۱۳/۱۹۴، وفي رياض الصالحين، ۱/۲۰۴، الرقم: ۲۰۴، والعيني في عمدة القاري، ۲۱/۱۹۲، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۳/۲۰۰، الرقم: ۱۵۷۷، والصنعاني في سبل السلام، ۳/۱۶۱، والشوكان في نيل الأوطار، ۹/۸۵، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۱۰/۱۳۱۔

كَبْشَةُ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ فَقَطَعَتْ فَمِ الْقِرْبَةِ تَبْتَعِي بَرَكَهَ مَوْضِعٍ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي "شَرْحِهِ عَلَى صَحِيحِ مُسْلِمٍ" وَفِي "الرِّيَاضِ": وَقَدْ رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ أَحْتُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ لَوْجَهَيْنِ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَطَعَ لِمِ الْقِرْبَةِ فَعَلْتَهُ لَوْجَهَيْنِ أَحَدُهُمَا: أَنْ تَصُونَ مَوْضِعًا أَصَابَهُ فَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَنْ يَسْتَدِلَّ وَيَمَسَّهُ كُلُّ أَحَدٍ. وَالثَّانِي: أَنْ تَحْفَظَهُ لِلتَّبَرُّكِ بِهِ وَالتَّسْتِشْفَاءِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

”حضرت عبدالرحمن بن ابوعمرہ ؓ اپنی دادی جنہیں حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہا جاتا تھا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے وہاں ان کے پاس ہی ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے اس مشکیزہ کے منہ سے پانی نوش فرمایا تو انہوں نے اس مشکیزے کا دہانہ حضور نبی اکرم ﷺ کے منہ مبارک لگنے کی وجہ سے حصول برکت کے لئے کاٹ کر رکھ لیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا

ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

”امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور ریاض الصالحین میں بیان کیا ہے: اور امام ترمذی اور دیگر محدثین نے حضرت کبشہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک مشکیزہ جس کے دو منہ تھے اس میں سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں نے اس مشکیزہ کے منہ کو کاٹ کر رکھ لیا۔“ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مشکیزے کے منہ کو کاٹ کر رکھنے کے دو اسباب تھے۔ پہلا سبب تو یہ تھا کہ جس جگہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا دہن مبارک لگا تھا اس جگہ کی اس چیز سے حفاظت کی جائے کہ اس جگہ کی کوئی بے ادبی نہ کر سکے اور ہر کوئی نہ چھوئے اور دوسرا یہ کہ وہ اس کے ذریعے تبرک حاصل کریں اور شفا حاصل کریں۔“

۲۰۹/۲۲. عَنْ مَالِكِ بْنِ حَمَزَةَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ السَّاعِدِيِّ  
الْحَزْرَجِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أَسِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَلَهُ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ يُقَالُ  
لَهَا: بَيْتُ بَضَاعَةَ، قَدْ بَصَقَ فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ يَشْرُبُهَا وَيَتَبَسَّمُ بِهَا.  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ وَثَقُوا كُلُّهُمْ.

”حضرت مالک بن حمزہ بن ابو اسید الساعدی الخزرجی بذریعہ والد اپنے دادا حضرت اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس مدینہ منورہ میں ایک کنواں تھا

۲۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۶۳/۱۹، الرقم: ۵۸۵، والهيثمي  
في مجمع الزوائد، ۱۲/۴، ۳۲۲/۶، وقال: رواه الطبراني ورجاله وثقوا  
كلهم، والعيني في عمدة القاري، ۱۲/۱۴۷۔

جسے بئر بضاعہ کہا جاتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈال دیا تھا تو صحابہ کرام اس کنویں سے پانی پیتے تھے اور اس سے برکت حاصل کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے تمام رجال ثقہ قرار دیئے گئے ہیں۔

۲۳/۲۱۰. عَنْ أَبِي بِنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عِدَّةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ أَبُو أُسَيْدٍ وَأَبُو حَمِيدٍ، وَأَبُو سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه يَقُولُونَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْرَ بَضَاعَةَ، فَتَوَضَّأَ فِي الدَّلْوِ، وَرَدَّهُ فِي الْبَيْرِ، وَمَجَّ فِي الدَّلْوِ مَرَّةً أُخْرَى، وَبَصَقَ فِيهَا، وَشَرِبَ مِنْ مَائِهَا، وَكَانَ إِذَا مَرَضَ الْمَرِيضُ فِي عَهْدِهِ يَقُولُ: اغْسِلُوهُ مِنْ مَاءِ بَضَاعَةَ فَيُغْسَلُ فَكَأَنَّمَا حُلَّ مِنْ عَقَالٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَنَحْوُهُ الطَّبْرَانِيُّ مُخْتَصَرًا.

”حضرت اُبی بن عباس بن سہل بن سعد رضي الله عنه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بہت سے صحابہ کرام رضي الله عنهم سے یہ حدیث سنی ہے جن میں حضرت ابو اُسید، ابو حمید اور ابو سہل بن سعد رضي الله عنهم شامل ہیں۔ وہ

۲۳-۲۷: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۵۰۳، ۵۰۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۶/۱۲۲، الرقم: ۵۷۰۴، والنميري في أخبار المدينة، ۱/۱۰۳، الرقم: ۴۷۳-۴۷۵، والعسقلاني في الإصابة، ۲/۵۴۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴/۱۲، والحموي في معجم البلدان، ۱/۴۴۲۔

فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ”بضاعہ“ کے کنویں پر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ایک ڈول میں پانی لے کر اس سے وضو کیا پھر اس (مستعمل پانی کو برکت کے لئے) اس کنویں میں دوبارہ ڈال دیا پھر اس ڈول کو دوبارہ پانی سے بھر کر نکالا گیا تو آپ ﷺ نے اس سے پانی پیا اور پھر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ پھر جب کوئی شخص آپ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں (بھی) بیمار ہوتا تو آپ ﷺ فرماتے کہ اسے بضاعہ کنویں کے پانی سے غسل دو (چنانچہ جب اس بابرکت پانی سے) اس بیمار کو غسل دیا جاتا تو وہ (اسی وقت) مکمل طور پر صحت یاب ہو جاتا۔“

اس حدیث کو امام ابن سعد اور طبرانی نے مختصراً روایت کیا ہے۔

۲۱۱/۲۴. وفي رواية: عَنْ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: كُنْتُ قَدْ طَلَبْتُ الْبِئْرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَعْدِبُ مِنْهَا وَالَّتِي بَرَكَ فِيهَا وَبَصَقَ فِيهَا فَكَانَ يَشْرَبُ مِنْ بئرِ بَضَاعَةَ وَبَصَقَ فِيهَا وَبَرَكَ ..... وَكَانَ يَشْرَبُ مِنْ بئرِ غَرْسٍ بَقَاءَ وَبَرَكَ فِيهَا وَقَالَ: هِيَ عَيْنٌ مِنْ عَيْنِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت مروان بن ابو سعید بن معلی سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان کنوؤں کی تلاش میں رہتا تھا جن سے رسول اللہ ﷺ نے پانی پی کر اور ان میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈال کر انہیں شرف برکت بخشا تھا۔ آپ ﷺ بضاعہ کے کنویں سے بھی پانی نوش فرمایا کرتے تھے اور اس میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن مبارک بھی ڈالا تھا اور اس میں برکت فرمائی تھی..... اور اسی طرح آپ ﷺ نے ”غرس بقاء“ کے کنویں سے بھی پانی پیا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے اس میں بھی (اپنے لعاب دہن مبارک سے) برکت ڈالی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ (اس برکت کی وجہ

سے) یہ کنواں جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ (بن گیا) ہے۔“  
اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۲۱۲. وذكر العسقلاني في ”الإصابة“: وَقَالَ الْبَلَاذِرِيُّ فِي تَارِيخِهِ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ مِنْ بَيْتِ رُومَةَ بِالْعَقِيقِ وَبَصَقَ فِيهَا فَعَذَّبَتْ.

”امام عسقلانی نے الاصابة میں بیان کیا ہے کہ امام بلاذری نے اپنی تاریخ میں بیان فرمایا ہے: رسول اللہ ﷺ عقیق کے مقام پر رومہ کے کنویں سے پانی پیا کرتے تھے اور اس میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈالا تو (اس کی تاثیر سے) یہ (کڑوے پانی کا چشمہ نہایت) شیریں ہو گیا تھا۔“ اسے امام نمیری نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۲۱۳. وفي رواية: عَنْ حَارِثَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّى بَيْتَ بَنِي أُمَيَّةَ مِنَ الْأَنْصَارِ الْبَيْسِرَةَ وَبَرَكَ عَلَيْهَا وَتَوَضَّأَ وَبَصَقَ فِيهَا. رَوَاهُ النُّمَيْرِيُّ.

”ایک روایت میں حضرت حارثہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار سے بنو امیہ کا جو کنواں تھا، اس کا نام بیسیرہ رکھا تھا اور اس کے پانی سے وضو فرما کر اور اس میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈال کر اسے شرف برکت بخشا تھا۔“

www.MinhajBooks.com اس حدیث کو امام نمیری نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۲۱۴. وفي رواية: عَنْ سَعِيدِ بْنِ رُقَيْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مِنْ بَيْتِ الْأَعْرَاسِ وَأَهْرَقَ بَقِيَّةَ وَضُوئِهِ فِيهَا. رَوَاهُ النُّمَيْرِيُّ.

”اور ایک روایت میں حضرت سعید بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ”اغواس“ کے کنویں سے بھی وضو فرمایا اور اپنے وضو کے استعمال کا بقیہ پانی (بطور تبرک) اسی کنویں میں گرا دیا۔“

اس حدیث کو امام نمیری نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۲۱۵. عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ فِي بَيْتِي فَكُنْتُ أَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقْبَلُ عَلَيْهِ فَيَعْرِقُ فَكُنْتُ آخِذٌ سَكًّا فَأَعَجَنَهُ بِعَرَقِهِ. قَالَ مُحَمَّدٌ (بْنُ سَيْرِينَ): وَاسْتَوْهَبْتُ مِنْ أُمِّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ فَوَهَبْتُ لِي مِنْهُ قَالَ أَيُّوبُ: فَاسْتَوْهَبْتُ مِنْ مُحَمَّدٍ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ فَوَهَبَ لِي مِنْهُ فَإِنَّهُ عِنْدِي الْآنَ قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ مُحَمَّدٌ (بْنُ سَيْرِينَ) حُنِطَ بِذَلِكَ السُّكِّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت ایوب، امام محمد بن سیرین سے اور وہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر قبولہ فرمائے تشریف لایا کرتے تو میں آپ ﷺ کے لئے ایک چمڑے کا بستر بچھا دیتی جس پر آپ ﷺ قبولہ فرماتے اور جب آپ ﷺ کو پسینہ مبارک آتا (تو اس پسینہ مبارک کو میں ایک بوتل میں جمع کر لیتی) اور پھر میں خوشبو لیتی اور اسے آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کے ساتھ گوند لیتی۔ امام محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے (بطور تبرک) اس خوشبو میں سے کچھ مانگی تو انہوں نے مجھے اس میں سے کچھ خوشبو عطا

۲۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱۹/۲۵، الرقم: ۲۹۰، وابن سعد

في الطبقات الكبرى، ۴۲۸/۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۳۰۷۔



فرمائی۔ حضرت ایوب بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے بھی امام محمد بن سیرین سے اس خوشبو میں سے کچھ مانگی، تو انہوں نے بھی مجھے اس میں سے کچھ خوشبو عطا فرمائی، اور وہ خوشبو اب بھی میرے پاس ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب امام محمد بن سیرین فوت ہوئے تو انہیں اسی خوشبو سے حنوط کیا گیا (یعنی ان کی میت کو آپ ﷺ کے پسینہ مبارک والی وہی بابرکت خوشبو لگائی گئی)۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن سعد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۹/۲۱۶. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ ﷺ قَالَ: أُصِيبْتُ عَيْنُ أَبِي ذَرٍّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَبَرَقَ فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ فَكَانَتْ أَصَحَّ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

”حضرت عبدالرحمن بن حارث بن عبیدؓ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ اُحد کے دن حضرت ابو ذرؓ کی آنکھ ضائع ہوگئی تو اس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن مبارک لگایا تو یہ آنکھ (اسی وقت ٹھیک ہو کر) دوسری آنکھ سے بھی بہتر ہوگئی۔“ اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۳۰/۲۱۷. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي

۲۹: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۲۰/۳، الرقم: ۱۵۵۰، وفي المفاريد،

۶۴/۱، الرقم: ۶۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۹۸/۸۔

۳۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۴۵/۵، الرقم: ۲۳۵۶۳، ۳۲۸/۶،

الرقم: ۳۱۸۰۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۵/۴، الرقم: ۳۵۴۶،

والشيباني في الأحاد والمثاني، ۹۱/۵، الرقم: ۲۶۳۴، والأصبهاني في

دلائل النبوة، ۲۰۲/۱، الرقم: ۲۶۹، والعسقلاني في الإصابة، ۲۳/۲،

الرقم: ۱۵۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۹۸/۸۔

سَلَامَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ خَالَهَا حَبِيبَ بْنَ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَهَا أَنَّ أَبَاهُ خَرَجَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَيْنَاهُ مُبَيضَتَانِ لَا يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا، فَسَأَلَهُ مَا أَصَابَهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْرُنُ جَمَلًا لِي فَوَقَعْتُ رَجُلِي عَلَى بَيْضِ حَيَّةٍ، فَأَصِيبَ بَصْرِي، فَنَفَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ، فَأَبْصَرَ قَالَ: فَرَأَيْتَهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الْإِبْرَةِ وَإِنَّهُ لِابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً وَأَنَّ عَيْنَيْهِ لَمُبَيضَتَانِ.  
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

”حضرت عبدالعزیز بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے قبیلہ بنو سلامان بن سعد کے ایک آدمی نے اپنی ماں سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے ماموں حضرت حبیب بن ابی فدیک نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد انہیں لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کیونکہ ان کی دونوں آنکھوں میں سفید موتیا تھا اور وہ ان سے کچھ بھی دیکھ نہیں سکتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں اپنے ایک اونٹ کے پاؤں کے نچلے حصے پر تیل ملا کرتا تھا پس اس دوران میرا پاؤں سانپ کے انڈوں پر پڑ گیا تو اس سے میری بینائی چلی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی آنکھوں میں پھونک ماری تو وہ (پہلے کی طرح) دیکھنے لگے۔ راوی کہتے ہیں میں نے انہیں دیکھا کہ وہ سوئی میں دھاگا ڈال لیتے تھے جب کہ ان کی عمر اسی سال تھی اور ان کی آنکھوں میں سفید موتیا بھی تھا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور شیخانی نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۲۱۸. عَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَحْتَجِمُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِي: خُذْ

۳۱: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ۲۰۹/۴، الرقم: ۲۵۲۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶۷/۷، الرقم: ۱۳۱۸۶، وفي شعب الإيمان، ۲۳۳/۵، —

هَذَا الدَّمَّ فَادْفِنُهُ مِنَ الطَّيْرِ وَالذَّوَابِّ وَالنَّاسِ، فَتَغَيَّبْتُ فَشَرِبْتُهُ، ثُمَّ سَأَلَنِي أَوْ أَخْبَرَ أَنِّي شَرِبْتُهُ فَصَحِّحَكَ.

رَوَاهُ البُخَارِيُّ فِي الكَبِيرِ وَالبَيْهَقِيُّ وَالتَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت سفینہ رحمۃ اللہ علیہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے چھنے لگوئے پھر مجھے حکم فرمایا، یہ خون لے جاؤ اور اسے کسی ایسی جگہ پر ڈن کر دو جہاں پرندے، چوپائے اور آدمی نہ پہنچ سکیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جگہ چھپ گیا اور اسے پی لیا پھر آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا یا آپ کو بتایا گیا کہ میں نے اسے پی لیا ہے تو آپ ﷺ (یہ سن کر میری خوش بختی پر) مسکرا پڑے۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۲/۲۱۹. عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ

..... الرقم: ۶۴۸۹، والطبراني المعجم الكبير، ۸۱/۷، الرقم: ۶۴۳۴،  
والمحامل في الأمالي، ۱/۴۴۱، الرقم: ۵۲۶، وابن عدي في الكامل،  
۲/۶۴، الرقم: ۲۹۶، ۵/۵۳، الرقم: ۱۲۲۶، والذهبي في ميزان  
الاعتدال، ۲/۱۵، الرقم: ۱۱۶۰، والعسقلاني في تلخيص الحبير،  
۱/۳۰، الرقم: ۱۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۷۰، وقال: رواه  
الطبراني والبخاري ورجال الطبراني ثقات۔

۳۲-۳۳: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۷/۶۷، الرقم: ۱۳۱۸۵،  
والشيباني في الأحاد والمثاني، ۱/۴۱۴، الرقم: ۵۷۸، والمقدسي في  
الأحاديث المختارة، ۹/۳۰۸، الرقم: ۲۶۷، والعسقلاني في الإصابة،  
۴/۹۳، وفي تلخيص الحبير، ۱/۳۰، والذهبي في سير أعلام النبلاء،

قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَعْطَانِي دَمَهُ وَقَالَ: إِذْهَبْ فَوَارِهِ لَا يَبْحَثُ عَنْهُ سَبْعٌ أَوْ كَلْبٌ أَوْ إِنْسَانٌ قَالَ: فَتَحَيَّيْتُ عَنْهُ فَشَرِبْتُه ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: صَنَعْتُ الَّذِي أَمَرْتَنِي قَالَ: مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ شَرِبْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَاذَا تَلَقَّى أُمَّتِي مِنْكَ. قَالَ: أَبُو جَعْفَرٍ: وَزَادَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: فَيَرُونَ أَنَّ الْقُوَّةَ الَّتِي كَانَتْ فِي الزُّبَيْرِ ﷺ مِنْ قُوَّةِ دَمِ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے چھپنے لگوائے اور (پکھنوں سے نکلنے والا) خون مبارک مجھے عطا فرما کر حکم دیا کہ جا کر اسے کسی ایسی جگہ چھپا دو جہاں اسے درندے، چوپائے وغیرہ یا کوئی آدمی نہ پاسکے۔ (حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) پس میں آپ ﷺ سے دور چلا گیا اور دور جا کر اس خون مبارک کو پی لیا پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے اس خون کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے ویسے ہی کیا جو آپ نے حکم دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے اسے پی لیا ہے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم سے کبھی میرا کوئی امتی (بغض و کینہ) سے نہیں ملے گا۔ ابو جعفر نے کہا کہ بعض محدثین نے ابو سلمہ سے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: پس لوگ دیکھتے تھے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ میں جو قوت تھی وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خون مبارک کی قوت کی برکت ہی تھی۔“

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

----- ۳/۳۶۶، والحکیم الترمذی فی نواہر الأصول، ۱/۱۸۶، والسیوطی فی

الجامع الصغیر، ۱/۲۷۳، والمنای فی فیض القدر، ۵/۱۹۸۔

۳۳/۲۲۰. وفي رواية: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحْتَجِمُ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، إِذْهَبْ بِهَذَا الدَّمِ فَأَهْرِفْهُ حَيْثُ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا بَرَزَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَمَدَ إِلَى الدَّمِ فَشَرِبَهُ، (فَلَمَّا رَجَعَ) فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، مَا صَنَعْتَ بِالدَّمِ؟ قَالَ: جَعَلْتُهُ فِي أَحْفَى مَكَانٍ ظَنَنْتُ إِنَّهُ يَحْفَى عَلَيَّ النَّاسِ، قَالَ: لَعَلَّكَ شَرِبْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَلِمَ شَرِبْتَ الدَّمِ؟ وَيُلُّ لِلنَّاسِ مِنْكَ وَيُوِيْلُ لَكَ مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَالْمُقَدِّسِيُّ.

”ایک اور روایت میں ہے کہ وہ (یعنی حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اس وقت آپ ﷺ کھینچنے لگوارہے تھے۔ پس جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے عبد اللہ! اس خون کو لے جاؤ اور اسے کسی ایسی جگہ بہا دو جہاں سے کوئی دیکھ نہ سکے۔ پس جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی (ظاہری) نگاہوں سے پوشیدہ ہوئے تو خون مبارک پینے کا ارادہ کیا اور اسے پی لیا (اور جب واپس پلٹے) تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے عبد اللہ! تم نے اس خون کا کیا کیا؟ حضرت عبد اللہ ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے اسے ایسی خفیہ جگہ پر رکھا ہے کہ جہاں تک میرا خیال ہے وہ (ہمیشہ) لوگوں سے مخفی رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یقیناً اسے پی لیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور تو نے خون کیوں پیا؟ (آج کے بعد دوزخ کی آگ تجھ پر حرام ہے۔“

www.MinhajBooks.com

اسے امام شیبانی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۲۲۱. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَقُولُ لِلْحُجَّاجِ:

۳۴-۳۵: أخرجه الدار قطني في السنن، ۱/۲۲۸، الرقم: ۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۳۳۰، وابن غطريف في الجزء، ۱/۱۰۴، الرقم: ۶۵، وابن

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ فَدْفَعَ دَمُهُ إِلَى ابْنِي فَشْرِبُهُ. فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أَصَبَّ دَمَكَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَمَسُّكَ النَّارُ وَمَسَّحَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ: وَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْكَ وَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْمَدَارِقُطْنِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حاجیوں سے فرمایا کرتی تھیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے چھنے لگوائے۔ (اور چھنوں سے نکلنے والا) خون مبارک آپ ﷺ نے میرے بیٹے کو عطا فرمایا (تاکہ وہ اسے کہیں دفن کر دیں تو) انہوں نے اس خون مبارک کو پی لیا پس اسی وقت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے (اس خون کا) کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں آپ کا خون مبارک زمین پر انڈیل دوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یہ مقدس خون پی جانے کے بعد اب) تمہیں دوزخ کی آگ کبھی نہیں چھوئے گی اور (پھر) ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور فرمایا: تو لوگوں (کو تکلیف) دینے سے محفوظ ہو گیا اور لوگ تجھ سے (تکلیف پانے سے) محفوظ ہو گئے۔“

اسے امام دارقطنی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۲۲۲. وفي رواية: عَنْ كَيْسَانَ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: دَخَلَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ

..... عساکر فی تاریخ مدینة دمشق، ۲۰/۲۳۳، ۲۸/۱۶۲-۱۶۳،  
والعسقلانی فی الإصابة، ۴/۹۳، وفي تلخیص الحبیر، ۱/۳۰-۳۱،  
الرقم: ۱۸، والخطابی فی غریب الحدیث، ۱/۳۱۵۔

رضی اللہ عنہما معہ طَسْتُتْ یَشْرَبُ مَا فِیْهَا، فَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: فَرَعْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ سَلْمَانُ: مَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَعْطَيْتُهُ غُسَالَةَ مَحَاجِمِي يُهْرِيقُ مَا فِیْهَا، قَالَ سَلْمَانُ: ذَاكَ شَرِبَهُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، قَالَ: شَرِبْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ دَمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَوْفِي، فَقَامَ وَرَبَّتْ بِيَدِهِ عَلَى رَأْسِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَقَالَ: وَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ وَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْكَ، لَا تَمْسُكَ النَّارُ إِلَّا قَسْمُ الْيَمِينِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت کیسان سے مروی ہے کہ حضرت سلمان ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ایک برتن سے کچھ پی رہے ہیں پھر حضرت عبد اللہ ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم فارغ ہو گئے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت سلمان ؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کیا کام تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اسے اپنے چھینے کا غسالہ دیا تھا کہ اسے کہیں لے جا کر (پاک جگہ) بہا دے حضرت سلمان ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبود کیا ہے! اسے تو یہ پی چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تم نے اسے پی لیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیوں؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری یہ خواہش تھی کہ آپ کا خون مبارک میرے پیٹ میں آجائے یہ سن کر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور حضرت عبد اللہ بن زبیر ؓ کے سر پر دستِ شفقت پھیرا پھر فرمایا: تم لوگوں (کو تکلیف دینے) سے محفوظ ہو گئے اور لوگ تم سے (تکلیف

پانے سے) محفوظ رہیں گے اور تمہیں جہنم کی آگ کبھی نہیں چھو سکے گی۔“  
اس حدیث کو امام ابو نعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۲۲۳. عَنْ أُمِّ أَيُّمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فِخَارَةٍ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَبَالَ فِيهَا، فَفُتِمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطَشَى فَشَرِبْتُ مِنْ فِي الْفِخَارَةِ وَأَنَا لَا أَشْعُرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: يَا أُمَّ أَيُّمَنَ، قَوْمِي إِلَى تِلْكَ الْفِخَارَةِ فَأَهْرِيقِي مَا فِيهَا قُلْتُ: قَدْ وَاللَّهِ شَرِبْتُ مَا فِيهَا، قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَا يَفْجَعُ بَطْنُكَ بَعْدَهُ أَبَدًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ گھر کے ایک گوشہ میں تشریف لے گئے اور مٹی کے ایک برتن میں پیشاب فرمایا پھر اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیا میں رات کو اٹھی تو مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ میں نے بے خبری میں اسے پی لیا جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُم ایمن جاؤ اور اس برتن میں جو کچھ ہے اسے بہا دو، میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ کی قسم! میں نے تو اسے پی لیا ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میری یہ بات سن کر حضور نبی اکرم ﷺ اس قدر تبسم ریز ہوئے کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اس کے بعد آپ ﷺ نے

۳۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۷۰/۴، الرقم: ۶۹۱۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۸۹/۲۵، الرقم: ۲۳۰، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۶۷/۲، والعسقلاني في الإصابة، ۱۷۱/۸، وفي تلخیص الحییر، ۳۱/۱، الرقم: ۲۰، والشوکانی في نیل الأوطار، ۱۰۶/۱، وقال: رواه أبو ذر الهروي في مستدرکه وأخرج الحسن بن سفیان في مسنده والحاكم والدارقطني والطبراني وأبو نعیم، والهيشمي في مجمع الزوائد، ۲۷۱/۸۔



ان سے فرمایا: آج کے بعد تمہارے پیٹ میں کبھی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔“  
اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۲۲۴. عَنْ حَكِيمَةَ بِنْتِ أُمِّمَةَ عَنْ أُمِّهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:  
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبُولُ فِي قَدَحِ عِيدَانٍ، ثُمَّ يُوَضَعُ تَحْتِ سَرِيرِهِ، فَبَالَ فِيهِ  
ثُمَّ جَاءَ فَأَرَادَهُ فِإِذَا الْقَدْحُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَقَالَ لَامْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا: بَرَكَاتٌ  
كَانَتْ تَخْدُمُ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا جَاءَتْ بِهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ: أَيْنَ  
الْبَوْلُ الَّذِي كَانَ فِي الْقَدْحِ؟ قَالَتْ: شَرِبْتُهُ فَقَالَ: لَقَدْ احْتَضَرْتَ مِنَ  
النَّارِ بِحِطَارٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالبَيْهَقِيُّ.

”حضرت حکیمہ بنت امیمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سے بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی  
اکرم ﷺ (رات کے وقت) ایک برتن میں بول مبارک کیا کرتے تھے پھر اسے ایک تخت  
کے نیچے رکھ دیتے تھے ایک دن آپ ﷺ نے یہ عمل فرمایا پھر آپ ﷺ دوبارہ تشریف  
لائے اور اس برتن کو دیکھا (تاکہ گرا دیں) تو اس میں کوئی چیز نہ تھی۔ آپ ﷺ نے  
حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ برکہ سے جو کہ حبشہ سے ان کے ساتھ آئیں تھیں اس  
بارے میں استفسار فرمایا کہ برتن کا پیشاب کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!)  
میں نے اسے پی لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے خود کو جہنم کی آگ سے بچا لیا

۳۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۸۹/۲۴، الرقم: ۴۷۷، والبيهقي  
في السنن الكبرى، ۶۷/۷، الرقم: ۱۳۱۸۴، والمزي في تهذيب الكمال،  
۱۵۶/۳۵، الرقم: ۷۸۱۹، والعسقلاني في الإصابة، ۵۳۱/۷، وفي  
تلخيص الحبير، ۳۲/۱، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱۷۹۴/۴،  
والسيوطي في شرحه على سنن النسائي، ۳۲/۱۔

ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۲۲۵ . وفي رواية: عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُولُ فِي قَدَحٍ مِنْ عَيْدَانٍ، ثُمَّ يُوَضَعُ تَحْتَ سَرِيرِهِ، فَجَاءَ فِإِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَقَالَ لِامْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا: بَرَكَةٌ كَانَتْ تَخْدُمُ أُمَّ حَبِيبَةَ جَاءَتْ مَعَهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ: أَيْنَ الْبَوْلُ الَّذِي كَانَ فِي الْقَدَحِ؟ قَالَتْ: شَرِبْتُهُ، قَالَ: صِحَّةٌ يَا أُمَّ يُوسُفَ. وَكَانَتْ تُكْنِي أُمَّ يُوسُفَ، فَمَا مَرَضَتْ قَطُّ حَتَّى مَرَضَهَا الَّذِي مَاتَتْ فِيهِ. ذَكَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالذَّهَبِيُّ.

”اور ایک روایت میں حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے بتلایا گیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت) لکڑی کے ایک پیالہ میں بول مبارک فرما کر اسے اپنے تخت کے نیچے رکھ دیا کرتے تھے ایک بار آپ ﷺ نے دیکھا کہ پیالہ میں کچھ نہیں ہے تو انہوں نے ایک خاتون پر کہ جو کہ حضرت امہ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں اور ان کے ساتھ حبشہ سے آئی تھیں سے دریافت فرمایا کہ وہ پیالہ میں جو کچھ پانی تھا وہ کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) میں نے اسے پی لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! اے ام یوسف تو نے صحیح کیا۔ ام یوسف اس عورت کی کنیت تھی اور اس کے بعد وہ کبھی بیمار نہ ہوئی سوائے اس بیماری کے کہ جس میں اس کی وفات ہوئی۔“

۳۹/۲۲۶ . وفي رواية: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: حَجَمَ

۳۸: أخرجه العسقلاني في تلخيص الحبير، ۳۱/۱، الرقم: ۲۰، وفي الإصابة،

۵۳۱/۷، الرقم: ۱۰۹۱۶، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۹/۴۵۰،

والشوكاني في نيل الأوطار، ۱/۱۰۶۔

۳۹: أخرجه العسقلاني في تلخيص الحبير، ۳۰/۱، الرقم: ۱۷۔

النَّبِيِّ ﷺ غَلَامٌ لِبَعْضِ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا فَرَّغَ حِجَامَتَهُ، أَخَذَ الدَّمَ، فَذَهَبَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحَائِطِ فَنَظَرَ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَلَمْ يَرَ أَحَدًا تَحَسَّى دَمَهُ حَتَّى فَرَّغَ ثُمَّ أَقْبَلَ فَنَظَرَ النَّبِيَّ ﷺ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ بِالدَّمِ؟ قَالَ: غَيَّبْتُهُ مِنْ وَرَاءِ الْحَائِطِ، قَالَ: أَيْنَ غَيَّبْتُهُ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَفَسْتُ عَلَى دَمِكَ أَنْ أَهْرِيقَهُ فِي الْأَرْضِ فَهُوَ فِي بَطْنِي، فَقَالَ: اذْهَبْ فَقَدْ أَحْرَزْتَ نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ. ذَكَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ.

”اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک قریشی لڑکے نے حضور نبی اکرم ﷺ کو پچھنا لگا یا جب وہ اس سے فارغ ہوا تو آپ ﷺ کا خون مبارک لے کر دیوار کے پیچھے چلا گیا پھر اس نے اپنے دائیں بائیں دیکھا اور جب اسے کوئی نظر نہ آیا تو اس نے (چپکے سے) وہ خون مبارک پی لیا۔ جب وہ واپس آیا تو حضور ﷺ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر دریافت فرمایا: اللہ کے بندے! تو نے اس خون کا کیا کیا؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے دیوار کے پیچھے اسے چھپا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کہاں چھپایا ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے زمین پر آپ کا خون مبارک گرا نا مناسب نہ سمجھا سو وہ میرے پیٹ میں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم نے خود کو جہنم سے بچالیا۔“

اسے امام عسقلانی نے ذکر کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

## بَابُ فِي التَّبَرُّكِ بِشَعْرِهِ ﷺ

### حضور ﷺ کے موئے مبارکہ سے حصول

#### برکت

۱/۲۲۷ . عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

”حضرت انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ (عمرہ ادا فرمانے کے بعد) جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اقدس منڈوایا تو حضرت ابو طلحہ رضي الله عنه سب سے پہلے شخص تھے جنہیں (بطور تبرک) آپ ﷺ کے موئے مبارک حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲/۲۲۸ . عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ رضي الله عنه قَالَ : أُرْسِنِي أَهْلِي إِلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ بِفَدْحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبْضِ إِسْرَائِيلَ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قِصَّةٍ فِيهِ شَعْرٌ مِنَ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ إِذَا

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: الماء الذي يغسل به شعر الإنسان، ۷۵/۱، الرقم: ۱۶۹، والعيني في عمدة القاري، ۳۷/۳، الرقم: ۱۷۱، ۶۳/۱۰، الرقم: ۶۲۷۱۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: اللباس، باب: ما يذكر في الشيب، ۲۲۱۰/۵، الرقم: ۵۵۵۷، والعسقلاني في فتح الباري، ۳۵۳/۱۰، الرقم: ۵۵۵۷، والعيني في عمدة القاري، ۴۸/۲۲، الرقم: ۵۸۹۶، والشوكانی في نيل الأوطار، ۶۹/۱، ۸۲، والمباركفوري في تحفة الأحوذی، ۵۱۰/۵۔

أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِحْضَبَهُ فَاطْلَعَتْ فِي الْجُلْجُلِ  
فَرَأَيْتُ شَعْرَاتٍ حُمْرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موهب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے گھر والوں نے مجھے ایک پیالے میں پانی دے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ (راوی) حضرت اسرائیل نے اپنی تین انگلیاں بند کر کے اس پیالی کی طرح بنائیں جس کے اندر حضور نبی اکرم ﷺ کا موئے مبارک ڈالا گیا تھا (اور بیان کیا کہ) چنانچہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی تکلیف ہوتی تو ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک برتن میں پانی بھیج دیا جاتا۔ (تو وہ اس میں آپ ﷺ کا وہ موئے مبارک ڈال دیتیں اور بیمار شخص کو وہ پانی پینے سے فوراً شفاء ہو جاتی) پس میں نے اس بوتل میں جھانک کر دیکھا تو میں نے (آپ ﷺ کے) چند سرخ موئے مبارک کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ . ۳/۲۲۹

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: اللباس، باب: ما يذكر في الشيب، ۲۲۱۰/۵، الرقم: ۵۵۵۸، وابن ماجه في السنن، كتاب: اللباس، باب: الخضاب بالحناء، ۱۱۹۶/۲، الرقم: ۳۶۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۹۶/۶، الرقم: ۳۱۹، الرقم: ۲۶۵۸۱، ۲۶۷۵۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۸۲/۵، الرقم: ۲۵۰۰۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۱/۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۱۰/۷، الرقم: ۱۴۵۹۴، وفي شعب الإيمان، ۲۱۲/۵، الرقم: ۶۴۰۰، والنميري في أخبار المدينة، ۳۲۶/۱، الرقم: ۹۹۴، والعيني في عمدة القاري، ۴۹/۲۲، الرقم: ۵۸۹۷۔

عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْضُوبًا. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَرْتُهُ شَعْرَ النَّبِيِّ ﷺ أَحْمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ (ہمیں زیارت کروانے کے لئے) ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک خضاب لگا موئے مبارک لے کر آئیں۔ اور ایک روایت میں انہی سے مروی ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ سرخ موئے مبارک دکھایا (جو ان کے پاس بطور تبرک محفوظ تھا)۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤/٢٣٠. عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ: عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ، أَصْبَاهُ مِنْ قَبْلِ أَنَسِ رضی اللہ عنہ، أَوْ مِنْ قَبْلِ أَهْلِ أَنَسِ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعْرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بتایا: ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں جنہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ان میں سے ایک موئے مبارک بھی میرے پاس ہوتا تو وہ مجھے دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے ان سب سے کہیں زیادہ محبوب ہوتا۔“

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: الماء الذي يغسل به شعر الإنسان وكان عطاء لا يرى، ٧٥/١، الرقم: ١٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦٧/٧، الرقم: ١٣١٨٨۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۵/۲۳۱. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَالْحَلَاقِ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ جہاں آپ ﷺ کے سر مبارک کی حجامت بنا رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارد گرد (پروانوں کی طرح دیوانہ وار) گھوم رہے تھے اور ان (میں سے ہر ایک) کی یہ کوشش تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی ایک بال مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پائے بلکہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں آجائے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۶/۲۳۲. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمُنْحَرِ وَرَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ يَقْسِمُ أَضَاحِيَّ

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: قرب النبي ﷺ من

الناس وتبركهم به، ۴/۱۸۱۲، الرقم: ۲۳۲۵، وأحمد بن حنبل في

المسند، ۳/۱۳۳، ۱۳۷، الرقم: ۱۲۴۲۳، وعبد بن حميد في المسند،

۱/۳۸۰، الرقم: ۱۲۷۳۔

۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۴۲، الرقم: ۱۶۵۲۱-۱۶۵۲۲،

وابن خزيمة في الصحيح، ۴/۳۰۰، الرقم: ۲۹۳۱، والبخاري في التاريخ

الكبير، ۵/۱۲، الرقم: ۱۹، والحاكم في المستدرک، ۱/۶۴۸، الرقم:

۱۷۴۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۲۵، الرقم: ۹۱، وفي شعب

الإيمان، ۲/۲۰۲، الرقم: ۱۵۳۵، والمقدسي في الأحاديث المختارة،

۹/۳۸۴-۳۸۵، الرقم: ۳۵۳-۳۵۵، والنميري في أخبار المدينة، —

فَلَمْ يُصَبِّهُ مِنْهَا شَيْءٌ وَلَا صَاحِبَهُ، فَحَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ فِي نَوْبِهِ، فَأَعْطَاهُ فَقَسَمَ مِنْهُ عَلَى رِجَالِ وَقَلَمَ أَظْفَارُهُ فَأَعْطَاهُ صَاحِبَهُ قَالَ: فَإِنَّهُ لَعِنْدَنَا مَخْضُوبٌ بِالْحِنَاءِ وَالْكُتَمِ يَعْنِي شَعْرَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت محمد بن عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ وہ قربان گاہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے اور قریش میں سے ایک آدمی قربانیوں کو تقسیم کر رہا تھا تو انہیں اور ان کے ساتھی کو کوئی چیز نہ ملی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں اپنے موئے مبارک منڈوائے اور انہیں عطا فرمائے۔ انہوں نے کچھ موئے مبارک لوگوں کو (تھمتہ دے دیئے اور باقی اپنے پاس سنبھال لئے)۔ راوی کہتے ہیں: ہمارے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ناخن مبارک اور موئے مبارک آج بھی محفوظ ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن خزیمہ اور بخاری نے ”التاریخ الکبیر“ میں اور حاکم و بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سَيْرِينَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا ۷/۲۳۳.

----- ۳۲۶/۱، الرقم: ۹۹۳، والشوکانی فی نیل الأوطار، ۶۹/۱، وقال:

أحاديث الباب يشهد بعضها لبعض-

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۶/۳، الرقم: ۱۳۷۱۰، والبيهقي

في السنن الكبرى، ۴۲۷/۲، الرقم: ۴۰۳۲، وابن سعد في الطبقات

الكبرى، ۵۰۶/۳، ۹۵/۶، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۴/۴۔



حَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ بِمَنْى أَخَذَ شِقَّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنَ بِيَدِهِ فَلَمَّا فَرَغَ نَاوَلَنِي فَقَالَ: يَا أَنَسُ، انْطَلِقْ بِهَذَا إِلَى أُمِّ سَلِيمٍ، فَلَمَّا رَأَى النَّاسُ مَا خَصَّهَا بِهِ مِنْ ذَلِكَ تَنَافَسُوا فِي الشَّقِّ الْآخَرَ، هَذَا يَأْخُذُ الشَّيْءَ وَهَذَا يَأْخُذُ الشَّيْءَ قَالَ مُحَمَّدٌ: فَحَدَّثْتُهُ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيَّ فَقَالَ: لِأَنَّ يَكُونُ عِنْدِي مِنْهُ شَعْرَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ أَصْبَحْتُ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَفِي بَطْنِهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ سَعْدٍ.

وقال الذهبي في السير: قُلْتُ: هَذَا الْقَوْلُ مِنْ عُبَيْدَةَ رضي الله عنه

هُوَ مَعْيَارُ كَمَالِ الْحُبِّ وَهُوَ أَنْ يُؤَثَّرَ شَعْرَةٌ نَبَوِيَّةٌ عَلَى كُلِّ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ بِأَيْدِي النَّاسِ وَمِثْلُ هَذَا يَقُولُهُ هَذَا الْإِمَامُ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِخَمْسِينَ سَنَةً فَمَا الَّذِي نَقُولُهُ نَحْنُ فِي وَقْتِنَا لَوْ وَجَدْنَا بَعْضَ شَعْرِهِ بِإِسْنَادٍ ثَابِتٍ أَوْ شَسِعَ نَعْلُ كَانَ لَهُ أَوْ قِلَامَةٌ ظُفْرٍ أَوْ شَقْفَةٍ مِنْ إِنَاءٍ شَرِبَ فِيهِ، فَلَوْ بَدَلَ الْغَنِيِّ مُعْظَمَ أَمْوَالِهِ فِي تَحْصِيلِ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَهُ أَكُنْتُ تَعَدُّهُ مَبْدَرًا أَوْ سَفِيهًا كَلَّا فَابْذُلْ مَالَكَ فِي زُورَةٍ مَسْجِدِهِ الَّذِي بَنَى فِيهِ بِيَدِهِ وَالسَّلَامَ عَلَيْهِ عِنْدَ حُجْرَتِهِ فِي بَلَدِهِ إِلَى أَحَدِهِ وَأَحِبِّهِ فَقَدْ كَانَ نَبِيَّكَ ﷺ يُحِبُّهُ وَتَمَلُّا بِالْحُلُولِ فِي رَوْضَتِهِ وَمَقْعَدِهِ فَلَنْ تَكُونَ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ هَذَا السَّيِّدُ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ وَوَلَدِكَ وَأَمْوَالِكَ وَالنَّاسِ كُلِّهِمْ وَقَبْلَ حَجْرًا مُكْرَمًا نَزَلَ

مِنَ الْجَنَّةِ وَضَعَ فَمَكَ لِأَنَّمَا مَكَانًا قَبْلَهُ سَيِّدُ الْبَشَرِ بَيِّقِينَ  
 فَهَنَّاكَ اللَّهُ بِمَا أَعْطَاكَ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ مَفْخَرٌ. وَلَوْ ظَفَرْنَا  
 بِالْمُحَجِّنِ الَّذِي أَشَارَ بِهِ الرَّسُولُ ﷺ إِلَى الْحَجَرِ ثُمَّ قَبَّلَ  
 مُحَجِّنَهُ لَحَقُّ لَنَا أَنْ نَزِدَّحِمَ عَلَى ذَلِكَ الْمُحَجِّنِ بِالتَّقْبِيلِ  
 وَالتَّبَجِيلِ وَنَحْنُ نُدْرِي بِالضَّرُورَةِ أَنَّ تَقْبِيلَ الْحَجَرِ أَرْفَعُ  
 وَأَفْضَلُ مِنْ تَقْبِيلِ مُحَجِّنِهِ وَنَعْلِهِ وَقَدْ كَانَ ثَابِتُ الْبُنَانِيِّ إِذَا  
 رَأَى أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ أَخَذَ يَدَهُ، فَقَبَّلَهَا وَيَقُولُ: يَدَ مَسَّتْ  
 يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَقُولُ: نَحْنُ إِذْ فَاتَنَا ذَلِكَ حَجَرٌ مُعَظَّمٌ  
 بِمَنْزِلَةِ يَمِينِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ مَسَّتُهُ شَفَعْنَا نَبِيَّنَا ﷺ لِأَنَّمَا لَهُ إِذَا  
 فَاتَكَ الْحَجُّ وَتَلَقَّيْتَ الْوَفْدَ فَالتَّزِمِ الْحَاجَّ وَقَبَّلْ فَمَهُ وَقُلْ: فَمَّ  
 مَسَّ بِالتَّقْبِيلِ حَجَرًا قَبْلَهُ خَلِيلِي ﷺ.

”امام محمد بن سیرین علیہ الرحمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں اپنے سر مبارک منڈوایا تو آپ ﷺ نے اپنے سر انور کی دائیں جانب (کے موئے مبارک) کو اپنے ہاتھ سے پکڑا پس جب (مونڈوا کر) فارغ ہوئے تو مجھے (وہ موئے مبارک) عطا فرمائے اور فرمایا: اے انس! یہ اُمّ سلیم کے پاس لے جاؤ۔ جب لوگوں نے وہ خاص چیز دیکھی جو انہیں عطا کی گئی تھی تو وہ دوسری جانب (کے موئے مبارک کے حصول کے لیے آپس) میں مقابلہ کرنے لگے۔ یہ کوئی چیز لے رہا ہے اور یہ کوئی چیز لے رہا ہے۔ امام محمد بن سیرین کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے اپنی شدید دلی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

(کاش) میرے پاس ان موئے مبارک میں سے اگر ایک بھی ہوتا تو وہ میرے نزدیک ہر پبلی اور سفید (یعنی سونے چاندی) سے بھی جو اس زمین کے اوپر اور جو کچھ اس کے اندر ہے سے زیادہ محبوب ہوتا۔ (یعنی وہ موئے مبارک میرے لئے کائنات کے تمام خزانوں سے بڑھ کر ہوتا)۔“

اس حدیث کو امام احمد، بیہقی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

”امام ذہبی اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء میں فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: حضرت عبیدہ ؓ کا یہ قول کمال محبت کا انتہائی اعلیٰ معیار ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک موئے مبارک کو ساری دنیا کے لوگوں کے پاس پائے جانے والے خزانوں پر بھی ترجیح دی جائے اور یہ قول اس امام کا ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کے صرف پچاس سال بعد ہوئے ہیں۔ پھر ہم اپنے اس زمانے میں کیا کہیں گے جب ہم آپ ﷺ کے بعض موئے مبارک کو صحیح سند کے ساتھ پالیں۔ یا کوئی آپ ﷺ کی نسبت والی چیز خواہ وہ آپ ﷺ کے نعلین پاک ہوں یا آپ ﷺ کے ناخن مبارک کا تراشہ یا اس برتن کا ٹکڑا جس میں آپ ﷺ نے پیا ہو۔ پس اگر کوئی امیر آدمی ان چیزوں کے حصول میں اپنا بہت زیادہ مال صرف کر دے تو کیا تم اسے فضول خرچ یا بے وقوف خیال کرو گے؟ ہرگز نہیں۔ بس تم بھی اپنا مال (اس مقصد کی خاطر) خرچ کرو (اور اگر اور کچھ نہیں) تو اس مسجد کی زیارت ہی کر لو جسے آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے تعمیر کیا۔ (اسی طرح تم اپنا مال) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کے حجرہ مبارک کے قریب، آپ ﷺ کے شہر میں اور وہاں سے آپ ﷺ کے محبوب پہاڑ اُحد تک، سلام عرض کرنے کے لئے خرچ کرو۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ سے (اُحد پہاڑ سے) محبت فرماتے تھے، اور

(اے زائر!) تو حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اطہر اور مسند شریف کی جگہ حاضری کی سعادت حاصل کر اور تم ہرگز مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ یہ آقا ﷺ تمہیں تمہاری ذات، تمہاری اولاد اور تمہارے اموال اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جائیں۔ اور تو اور تو اس بزرگی والے پتھر (یعنی حجر اسود) کو بھی چوم لے جو جنت سے نازل ہوا۔ اور اپنے منہ سے اس جگہ کا بوسہ لینے کی سعادت حاصل کر جس جگہ سے یقینی طور پر سید المرسلین ﷺ نے بوسہ لیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس امر کو باعث مسرت بنائے رکھے جو اس نے تجھے عطا کیا ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ قابل فخر ہے۔ اور اگر ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے اس عصا مبارک کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں جس کے ذریعے آپ ﷺ نے حجر اسود کی طرف اشارہ فرمایا اور پھر اسے چوما، تو ہمارے لیے یہ چیز واجب ہے کہ ہم اس عصا مبارک کے ارد گرد (حصول برکت کے لیے) نجوم بنالیں اور اسے چومیں اور اس کی (بے پناہ) تعظیم بجا لائیں، اور ہم بالضرورت جانتے ہیں کہ بے شک حجر اسود کا چومنا، آپ ﷺ کے عصا مبارک اور نعل مقدس سے ارفع و افضل ہے۔ اور حضرت ثابت بنانی ؓ نے جب حضرت انس بن مالک ؓ (کے دستِ اقدس) کو (حصول برکت کے لئے) مس کیا تھا (کیونکہ ان ہاتھوں سے انہوں نے حضور ﷺ کے دستِ اقدس کو مس کیا تھا)۔ پس ہم کہتے ہیں کہ اگر ہم اس عظیم الشان حجر اسود جس کی حرمت اس زمین میں اللہ تعالیٰ کی قسم کی طرح ہے اور جسے حضور نبی اکرم ﷺ کے کا فوری لبوں نے چھوا ہو اسے چومتے ہوئے، اور (اگر) تمہیں خود حج کی سعادت نصیب نہ ہو سکے اور تو کسی ایسے وفد سے مل لو جو حج (اور اس کے روضہ اقدس کی حاضری) کی سعادت حاصل کر کے لوٹا ہو۔ تو تم (اس وفد میں سے) کسی حاجی کے ہی منہ (اور لبوں) کو بوسہ دے لو یہ سوچ کر کہ یہ

وہ لب ہیں جنہوں نے اس حجرِ اسود کا بوسہ لینے کی سعادت حاصل کی ہے (جسے  
مصطفیٰ ﷺ کے کافوری لبوں نے بوسہ دیا تھا)۔“



www.MinhajBooks.com

## بَابُ فِي التَّبَرُّكِ بِآثَارِهِ ﷺ الشَّرِيفَةِ

﴿ حضور ﷺ کے آثارِ مبارکہ سے حصولِ برکت ﴾

۱/۲۳۴ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوِّفِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَقِّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكَلْتُهُ فَفَنِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکتا مگر (آپ ﷺ کے چھوڑے ہوئے) کچھ جو تھے جنہیں میں نے ایک الماری میں ڈال رکھا تھا۔ ایک مدت تک میں ان میں سے ہی سے کھاتی رہی تھی، (لیکن آپ ﷺ کی برکت سے وہ کبھی ختم نہ ہوئے) لیکن ایک روز میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔“  
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فرض الخمس، باب: نفقة نساء النبي بعده ﷺ، ۱۱۲۹/۳، الرقم: ۲۹۳۰، وفي كتاب: الرقاق، باب: فضل الفقر، ۲۳۷۰/۵، الرقم: ۶۰۸۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، ۲۲۸۴/۴، الرقم: ۲۹۷۳، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: خبز الشعير، ۱۱۱۰/۲، الرقم: ۳۳۴۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۷/۷، الرقم: ۱۳۰۹۴، والنووي في رياض الصالحين، ۱۳۹/۱، الرقم: ۱۳۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۰۱/۴، الرقم: ۴۹۸۵، والعيني في عمدة القاري، ۲۴۷/۱۱۔

۲/۲۳۵ . عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ عُمَرُ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا نَحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عابس بن ربیعہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ کام ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے ادا فرمایا ہے پس ہم نہیں چاہتے کہ اسے ترک کر دیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۲۳۶ . عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي لَمَّا تُوَفِّيَ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحج، باب: ما ذكر في الحجر الأسود، ۵۷۹/۲، الرقم: ۱۵۲۰، ۱۵۲۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ۹۲۵/۲، الرقم: ۱۲۷۰، وأبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: في تقبيل الحجر، ۱۷۵/۲، الرقم: ۱۸۷۳، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: كيف يقبل، ۲۲۷/۵، الرقم: ۲۹۳۸، وابن ماجه في السنن، باب: استلام الحجر، ۹۸۱/۲، الرقم: ۲۹۴۳، ومالك في الموطأ، ۳۶۷/۱، الرقم: ۸۱۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۶/۱، الرقم: ۹۹، والبخاري في المسند، ۹۴۹/۱، الرقم: ۱۳۹، وابن حبان في الصحيح، ۲۱۲/۴، الرقم: ۲۷۱۱۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الكفن في القميص الذي يكف أو لا يكف ومن كفن بغير قميص، ۴۲۷/۱، الرقم: ۱۲۱۰، —

جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفِنَهُ فِيهِ وَصَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيصَهُ فَقَالَ: آذِنِي أَصَلِّيَ عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ ؓ فَقَالَ: أَلَيْسَ اللَّهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ﴾ [التوبة، ۹: ۸۰]. فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾. [التوبة، ۹: ۸۴]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب (رئیس المنافقین) عبد اللہ بن ابی فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے (حضرت عبد اللہ جو کہ صحابی تھے) حضور نبی

..... وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: استغفر لهم أو لا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة، ۴/ ۱۷۱۵، الرقم: ۴۳۹۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ۴/ ۲۱۴۱، الرقم: ۲۷۷۴، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر ؓ، ۴/ ۱۸۶۵، الرقم: ۲۴۰۰، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة التوبة، ۵/ ۲۷۹، الرقم: ۳۰۹۸، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود نحوه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في العبادة، ۳/ ۱۸۴، الرقم: ۳۰۹۴، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: القميص في الكفن، ۴/ ۳۶، الرقم: ۱۹۰۰، وابن ماجه في السنن، كتاب: ما جاء في الجنائز، باب: في الصلاة على أهل القبلة، ۱/ ۴۸۷، الرقم: ۱۵۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۱۸، الرقم: ۴۶۸۰، وابن حبان في الصحيح، ۷/ ۴۴۷، الرقم: ۳۱۷۵۔



اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اپنی تمیص عطا فرمائیے کہ اس سے میں اپنے والد کو کفن دوں اور اس پر نماز پڑھیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی تمیص عطا فرمادی اور فرمایا: (جنازہ کے وقت) مجھے اطلاع کر دینا تاکہ اس پر نماز پڑھوں۔ پس اطلاع دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر آپ (اپنی طبعی شفقت اور عفو و درگزر کی عادت کریمانہ کے پیش نظر) ان کے لیے ستر مرتبہ بھی بخشش طلب کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔“ تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ”اور آپ کبھی بھی ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مر جائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۲۳۷. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِرِدَّةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: اَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ الشَّمْلَةُ فَقَالَ سَهْلٌ: هِيَ شِمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكْسُوكَ هَذِهِ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَلَبِسَهَا،

۴: أخرجه البخاري في الصحيح كتاب: الآداب، باب: حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ۲۲۴۵/۵، الرقم: ۵۶۸۹، وفي كتاب: الجنائز، باب: من استعد الكفن في زمن النبي ﷺ فلم ينكر عليه، ۴۲۹/۱، الرقم: ۱۲۱۸، وفي كتاب: البيوع، باب ذكر النساج، ۷۳۷/۲، الرقم: ۱۹۸۷، وفي كتاب: اللباس، باب: البرود والحبرة والشملة، ۲۱۸۹/۵، الرقم: ۵۴۷۳، والنسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: لبس البرود، ۲۰۴/۸، الرقم: ۵۳۲۱، وفي السنن الكبرى، —

فَرَأَاهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَاكْسُنِيهَا فَقَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا: مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعُهُ فَقَالَ: رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَعَلِّي أَكْفَنُ فِيهَا. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ، وَقَالَ الطَّبْرَانِيُّ: قَالَ قُتَيْبَةُ: كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه.

”حضرت سہل بن سعد رضي الله عنه نے فرمایا: ایک عورت چادر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ چادر کیسی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ شملہ ہے۔ حضرت سہل رضي الله عنه نے فرمایا کہ یہ ایسی شملہ ہے جس پر حاشیے بنے ہوئے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں اسے آپ کے اوڑھنے کی خاطر لائی ہوں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ قبول فرمائی اور آپ ﷺ کو اس وقت چادر کی ضرورت بھی تھی اور اسے پہننے کا شرف بخشا، جب

..... ۴۸۰/۵، الرقم: ۹۶۵۹، وابن ماجه في السنن، كتاب: اللباس، باب:  
لباس رسول الله ﷺ، ۱۱۷۷/۲، الرقم: ۳۵۵۵، وأحمد بن حنبل في  
المسند، ۳۳۳/۵، الرقم: ۲۲۸۷۶، وعبد بن حميد في المسند،  
۱۷۰/۱، الرقم: ۴۶۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۴۳/۶، ۱۶۹،  
۲۰۰، الرقم: ۵۷۸۵، ۵۸۸۷، ۵۹۹۷، والبيهقي في السنن الكبرى،  
۴۰۴/۳، الرقم: ۶۴۸۹، وفي شعب الإيمان، ۱۷۰/۵، الرقم: ۶۲۳۴،  
وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۴۵۴/۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة  
دمشق، ۳۳/۴، والنووي في رياض الصالحين، ۱۶۱/۱۔

صحابہ کرام ﷺ میں سے ایک شخص نے اسے آپ ﷺ کے جسم اطہر پر دیکھا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بہت اچھی ہے لہذا یہ مجھے اوڑھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا لو (اور اسے چادر عطا فرمادی)۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کر تشریف لے گئے تو دوسرے صحابہ کرام ﷺ نے انہیں ملامت کی اور کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ کیونکہ جب تم نے یہ دیکھ لیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے قبول فرمایا اور آپ ﷺ کو اس چادر کی ضرورت بھی ہے اس کے باوجود تم نے وہی مانگ لی جبکہ تم یہ جانتے بھی تھے کہ جب آپ ﷺ سے سوال کیا جائے تو آپ ﷺ انکار نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا کہ میں اس سے برکت کا امیدوار ہوں کیونکہ اسے حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اطہر سے لگنے کا شرف حاصل ہو گیا ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ اسی میں کفن دیا جاؤں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت سہیل ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہی چادر اس صحابی کا کفن بنی۔“

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

”اور امام طبرانی نے بیان کیا کہ امام قتیبہ نے فرمایا: وہ (بطور تبرک چادر مانگنے والے شخص) حلیل القدر صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ تھے۔“

۵/۲۳۸. عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونِ الْأُوْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في قبر النبي ﷺ وأبي بكر وعمر رضي الله عنهما، ۴۶۹/۱، الرقم: ۱۳۲۸، وفي كتاب: المناقب، باب: قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۱۳۵۳/۳ - ۱۳۵۵، الرقم: ۳۴۹۷، وابن أبي شيبه نحوه في المصنف، ۳۴/۳، الرقم: ۱۱۸۵۸، ۴۳۵/۷ - ۴۳۶، الرقم: ۳۷۰۵۹، ۳۷۰۷۴، والحاكم في المستدرک، ۹۹/۳، الرقم: ۴۵۱۹، واللالکائي في اعتقاد أهل السنة، ۱۳۳۳/۷، الرقم: ۲۵۴۱، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳۳۸/۳، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۴/۴۱ - ۴۱۶.

الْحَطَّابِ ﷺ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْ: يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ السَّلَامَ ثُمَّ سَلِّهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبِي قَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَاؤْتِرَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ: مَا لَدَيْكَ قَالَ: أَذِنْتُ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنْتُ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ ..... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عمر بن ميمون اودی ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر ﷺ نے (بوقتِ وصال اپنے صاحبزادے سے) فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ مجھے میرے دونوں رفقاء کے ساتھ (روضہ رسول ﷺ میں) دفن ہونے کی اجازت دی جائے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت عمر ﷺ کی یہ درخواست پیش کی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ جگہ میں اپنے لیے رکھنا چاہتی تھی لیکن آج میں انہیں (یعنی حضرت عمر ﷺ کو) اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس لوٹے تو حضرت عمر ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا خبر لائے؟ انہوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! انہوں نے آپ کے لیے اجازت دے دی ہے، تو حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: اس (متبرک و مقدس) مقام سے زیادہ میرے لیے (بطور آخری آرام گاہ) کوئی جگہ اہم نہیں تھی۔ سو جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اٹھا کر وہاں لے جانا اور سلام

عرض کرنا۔ پھر عرض کرنا (آقا!) عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے۔ اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے عام مسلمانوں کے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دینا۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۶/۲۳۹ . عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِينِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لِي: انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَاسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَصَلِّي فِي مَسْجِدِ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيْقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

”حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے مجھے فرمایا کہ میرے ساتھ میرے گھر چلو تاکہ میں (بطور تبرک) تمہیں اس پیالے میں پلاؤں جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرمایا کرتے تھے اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔ پس میں ان کے ساتھ چلا گیا تو انہوں نے مجھے (اس تبرک پیالے میں) سَوِيْق پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے اُن کی مسجد میں نماز بھی پڑھی۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما ذكر النبي ﷺ وحض على اتفاق أهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة، ۶/۲۶۷۳، الرقم: ۶۹۱۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵/۳۴۹، الرقم: ۱۰۷۰۸، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۱۳۱، الرقم: ۳۶۰۳، وفي تعليق التعليق، ۵/۳۲، والعيني في عمدة القاري، ۲۵/۶۱، الرقم: ۷۳۴۲۔

۷/۲۴۰. عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَتَحَرَّى أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيقِ فَيُصَلِّي فِيهَا وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيهَا وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت موسیٰ بن عقبہ رضي الله عنه سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما (یعنی حضرت عمر رضي الله عنه کے پوتے) کو دیکھا کہ وہ (دوران سفر) راستے میں (حضور نبی اکرم ﷺ کے متبرک) مقامات تلاش کر کے ان میں نماز پڑھا کرتے تھے اور بتایا کرتے کہ ان کے والد ماجد (یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی) ان مقامات پر (اپنے سفر کے دوران باقاعدگی سے) نماز پڑھا کرتے کیونکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ان مقامات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۸/۲۴۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: المساجد التي على طريق المدينة والمواضع التي صَلَّى فيها النبي ﷺ، ۱/۱۸۳، الرقم: ۴۶۹، والعيني في عمدة القاري، ۴/۲۶۸۔

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال، ۳/۱۶۴۱، الرقم: ۲۰۶۹، وأبو داود في السنن، كتاب: اللباس، باب: الرخصة في العلم وخيط الحرير، ۴/۴۹، الرقم: ۴۰۵۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۳۴۷، الرقم: ۲۶۹۸۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۴۲۳، الرقم: ۴۰۱۰، وفي شعب الإيمان ۵/۱۴۱، الرقم: ۶۱۰۸، وأبو عوانة في المسند، ۱/۲۳۰، الرقم: ۵۱۱، وابن راهويه في المسند، ۵/۱۳۴، الرقم: ۲۲۴۸، وابن سعد في الطبقات —

في رواية طويلة قَالَ: أَخْبَرْتَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما عَنْ جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةَ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لَبْنَةٌ دِيْبَاجٍ وَفَرَجِيهَا مَكْفُوفِينَ بِالِدِيْبَاجِ فَقَالَتْ: هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها حَتَّى قُبِضْتُ، فَلَمَّا قُبِضَتْ قُبِضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا، فَحَنُّ نَعْسِلَهَا لِلْمَرَضَى يُسْتَشْفَى بِهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عبد اللہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جبہ مبارک کے متعلق بتایا اور فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جبہ مبارک ہے اور پھر انہوں نے ایک جبہ نکال کر دکھایا جو موٹا دھاری دار کسروانی (کسری کے بادشاہ کی طرف منسوب ہے) جبہ تھا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر دیباج کے سنچاف تھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ مبارک جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی وفات تک محفوظ رہا، جب ان کی وفات ہوئی تو یہ میں نے لے لیا اور یہی وہ مبارک جبہ ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ سو ہم اسے دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے (ان بیماروں کے لئے) شفا طلب کی جاتی ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۹/۲۴۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ

----- الكبرى، ۴۵۴/۱، والخطيب البغدادي في موضع أوهام الجمع والتفريق، ۲/۲۵، الرقم: ۳۰۸، والشوكاني في نيل الأوطار، ۲/۷۹۔

۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ،

فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنَا. فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ. وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ، فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنَا. فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرْتَهُ، فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: عَصَرْتِيهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: لَوْ تَرَ كُنْهَهَا مَا زَالَ قَائِمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ مالک رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چڑے کے برتن میں گھی بھیجا کرتی تھیں، ان کے بیٹے آ کر ان سے سان مانگتے، ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، تو جس چڑے کے برتن میں وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گھی بھیجا کرتیں اس کا رخ کرتیں اس میں انہیں گھی مل جاتا، ان کے گھر میں سان کا مسئلہ اسی طرح حل ہوتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے ایک دن اس چڑے کے برتن کو نچوڑ لیا (تو اس میں سے گھی ختم ہو گیا) پھر وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں (اور سارا ماجرا عرض کیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے چڑے کے برتن کو نچوڑ لیا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسے اسی طرح رہنے دیتیں تو اس سے ہمیشہ (گھی) ملتا رہتا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۲۴۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، بِبَتَمَرَاتٍ،

..... ۱۷۸۴/۴، الرقم: ۲۲۸۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۴۰، ۳۴۷، الرقم: ۱۴۷۰۵، ۱۴۷۸۲، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۱۲/۵۰۵، الرقم: ۲۹۸۴، وفي فتح الباري، ۱۱/۲۸۱، وفي الإصابة، ۸/۲۹۸، الرقم: ۱۲۲۳۹۔

۱۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأبي هريرة رضی اللہ عنہ، ۵/۶۸۵، الرقم: ۳۸۳۹، وأحمد بن حنبل في —



فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَصَمَّهِنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ: خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مَزْوَدِكَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمَزْوَدِ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، فَأَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ، فَخُذْهُ، وَلَا تَنْشُرْهُ نَشْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمَ قَتْلِ عُثْمَانَ ﷺ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اکٹھا کیا اور میرے لیے ان میں دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا: انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ لو اور جب انہیں لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لیا کرو (لیکن) اسے جھاڑنا نہیں۔ (حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان فرماتے ہیں) سو میں نے ان میں سے اتنے اتنے (یعنی کئی) وسق (ایک وسق دو سو چالیس کلوگرام کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیں اور ہم خود بھی اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے (لیکن اس میں سے

----- المسند، ۳۵۲/۲، الرقم: ۸۶۱۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۶۷، ۶

الرقم: ۶۵۳۲، وابن راهوية في المسند، ۷۵/۱، الرقم: ۳، والهيثمى في

موارد الظمان، ۵۲۷/۱، الرقم: ۲۱۵۰، وابن كثير في البداية والنهاية،

۱۱۷/۶، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲۳۱/۲، والسيوطي في

الخصائص الكبرى، ۸۵/۲۔

کھجوریں کبھی ختم نہ ہوں۔) اور کبھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تو وہ مجھ سے کہیں گر گیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱/۲۴۴. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوْفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِندَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيرٍ فَأَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: كَيْلِيهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ يَلْبُثْ أَنْ فِيِّي قَالَتْ: فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَأَكَلْنَا مِنْهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ، وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد ہمارے پاس (آپ ﷺ کے بچے ہوئے) کچھ جو تھے ہم اس میں سے (کافی عرصہ تک) جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا کھاتے رہے پھر (ایک دفعہ) میں نے لوٹنی سے کہا کہ انہیں ماپو تو سہی۔ اس نے انہیں ماپ لیا تو کچھ ہی عرصہ بعد وہ جو ختم ہو گئے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر ہم انہیں (نہ ماپتے اور) ویسے ہی چھوڑے رکھتے تو ہم اور زیادہ عرصہ تک (جتنا چاہتے) اس میں سے کھاتے رہتے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابو عیسیٰ

www.MinhajBooks.com

۱۱-۱۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (۳۱) منه، ۶۴۳/۴، الرقم: ۲۴۶۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۸/۶، الرقم: ۲۴۸۱۲، وابن حبان في الصحيح، الرقم: ۳۲۵/۱۴، ۶۴۱۵۔

ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲/۲۴۵. وفي رواية: قَالَتْ: وَمَا فِي رَفِي مِنْ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ  
ذُو كَيْدٍ إِلَّا قَرِيبٌ مِنْ شَطْرِ شَعِيرٍ فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ لَا يَفْنَى  
فَكَلَّمْتُهُ فَفَنَى فَلَيْتَنِي لَمْ كَلَّمْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”اور ایک روایت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری الماری میں کسی جاندار کے کھانے کی کوئی شے نہیں تھی سوائے آپ ﷺ کے چھوڑے ہوئے تھوڑے سے جو کے جن میں سے میں کھاتی رہی یہاں تک کہ کافی وقت گزر گیا اور یہ ختم نہیں ہوتے تھے لیکن ایک مرتبہ میں نے انہیں مایا تو وہ ختم ہو گئے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کاش کہ میں انہیں نہ مانتی (تو وہ جو کبھی بھی ختم نہ ہوتے)۔“  
اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۲۴۶. عَنْ أَبِي مِجَلَزٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى ﷺ كَانَ بَيْنَ مَكَّةَ  
وَالْمَدِينَةِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَةً أَوْتَرَ بِهَا فَقَرَأَ فِيهَا  
بِمِائَةِ آيَةٍ مِنَ النِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ: مَا أَلُوْتُ أَنْ أَضَعَ قَدَمِي حَيْثُ وَضَعَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدَمِيهِ وَأَنَا أَقْرَأُ بِمَا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.  
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

۱۳: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: القراءة  
في الوتر، ۳/۲۴۳، الرقم: ۱۷۲۸، وفي السنن الكبرى، ۱/۴۴۶، الرقم:  
۱۴۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۴۱۹، الرقم: ۱۹۷۷۵،  
والطيالسي في المسند، ۱/۶۹، الرقم: ۵۱۲، والبيهقي في السنن الكبرى،  
۳/۲۵، الرقم: ۴۵۶۶، والمقرئ في مختصر كتاب الوتر، ۱/۹۴۔

”حضرت ابو مجلزؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان عشاء کے وقت دو رکعت نماز پڑھی پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے نماز وتر ادا کی جس میں سورہ نساء کی سو (۱۰۰) آیات تلاوت کیں اور پھر فرمایا: میں نے (حصولِ برکت کے لئے) اپنی پوری پوری کوشش کی ہے کہ میرے قدم وہیں پڑیں جہاں حضور نبی اکرم ﷺ کے قدم مبارک پڑتے تھے اور میں انہی آیات کی تلاوت کروں جن کی حضور نبی اکرم ﷺ نے (اس مقام پر) تلاوت فرمائی تھی۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۲۴۷ . عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأَقْعَمُهَا قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُحَرِّكُهَا وَصَفَ لَنَا سُفْيَانُ كَذَا وَجَمَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَصَابِعَهُ وَحَرَّكَهَا قَالَ: وَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: مَسَسَتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَعْطَيْهَا أُقْبِلُهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا (یعنی میرے لئے ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا)۔ حضرت انسؓ نے (یہ حدیث بیان کرتے

۱۴-۱۵: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب: ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱/ ۴۰، الرقم: ۵۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۱/ ۳، الرقم: ۱۲۱۱۵، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/ ۳۳۸، الرقم: ۹۷۴، وأبو يعلى في المسند، ۶/ ۲۱۲، الرقم: ۳۴۹۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۲۲۹، الرقم: ۱۶۰۵، والقرشي في الإخوان، ۱/ ۱۹۷، الرقم: ۱۴۶، والمقدسي في أطراف الغرائب والأفراد، ۲/ ۴۷، الرقم: ۷۲۲۔

ہوئے) فرمایا: گویا میں (اب بھی تصور میں) رسول اللہ ﷺ کو اپنا دست مبارک حرکت دیتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ (راوی بیان کرتے ہیں) ہمیں سفیان نے اسی طریقے سے اشارہ کر کے بیان کیا اور حضرت ابو عبد اللہ نے بھی اپنی انگلیاں جمع کیں اور انہیں (اسی طرح) حرکت دی۔ اور راوی کہتے ہیں کہ حضرت ثابت نے ان سے (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس کو اپنے ہاتھ سے مس کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر مجھے اپنا ہاتھ دکھائیں تاکہ میں (بطور تبرک) اس ہاتھ کا بوسہ لے سکوں (جس ہاتھ سے دستِ مصطفیٰ ﷺ مس ہوا ہے)۔“

اس حدیث کو امام دارمی، احمد اور بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے۔

۱۵/۲۴۸ . وفي رواية : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : حَدَّثْتَنِي جَمِيلَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَوْلَاةُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ : وَقَدْ رَأَيْتُ جَمِيلَةَ قَالَتْ : كَانَ ثَابِتٌ إِذَا جَاءَ قَالَ أَنَسٌ : يَا جَمِيلَةُ ، نَاوِلِينِي طَيِّبًا أَمْسُ بِهٖ يَدَيَّ فَإِنَّ ابْنَ أُمَّ ثَابِتٍ لَا يَرْضَى بِشَيْءٍ حَتَّى يُقْبَلَ يَدَيَّ وَيَقُولَ : قَدْ مَسَسْتُ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو يَعْلَى .

”اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیز حضرت اُمّ جمیلہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جن کی زیارت کا شرف مجھے حاصل ہوا انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ مجھ سے فرماتے: اے اُمّ جمیلہ! لاؤ مجھے خوشبو دو تاکہ میں اسے اپنے ہاتھ پر مل لوں کیونکہ اُمّ ثابت کا بیٹا میرا ہاتھ چومے بغیر خوش نہیں ہوگا (اور میرے منع کرنے پر) کہتا ہے کہ بے شک آپ نے اس ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے دست

اقدس کومس کیا تھا (تو میں اس تبرک ہاتھ کو کیوں نہ چوموں)۔“  
اس حدیث کو امام بیہقی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۲۴۹. عَنْ حَيَّانِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ وَاثِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ ﷺ عَلَى أَبِي الْأَسْوَدِ الْجَرْشِيِّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَجَلَسَ قَالَ: فَأَخَذَ أَبُو الْأَسْوَدِ يَمِينَ وَاثِلَةَ ﷺ فَمَسَحَ بِهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَوَجْهَهُ لِيَبْعَثَهُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ.

”حضرت حیان ابو نصر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں (رسول اللہ ﷺ کے صحابی) حضرت واثلہ بن اسقع ﷺ کے ساتھ حضرت ابو الاسود الجرشى کے پاس ان کی مرض وفات میں (عیادت کے لئے) گیا۔ حضرت واثلہ ﷺ نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گئے۔“

۱۶-۱۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۹۱/۳، الرقم: ۱۶۰۵۹، وابن حبان في الصحيح، ۴۰۷/۲، الرقم: ۶۴۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۶/۲، الرقم: ۱۰۰۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۵۶/۸، الرقم: ۷۹۵۱، وفي المعجم الكبير، ۸۹/۲۲، الرقم: ۲۱۵، وفي مسند الشاميين، ۲۲۶/۲، الرقم: ۳۸۴، ۱۲۳۵، ۱۵۴۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۰۶/۹، وابن تمام الرازي في الفوائد، ۸۰/۱، الرقم: ۱۸۲، وابن أبي الدنيا في المحتضرين، ۳۱/۱، الرقم: ۱۶، والبيهقي في الأربعون الصغرى، ۱۷۵/۱، الرقم: ۱۲۴، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۷۳/۱۵، ۱۱۴-۱۱۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۳۶/۴، الرقم: ۵۱۳۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۱۸/۲۔

راوی کہتے ہیں کہ ابو الاسود نے حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا کا دایاں ہاتھ پکڑا اور اسے (بطور تبرک) اپنی آنکھوں اور چہرے پر پھیرا کیونکہ حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا نے اس ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی تھی (اور اس سے مس کیا تھا)۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۷/۲۵۰ . وفي رواية عنه: فَقُلْتُ: إِنَّ هَذَا وَائِلَةُ بِنُ الْأَسَقَعِ رضی اللہ عنہا أَخُوكَ قَالَ: فَأَبْقَى اللَّهُ مِنْ عَقْلِهِ أَنْ سَمِعَ أَنَّ وَائِلَةَ رضی اللہ عنہا قَدْ جَاءَ فَمَدَّ يَدَهُ فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِهَا فَعَلِمْتُ مَا يُرِيدُ فَأَخَذْتُ كَفَّ وَائِلَةَ رضی اللہ عنہا فَجَعَلْتُهَا فِي كَفِّهِ وَإِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِ وَائِلَةَ رضی اللہ عنہا ذَلِكَ لِمَوْضِعِ يَدِ وَائِلَةَ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعَلَ يَضَعُهَا مَرَّةً عَلَى صَدْرِهِ (وفي رواية: وَمَرَّةً عَلَى فُؤَادِهِ) وَمَرَّةً عَلَى وَجْهِهِ وَمَرَّةً عَلَى فِيهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”ایک اور روایت میں حضرت حیان ابو نضر ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: یہ تمہارے بھائی حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی عقل کو سلامت رکھے کہ انہوں نے جب یہ سنا کہ حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا آئے تو انہوں نے اپنا ہاتھ پھیلا یا اور حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا کے دستِ اقدس کو مس کرنا شروع کر دیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ کیا چاہتے ہیں تب میں نے حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ پکڑا اور اسے ان کے ہاتھ میں دے دیا اور اس عمل سے ان کا صرف یہی ارادہ کیا تھا کہ وہ اپنا ہاتھ حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں اس جگہ رکھیں جہاں حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس میں رکھا تھا اور وہ ان کے اس ہاتھ کو کبھی (حصولِ برکت کے لئے) اپنے سینے پر رکھتے (اور ایک روایت میں ہے: اور کبھی اپنے دل پر رکھتے) اور کبھی اپنے چہرے پر ملتے اور کبھی

اپنے منہ پر ملتے۔“ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۲۵۱. عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كُنْتُ إِذَا أَتَيْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ..... فَأَخُذُ

بِيَدَيْهِ فَأَقْبِلُهُمَا وَأَقُولُ: بِأَبِي هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ اللَّتَيْنِ مَسَّتَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

وَأَقْبِلُ عَيْنَيْهِ وَأَقُولُ: بِأَبِي هَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب کبھی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتا..... تو ان کے دونوں دست مبارک (فرط محبت و عقیدت سے) اپنے ہاتھوں میں تھام لیتا اور انہیں بار بار چومتا اور عرض کرتا: میرے باپ کی قسم! یہ دونوں وہ مبارک ہاتھ ہیں کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ کے (جسدِ اقدس کو) چھونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور میں ان کی دونوں آنکھیں چوم کر عرض کرتا: میرے باپ کی قسم! یہ وہ خوش بخت آنکھیں ہیں جنہیں (جاگتے ہوئے) رسول خدا ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۹/۲۵۲. عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنْوِطِهِ

۱۸: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۲۱۱/۶، الرقم: ۳۴۹۱، والهشيمي في

مجمع الزوائد، ۳۲۵/۹۔

۱۹-۲۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۴۶۱/۲، الرقم: ۱۱۰۳۶، وابن

المنذر في الأوسط، ۲/۲۹۵، الرقم: ۸۹۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء،

۱۸۳/۹، والعسقلاني في الإصابة، ۱/۱۲۷، وفي تلخيص الحبير،

۱۰۷/۲، الرقم: ۷۴۲، والعيني في عمدة القاري، ۴۱/۸۔



مِسْكٌ وَقَالَ: هُوَ فَضْلٌ حَنُوطِ النَّبِيِّ ﷺ .

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُنْدَرِ .

”حضرت ابو وائل ؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے وصیت فرمائی کہ میری (میت کو لگانے والی) خوشبوؤں میں کستوری کو شامل کیا جائے (جو ان کے پاس محفوظ تھی) اور فرمایا کہ یہ کستوری وہ خوشبو تھی جو حضور نبی اکرم ﷺ کو وصال مبارک کے وقت لگائی جانے والی خوشبوؤں میں سے بچ گئی تھی (جسے حضرت علی ؓ نے بطور تبرک اپنے لئے سنبھال رکھا تھا)۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۵۳ . وَذَكَرَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي ”الْإِصَابَةِ“: عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ

ﷺ قَالَ: قَالَ لِي أَنَسٌ ﷺ: هَذِهِ شَعْرَةٌ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَعَهَا تَحْتَ لِسَانِي قَالَ: فَوَضَعْتُهَا تَحْتَ لِسَانِهِ، فَدَفِنَ وَهِيَ تَحْتَ لِسَانِهِ.

”امام عسقلانی نے الاصابة میں بیان کیا کہ حضرت ثابت بنانی ؓ سے مروی ہے: انہیں حضرت انس ؓ نے (اپنی وفات کے وقت) فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کے موئے مبارک میں سے ایک بال مبارک ہے۔ (میری وفات کے بعد) تم اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ حضرت ثابت ؓ بیان کرتے ہیں کہ (ان کے وصال کے بعد) میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ موئے مبارک حضرت انس ؓ (کی وصیت کے مطابق ان) کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور انہیں اس حال میں دفنایا گیا کہ وہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔“

۲۱/۲۵۴ . وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ

أَبِي آخِذًا شَعْرَةً مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَضَعُهَا عَلَى فِيهِ يَقْبِلُهَا وَأَحْسِبُ

أَنِّي رَأَيْتُهُ يَصْعُقُهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَيُغْمِسُهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ يَشْرِبُهَا ثُمَّ يَسْتَشْفِي بِهَا وَرَأَيْتُهُ قَدْ أَخَذَ قِصْعَةً لِلنَّبِيِّ ﷺ فَغَسَلَهَا فِي جُبِّ الْمَاءِ ثُمَّ شَرِبَ فِيهَا وَرَأَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ يَشْرِبُ مَاءَ زَمْزَمَ يَسْتَشْفِي بِهِ وَيَمْسَحُ بِهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

”اور عبد اللہ بن احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ میں نے اکثر اپنے والد (یعنی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک موئے مبارک (جو انہوں نے بطور تبرک سنبھال رکھا تھا) لیتے اور اسے اپنے منہ پر رکھتے اور اسے چومتے اور میرا خیال ہے میں نے انہیں اس حالت میں بھی دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کے اس موئے مبارک کو (بار بار) اپنی دونوں آنکھوں پر رکھتے تھے اور اسے پانی میں ڈبو کر شفاء کے لئے وہ پانی پیا کرتے تھے اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ ان کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کا (استعمال شدہ) ایک پیالہ مبارک تھا وہ تالاب کے پانی سے اس پیالے کو دھو کر اس کا دھون پیا کرتے تھے اور میں نے انہیں کئی بار یہ بھی کرتے دیکھا کہ وہ شفاء کے لئے آب زمزم پیا کرتے تھے اور اسے اپنے ہاتھوں اور اپنے چہرے پر ملتے تھے۔“

اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۲۵۵ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمَّ

۲۲-۲۳: أخرجه أحمد في المسند، ۱۱۹/۳، الرقم: ۱۲۲۰۹،  
 ۳۷۶/۶، ۴۳۱، الرقم: ۲۷۱۵۹، ۲۷۴۷۰، وابن أبي شيبة نحوه في  
 المصنف، ۱۰۳/۵، الرقم: ۲۴۱۳۰، والطحاوي في شرح معاني الآثار،  
 ۲۷۴/۴، وابن الجعد في المسند، ۳۲۹/۱، ۳۹۳، الرقم: ۲۲۵۵، ۲۶۸۶،  
 والترمذي في الشمائل المحمدية، ۱۷۶/۱، الرقم: ۲۱۵، والطبراني في  
 المعجم الأوسط، ۲۰۴/۱، الرقم: ۶۵۴، وفي المعجم الكبير، ۱۲۶/۲۵، -

سَلِمٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَفِي الْبَيْتِ قُرْبَةً مُعَلَّقَةً، فَشَرِبَ مِنْ فِيهَا أَيُّ مَنْ فَمِ الْقُرْبَةِ. وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَقَطَعْتُ أُمَّ سَلِيمٍ فَمِ الْقُرْبَةِ فَهُوَ عِنْدَنَا.

وفي رواية: وَإِنَّهُ لَعِنْدِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور (ان کے) گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے دہانہ سے منہ لگا کر پانی پیا، اس حالت میں کہ آپ ﷺ کھڑے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے (اسی وقت) اس مشکیزہ کا دہانہ کاٹ کر رکھ لیا جو ہمارے گھر میں اب بھی محفوظ ہے یا فرمایا: بے شک وہ اب بھی میرے پاس محفوظ ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۲۵۶. وفي رواية: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَصَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتًا وَقُرْبَةً مُعَلَّقَةً، فَشَرِبَ مِنْهَا. وَهُوَ قَائِمٌ. فَقَامَتْ أُمِّي فَقَطَعْتُ فَمِ الْقُرْبَةِ وَقَالَتْ: لَا يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالبُهَيْمِيُّ وَابْنُ الجَعْدِ. وَقَالَ الهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

..... الرقم: ۳۰۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۱۸/۵ الرقم: ۶۰۲۷،  
والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲۹۵/۷، الرقم: ۲۷۵۰، والحارث  
في المسند، ۵۸۵/۲، الرقم: ۵۴۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷۹/۵،  
والعيني في عمدة القاري، ۲۷۹/۹، ۱۹۲/۲۱، وابن سعد في الطبقات  
الكبرى، ۴۲۸/۸، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۱۳۱/۱۰،  
والشوكاني في نيل الأوطار، ۸۵/۹۔

”ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ہمارے) گھر میں تشریف لائے وہاں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا پس آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اس میں سے پانی پیا۔ (آپ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد) میری والدہ اٹھیں اور انہوں نے اس مشکیزے کا منہ کاٹ کر رکھ لیا اور کہا: (یہ میں نے اس لیے کیا ہے) تاکہ رسول اکرم ﷺ کے بعد اس مشکیزے سے کوئی اور پانی نہ پی سکے (اور یہ ہمارے پاس بطور تبرک محفوظ رہے)۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن جعد نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٥٧/٢٤. عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ (فِي حَدِيثِ صَلْحِ الْحَدِيثِ) أَنَّ عُرْوَةَ قَامَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ رَأَى مَا يَصْنَعُ بِهِ أَصْحَابُهُ لَا يَتَوَضَّأُ وَضُوءًا إِلَّا ابْتَدَرُوهُ وَلَا يَسْقُطُ مِنْ شَعْرِهِ شَيْءٌ إِلَّا أَخَذُوهُ، فَرَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، إِنِّي جِئْتُ كَسْرَى فِي مَلِكِهِ وَجِئْتُ قَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيَّ فِي مَلِكِهِمَا وَاللَّهِ، مَا رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ مِثْلَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ قَوْمًا لَا يُسَلِّمُونَ لِي شَيْءٍ أَبَدًا فَرُّوا رَأْيَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے (صلح حدیبیہ والی طویل روایت میں) مروی ہے کہ (مشرکین کا قاصد) عروہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ سے واپسی کے لئے اٹھا تو اس نے صحابہ کرام کی آپ ﷺ سے محبت و عقیدت کے چشم کشاں

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٢٣/٤ - ٣٢٤، الرقم: ١٨٩٣٠،

والشوکانی فی نیل الأوطار، ٦٩/١، وقال: رواه أحمد.

واقعات دیکھے کہ آپ ﷺ وضو نہیں کرتے مگر آپ ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ اس وضو کے پانی کی طرف لپکتے ہیں اور آپ ﷺ لعاب مبارک نہیں پھینکتے مگر یہ اس کی طرف بھاگتے ہیں تاکہ وہ زمین پر نہ گرنے پائے۔ اور آپ ﷺ کا جو موئے مبارک بھی گرتا ہے اسے اٹھا لیتے ہیں۔ وہ قریش کی طرف واپس گیا اور کہا: اے قوم قریش! میں کسریٰ کے ملک میں اس کے پاس اور قیصر اور نجاشی کے پاس ان کے ملکوں میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کو ایسا نہیں پایا جیسے محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے صحابہ کرام میں ہیں اور میں نے (عاشقان کی) ایسی قوم دیکھی ہے کہ وہ انہیں کسی بھی صورت تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۵۸/۲۵. عَنْ أَبِي قِرَادٍ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا بِطَهُورٍ، فَعَمَسَ يَدَهُ فِيهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَتَبِعْنَاهُ، فَحَسَوْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى مَا صَنَعْتُمْ؟ قُلْنَا: حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ قَالَ: فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ يُحِبَّكُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَأَدُّوا إِذَا أْتَمَمْتُمْ، وَأَصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَحْسِنُوا جَوَارَ مَنْ جَاوَرَكُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

”حضرت ابو قراد سلمیؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی

۲۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۲۰/۶، الرقم: ۶۵۱۷، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۸۱/۳، الرقم: ۱۳۹۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۶۶۵، الرقم: ۴۴۳۸، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۲۸۷، الرقم: ۷۶۴، والعسقلاني في الإصابة، ۳۳۱/۷، الرقم: ۱۰۴۱۲، والهشمي في مجمع الزوائد، ۴/۱۴۵، ۲۷۱/۸، والمناوي في فيض القدير، ۳/۲۸۔

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے طہارت کے لئے پانی منگوا یا اور اس میں اپنا دست مبارک ڈبو دیا پھر (کامل) وضو فرمایا۔ ہم نے اس پانی کو حاصل کیا اور اسے تھوڑا تھوڑا پی لیا۔ آپ ﷺ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا: اس کام پر تمہیں کس چیز نے ابھارا؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کریں تو جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کرو اور جب بولو تو سچ بولو اور جو تمہارے پڑوس میں رہتا ہو اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۲۵۹. عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الدَّمَارِيِّ قَالَ: لَقِيتُ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه فَقُلْتُ: بَايَعْتَ بِيَدِكَ هَذِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ? فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: أَعْطَيْتَنِي يَدَكَ أَقْبَلُهَا، فَأَعْطَانِيهَا فَقَبَّلْتُهَا.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي "الثِّقَاتِ"، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت یحییٰ بن حارث ذماری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں (حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی) حضرت وائلہ بن اسقع رضي الله عنه سے ملا تو ان سے عرض کیا: حضرت کیا آپ نے اپنے ان ہاتھوں سے حضور نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی سعادت حاصل کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: میری طرف اپنا ہاتھ مبارک بڑھائیے تاکہ میں (حصول برکت کے لئے) اسے چوم لوں۔ انہوں نے اپنا دست اقدس آگے بڑھایا تو میں نے (نہایت محبت و عقیدت سے) ان کے دست مبارک کا بوسہ لینے کی سعادت حاصل کی۔“

۲۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹۴/۲۲، الرقم: ۲۲۶، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۱۷۵/۲، الرقم: ۹۱۳، وابن حبان في الثقات، ۵/۵۳۰، الرقم: ۶۰۸۰، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۶۴/۵۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴۲/۸۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور ابن حبان نے الثقات میں روایت کیا ہے۔  
امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔

۲۶۰/۲۷. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ أَنْكَارَى مِنْهُ بَيْتًا فِي دَارِهِ فَقَالَ: تَكَارَّرَ فَإِنَّهَا مُبَارَكَةٌ عَلَى مَنْ سَكَنَهَا فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ذَلِكَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ نَحَرَتْ جَزُورٌ وَقَدْ أَمَرَ بِقِسْمَتِهَا فَقَالَ لِلَّذِي يَقْسِمُهَا: أَعْطِ عَمْرَوًا مِنْهَا قِسْمًا فَلَمْ يُعْطِنِي وَأَغْفَلَنِي فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ دَرَاهِمٌ فَقَالَ: أَخَذْتَ الْقِسْمَ الَّذِي أَمَرْتُ لَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَعْطَانِي شَيْئًا قَالَ: فَتَنَاوَلَ كَفًّا مِنْ دَرَاهِمٍ ثُمَّ أَعْطَانِيهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أُمِّي فَقُلْتُ: خُذِي هَذِهِ الدَّرَاهِمَ أَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَانِيهَا أُمْسِكِيهَا حَتَّى نَنْظُرَ فِي أَيِّ شَيْءٍ نَضَعُهَا ثُمَّ ضَرَبَ الدَّهْرُ ضَرْبًا بِهِ حَتَّى اشْتَرَيْتُ هَذِهِ الدَّارَ قَالَتْ أُمِّي: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْقُدَ ثَمَنَهَا فَلَا تَنْقُدَ حَتَّى تَدْعُونِي أَدْعُو لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَدَعَوْتُهَا حِينَ هَيَّأْتُهَا فَقَالَتْ لِي: خُذْ هَذِهِ الدَّرَاهِمَ فَشَرِّتْهَا فِيهَا ثُمَّ خَلَطْتُهَا بِهَا وَقَالَتْ: اذْهَبْ بِهَا. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

”امام محمد بن سوقة اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں کرایہ پر گھر لینے کے لئے حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے (اپنا

۲۷: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۴۸/۳، الرقم: ۱۴۷۱، والهيثمى في مجمع

الزوائد، ۱۱۲/۴، وقال: رواه الطبراني في الكبير وأبو يعلى-

ایک گھر دکھا کر) فرمایا: (میرا) یہ گھر کرائے پر لے لو کیونکہ یہ گھر اپنے مہینوں کے لئے بہت بابرکت ہے۔ میں نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (تو دیکھا کہ) وہاں (آپ ﷺ کے سامنے) ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کا گوشت تقسیم کرنے کا حکم فرمایا۔ اور اس تقسیم کرنے والے شخص سے آپ ﷺ نے فرمایا: عمر و کو بھی اس (گوشت) میں سے حصہ دے دینا۔ تقسیم کرنے والا غفلت میں مجھے حصہ دینا بھول گیا۔ جب دوسرا دن ہوا تو میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ ﷺ کے سامنے بہت سے درہم ڈھیر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا (کل) تم نے (گوشت میں سے) اپنا حصہ وصول کر لیا تھا جس کا میں نے حکم دیا تھا؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انہوں نے مجھے کچھ بھی نہیں دیا۔ وہ کہتے ہیں: (اس وقت) آپ ﷺ نے مٹھی بھر درہم لئے اور مجھے عطا فرمائے۔ میں درہم لے کر اپنی ماں کے پاس آیا اور عرض کیا: یہ درہم لے لیں یہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے پکڑ کر مجھے عطا فرمائے ہیں اور انہیں سنبھال کر رکھیں اور جب وقت آیا تو ہم ان کا مصرف سوچیں گے۔ پھر وقت پر وقت گزرتا رہا یہاں تک کہ میں نے یہ گھر خریدنے (کا ارادہ کیا) تو میری والدہ نے مجھے کہا: جب تم (اس گھر کو خریدنے کے لئے) رقم الگ کرو تو اس وقت تک الگ نہ کرنا جب تک مجھے نہ بلاو میں اس رقم پر تمہارے لئے برکت کی دعا کروں گی۔ (وہ بیان کرتے ہیں کہ) جب میں نے وہ رقم تیار کر لی تو میں نے اپنی والدہ محترمہ کو بلایا تو انہوں نے مجھے کہا: لو یہ (وہ) درہم ہیں (جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے مس فرمایا تھا) پھر انہوں نے وہ درہم ساری رقم کے اوپر، پھیلا کر انہیں آپس میں خلط ملط کر دیا اور فرمایا: اب جاؤ اور اس (بابرکت) رقم سے مکان خریدو۔“



اسے امام ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۲۶۱. عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَقْعَدِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ وَضَعَهَا عَلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي "الثَّقَاتِ".

”حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عبدالقاریؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر مبارک پر آپ ﷺ کی مبارک نشست کو (بطور تبرک) اپنے ہاتھوں سے (بار بار) چھوتے اور پھر اسے اپنے چہرے پر مل لیتے۔“

اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن حبان نے الثقات میں روایت کیا ہے۔

۲۹/۲۶۲. عَنْ أَبِي قُسَيْطٍ وَالْعَنْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا خَلَا الْمَسْجِدَ حَسُّوا رُمَّانَةَ الْمِنْبَرِ الَّتِي تَلِي الْقَبْرَ بِمَيَامِهِمْ ثُمَّ اسْتَقْبَلُوا الْقِبْلَةَ يَدْعُونَ. ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَّاضٌ.

”حضرت ابوقسیت اور حضرت عتبی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ جب مسجد نبوی میں ہوتے تو وہ منبر مبارک جو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور سے ملا ہوا تھا اس پر (حصول تبرک کے لئے) اپنے ہاتھ پھیرتے (پھر اپنے چہرے پر ملتے) اور پھر قبلہ رخ ہو کر دعا کرتے۔“ اسے قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے۔

۲۸: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۲۵۴، وابن حبان في الثقات،

۹/۴، الرقم: ۱۶۰۶، والقاضي عياض في الشفا، ۲/۶۲۔

۲۹: أخرجه القاضي عياض في الشفا، ۲/۶۲۔

۳۰/۲۶۳. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ جَدِّي ﷺ أَنَّهُ أَوَّلَ وَفِدٍ وَقَدْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، فَوَجَدْتُهُ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَقَالَ: اقْعُدْ يَا أَخَا أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَأَغْسِلْ رَأْسَكَ فَفَعَلْتُ فَغَسَلْتُ رَأْسِي بِفَضْلَةِ عَسَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ كَتَبَ لِي كِتَابًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِنِي قِطْعَةً مِنْ قَمِيصِكَ أَسْتَأْنِسُ بِهَا فَأَعْطَانِي، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَحَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَنَا نَعْسَلُهَا لِلْمَرِيضِ يَسْتَشْفِي بِهَا. رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ.

”حضرت محمد بن جابر رضی اللہ عنہما بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ بنو حنیفہ کے قبیلہ سے جو پہلا وفد حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں بھی اس وفد میں شامل تھا جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنا سر انور دھورہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے یمامہ سے آنے والے بھائی بیٹھ جاؤ اور تم بھی اپنا سر دھو لو۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے استعمال شدہ پانی سے اپنا سر دھویا پھر میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔“ پھر آپ ﷺ نے میرے لئے ایک مکتوب تحریر فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اپنی قمیض مبارک کے کپڑے کا کوئی ٹکڑا مجھے عنایت کیجئے کہ میں اس سے انس (و برکت) حاصل کروں تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی قمیض مبارک کا ٹکڑا عطا فرمایا۔ امام محمد بن جابر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ

۳۰: أخرجه ابن عدي في الكامل، ۱۵۳/۶، والعسقلاني في الإصابة،

۲۳۴/۳، الرقم: ۳۶۲۸-

وہ قمیض کا ٹکڑا (بطور تبرک) ہمارے پاس تھا اور ہم اسے دھو کر اس کا پانی کسی بیمار کو پلاتے تو اس (کی برکت سے) سے وہ بیمار (اسی وقت مکمل طور پر) شفا یاب ہو جاتا۔“

اس حدیث کو امام ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۲۶۴. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ أَقْعَدَنِي عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ، إِذَا أَنَا مِتُّ فَغَسِّلْنِي بِالْكَفِّ الَّذِي غَسَلْتَ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَحَنِّطُونِي وَأَذْهَبُوا بِي إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَأْذِنُوا فَإِنْ رَأَيْتُمْ الْبَابَ قَدْ يُفْتَحُ فَادْخُلُوا بِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ قَالَ: فَغَسَّلَ وَكَفَّنَ وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ يَأْذُنُ إِلَى الْبَابِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا أَبُو بَكْرٍ مُسْتَأْذِنٌ فَرَأَيْتُ الْبَابَ قَدْ تَفْتَحُ وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: أَدْخُلُوا الْحَبِيبَ إِلَى حَبِيبِهِ فَإِنَّ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ مُشْتَاقٌ. رَوَاهُ بْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے اپنے سر ہانے بٹھایا اور فرمایا: اے علی! جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ خود مجھے اپنے ان ہاتھوں سے غسل دینا جن ہاتھوں سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا تھا اور مجھے (بھی وہی) خوشبو لگانا اور (میری میت) حضور ﷺ کے روضہ اقدس کے پاس لے جانا اگر تم دیکھو کہ (خود بخود) دروازہ کھول دیا گیا ہے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ واپس لا کر عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا اس وقت تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ نہ فرمادے (یعنی قیامت نہ

۳۱: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۳۶/۳۰، والسيوطي في

الخصائص الكبرى، ۴۹۲/۲۔

آجائے۔ اور پھر ان کی خواہش کے مطابق ہی) انہیں غسل اور (متبرک خوشبو والا) کفن دیا گیا اور (حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ) سب سے پہلے میں نے روضہ رسول ﷺ کے دروازے پر پہنچ کر اجازت طلب کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ابو بکر ہیں جو اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ پھر میں نے دیکھا کہ روضہ اقدس کا دروازہ (خود بخود) کھل گیا اور میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔ حبیب کو اس کے حبیب کے ہاں داخل کر دو۔ بے شک حبیب بھی ملاقات حبیب کے لئے مشتاق ہے۔“

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔



www.MinhajBooks.com

## مصادر التخریج

۱. القرآن الحكيم۔
۲. آجری، ابو بکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م. ۳۶۰ھ)۔ الشریعة۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء۔
۳. آلوسی، ابو الفضل شہاب الدین السید محمود (م. ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء)۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی۔ بیروت، لبنان: دار الاحیاء التراث۔
۴. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔
۵. ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب۔ بیروت، لبنان: دار الحکمة، ۱۴۱۵ھ۔
۶. اسماعیل حقی، بروسوی یا اسکوداری (۱۰۶۳-۱۱۳۷ھ/۱۶۵۲-۱۷۲۴ء)۔ تفسیر روح البیان۔ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ اسلامیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
۷. اصہبانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (۴۵۷-۵۳۵ھ)۔ دلائل النبوة۔ ریاض، سعودی عرب: دار طہیة، ۱۴۰۹ھ۔
۸. اندلسی، عمر بن علی بن احمد الوادیشی (۷۲۳-۸۰۴ھ)۔ تحفة المحتاج إلى أدلة المحتاج۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔
۹. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰۔

- ١٠٧٠- الأُدب المفرد- بيروت، لبنان: دار البشائر الإسلامية، ١٤٠٩هـ / ١٩٨٩ع-
١٠. بخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٤-٢٥٦هـ / ٨١٠-٨٧٠ع)- التاريخ الكبير- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية-
١١. بخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٤-٢٥٦هـ / ٨١٠-٨٧٠ع)- الصحيح- بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١هـ / ١٩٨١ع-
١٢. بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (٢١٠-٢٩٢هـ / ٨٢٥-٩٠٥ع)- المسند بيروت، لبنان: ١٤٠٩هـ-
١٣. بغوي، ابو محمد حسين بن مسعود بن محمد (٤٣٦-٥١٦هـ / ١٠٤٤-١١٢٢ع)- شرح السنة- بيروت، لبنان: المكتبة الاسلامي، ١٤٠٣هـ / ١٩٨٣ع-
١٤. بغوي، ابو محمد حسين بن مسعود بن محمد (٤٣٦-٥١٦هـ / ١٠٤٤-١١٢٢ع)- معالم التنزيل- بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٧هـ / ١٩٨٧ع-
- بقاعي، برهان الدين ابى الحسن ابراهيم عمر (٨٦٥هـ / ١٢٨٠ع)- نظم الدرر في تناسب الآيات والسور- حيدر آباد دكن، انديا: دائرة المعارف العثمانية، ١٣٠٦هـ / ١٩٨٦ع-
١٥. بضاوي، ناصر الدين ابى سعيد عبد الله بن عمر بن محمد شيرازي بضاوي (٧٩١هـ)- أنوار التنزيل- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٦هـ / ١٩٩٦ع-
١٦. بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ / ٩٩٤ع)- الأربعون الصغرى- بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٣٠٨ع-
١٧. بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ / ٩٩٤ع)

- ۱۰۶۶ع۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔
۱۸. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ع)۔ دلائل النبوة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ع۔
۱۹. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ع)۔ السنن الصغریٰ۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ع۔
۲۰. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ع)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ع۔
۲۱. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ع)۔ السنن الکبریٰ۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ع۔
۲۲. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ع)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ع۔
۲۳. پانی پتی، قاضی محمد ثناء اللہ (۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ع)۔ التفسیر المظہری۔ کوئٹہ، پاکستان: بلوچستان بک ڈپو۔
۲۴. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ع)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ع۔
۲۵. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ع)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ع۔

- ٨٢٥-٨٩٢هـ) - الشمانل المحمدية والخصائص المصطفوية - بيروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ١٤١٢هـ -
٢٦. ابن تيمية، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨هـ/١٢٦٣-١٣٢٨هـ) - اقتضاء الصراط المستقیم - لاهور، پاکستان: المکتبۃ السلفیة، ٧٨
٢٧. ابن تيمية، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨هـ/١٢٦٣-١٣٢٨هـ) - الصارم المسلول - بيروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٧هـ -
٢٨. ابن تيمية، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨هـ/١٢٦٣-١٣٢٨هـ) - مجموع الفتاوى - مکتبۃ ابن تيمية -
٢٩. ابن جارود، ابو محمد عبد الله بن علی بن جارود نیشاپوری (٣٠٧هـ) - المنتقى من السنن المسندة - بيروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ١٤١٨هـ/١٩٨٨هـ -
٣٠. جرجانی، ابو قاسم حمزه بن یوسف (٤٢٨هـ) - تاریخ جوجان - بيروت، لبنان: عالم الكتب، ١٤٠١هـ/١٩٨١هـ -
٣١. جزری، ابو السعادات المبارک بن محمد (٥٤٤-٦٠٦هـ) - النهاية في غريب الاثر - بيروت، لبنان: المکتبۃ العلمیة، ١٣٩٩هـ -
٣٢. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣-٢٣٠هـ/٧٥٠-٨٤٥هـ) - المسند - بيروت، لبنان: مؤسسة نادر، ١٤٢٠هـ/١٩٩٠هـ -
٣٣. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید الله (٥١٠-٥٧٩هـ) - زاد المسیر فی علم التفسیر - بيروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٤هـ -
٣٤. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید الله (٥١٠-



- ٥٧٩هـ/١١١٦ - ١٢٠١ع) - صفوة الصفوة - بيروت، لبنان، دارالكتب العلمية، ١٤٠٩هـ/١٩٨٩ع
٣٥. ابن جوزي، ابو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠ - ٥٧٩هـ/١١١٦ - ١٢٠١ع) - الوفا بأحوال المصطفى ﷺ - بيروت، لبنان: دارالكتب العلمية، ١٤٠٨هـ/١٩٨٨ع
٣٦. جهضمي، ابن اسحاق، اسماعيل بن اسحاق المالكى (١٩٩ - ٢٨٢هـ) - فضل الصلاة على النبي ﷺ - مدينة منوره، سعودي عرب: دار المدينة المنوره، ١٤٢١هـ/٢٠٠٠ع
٣٧. ابن ابي حاتم، عبدالرحمن بن محمد بن ادريس ابو محمد الرازي التميمي (٢٤٠ - ٣٢٧هـ) - تفسير القرآن العظيم - صيدا، المكتبة العصرية -
٣٨. حارث، ابن ابي اسامه (١٨٦ - ٢٨٢هـ) - بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث - مدينة منوره، سعودي عرب: مركز خدمة السنة والسيره النبويه، ١٤١٣هـ/١٩٩٢ع
٣٩. حاكم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١ - ٤٠٥هـ/٩٣٣ - ١٠١٤ع) - المستدرک على الصحيحين - مکه، سعودي عرب: دارالباز للنشر والتوزيع -
٤٠. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠ - ٣٥٤هـ/٨٨٤ - ٩٦٥ع) - الثقات - بيروت، لبنان: دارالفکر، ١٣٩٥هـ -
٤١. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠ - ٣٥٤هـ/٨٨٤ - ٩٦٥ع) - الصحيح - بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ١٤١٤هـ/١٩٩٣ع -
٤٢. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣ - ٨٥٢هـ/١٣٧٢ - ١٤٤٩ع) - الإصابة في تمييز الصحابة - بيروت، لبنان: دار

الجيل، ١٤١٢هـ / ١٩٩٢ع -

٤٣. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ / ١٣٧٢-١٤٤٩ع) - تعليق التعليق على صحيح البخاري - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي + عمان، اردن: دارعمار، ١٤٠٥هـ -

٤٤. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ / ١٣٧٢-١٤٤٩ع) - تلخيص الحبير في احاديث الرافي الكبير - مدينه منوره، سعودي عرب، ١٣٨٤هـ / ١٩٦٤ع -

٤٥. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ / ١٣٧٢-١٤٤٩ع) - تهذيب التهذيب - بيروت، لبنان: دارالفكر، ١٤٠٤هـ / ١٩٨٤ع -

٤٦. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ / ١٣٧٢-١٤٤٩ع) - الدراية في تخريج احاديث الهداية - بيروت، لبنان: دار المعرفه -

٤٧. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ / ١٣٧٢-١٤٤٩ع) - فتح الباري شرح صحيح البخاري - لاهور، باكستان: دار نشر الكتب الاسلاميه، ١٣٠١هـ / ١٩٨١ع -

٤٨. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ / ١٣٧٢-١٤٤٩ع) - لسان الميزان - بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلمي المطبوعات ١٤٠٦هـ / ١٩٨٦ع -

٤٩. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ / ١٣٧٢-١٤٤٩ع) - المطالب العاليه - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٧هـ /

٥٠. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (٣٨٤-٤٥٦ هـ / ٩٩٤-١٠٦٤ع)۔  
حجة الوداع - الرياض، سعودی عرب: بیت الأفكار الدولية، ١٩٩٨ع۔
٥١. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (٣٨٤-٤٥٦ هـ / ٩٩٤-١٠٦٤ع)۔  
المحلی - بیروت، لبنان: دار الآفاق الجديدة۔
٥٢. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (٩٧٥ هـ)۔ کنز العمال - بیروت،  
لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٩٩ هـ / ١٩٧٩ع۔
٥٣. حسینی، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤-١١٢٠ هـ)۔ البیان والتعریف - بیروت،  
لبنان: دار الکتب العربی، ١٤٠١ هـ۔
٥٤. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نواذر الأصول فی  
أحادیث الرسول - بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٩٩٢ع۔
٥٥. حموی، ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ (٦٢٦ هـ)۔ معجم البلدان - بیروت، لبنان: دار  
الفکر۔
٥٦. حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (٢١٩ هـ / ٨٣٤ع)۔ المسند - بیروت، لبنان:  
دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ الممتقی۔
٥٧. جنلی، شمس الدین محمد بن احمد بن عبد الہادی (٧٤٤ هـ)۔ تنقیح تحقیق  
أحادیث التعلیق - بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٨ع۔
٥٨. ابن حیان، محمد بن یوسف بن علی (٧٥٤ هـ)۔ البحر المحيط - قاہرہ، مصر،  
١٣٢٩ هـ۔
٥٩. ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (٢٧٤-٣٦٩ هـ)۔

طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها- بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٢هـ-

٦٠. ابن حيان، عبدالله بن محمد بن جعفر بن حيان اصهباني، ابو محمد (٢٧٤-٣٦٩هـ)-  
العظمة- رياض، سعودي عرب: دار العاصمة، ١٤٠٨هـ-

٦١. ابن خزيمة، ابو بكر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١هـ/٨٣٨-٩٢٤هـ)- الصحيح-  
بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٩٠هـ/١٩٧٠هـ-

٦٢. خطابي، ابو سليمان حمد بن محمد بن ابراهيم البستي (٣١٩-٣٨٨هـ)- غريب  
الحديث- مكة المكرمة، سعودي عرب: جامعة أم القرى، ١٤٠٢هـ-

٦٣. خطيب بغدادي، ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (٣٩٢-  
٤٦٣هـ/١٠٠٢-١٠٧١هـ)- تاريخ بغداد- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية-

٦٤. خطيب بغدادي، ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (٣٩٢-  
٤٦٣هـ/١٠٠٢-١٠٧١هـ)- موضح أوهام الجمع والتفريق- بيروت،  
لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٧هـ-

٦٥. خطيب تبريزي، ولي الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله (٧٤١هـ)- مشكاة  
المصابيح- بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٤٢٤هـ/٢٠٠٣هـ-

٦٦. خلال، احمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخلال، ابو بكر (٣٣٤-٣١١هـ)- السنة-  
رياض، سعودي عرب: ١٤١٠هـ

٦٧. خوارزمي، ابو المويد محمد بن محمود (٥٩٣-٦٦٥هـ)- جامع المسانيد- بيروت،  
لبنان-

٦٨. دارمي، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥هـ/٧٩٧-٨٦٩هـ)- السنن-  
بيروت، لبنان: دار الكتب العربي، ١٤٠٧هـ-

۶۹. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶ھ - ۳۸۵ھ/۹۱۸ - ۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفه، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔
۷۰. ابو داود، سلیمان بن أشعث سمعانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔
۷۱. ابن ابی الدنيا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ الأولیاء۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ۱۴۱۳ھ۔
۷۲. ابن ابی الدنيا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ العیال۔ الدمام، سعودی عرب: دار ابن القیم، ۱۴۱۰ھ۔
۷۳. دیلمی، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الديلمی الهمدانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔
۷۴. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔
۷۵. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۳ھ۔
۷۶. رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳-۶۰۶ھ/۱۱۴۹-۱۲۱۰ء)۔ التفسیر الكبير۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔
۷۷. الرازی، تمام بن محمد ابو القاسم (۳۳۰-۴۱۴ھ)۔ الفوائد۔ الرياض: مکتبة الرشد، ۱۴۱۲ھ۔
۷۸. ابن راهویہ، ابو یعقوب إسحاق بن ابراهیم بن مخلد بن ابراهیم بن عبد اللہ

- ١٦١-٢٣٧ هـ / ٧٧٨-٨٥١ ع) - المسند - مدينة منوره، سعودي عرب: مكتبة  
الايمان، ١٤١٢ هـ / ١٩٩١ ع -
٧٩. رشيد رضا، علامه محمد رشيد رضا - تفسير المنار - ١٣٥٤ هـ بيروت، دار المعرفه
٨٠. روياني، ابوبكر محمد بن هارون الروياني (٣٠٧ هـ) - المسند - قاهره، مصر: مؤسسه  
قرطبه، ١٤١٦ هـ -
٨١. زرع، ابو عبد الله محمد بن ابى بكر ايوب (٦٩١-٧٥١ هـ) - حاشية ابن قيم -  
بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤١٥ هـ / ١٩٩٥ ع -
٨٢. زرقاني، ابو عبد الله محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن احمد بن علوان مصرى أزهرى  
مالكى (١٠٥٥-١١٢٢ هـ / ١٦٤٥-١٧١٠ ع) - شرح المواهب اللدنيه -  
بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤١٧ هـ / ١٩٩٦ ع -
٨٣. زحترى، جار الله محمد بن عمر بن محمد خوارزمى (٤٢٧-٥٣٨ هـ) - الكشف عن  
حقائق غوامض التنزيل - قاهره، مصر: ١٣٧٣ هـ / ١٩٥٣ ع -
٨٤. زيلعى، ابو محمد جمال الدين عبد الله بن يوسف حنفى (٧٦٢ هـ) - تخريج  
الأحاديث والآثار - رياض، سعودي عرب، دار ابن خزميه، ١٤١٤ هـ -
٨٥. زيلعى، ابو محمد جمال الدين عبد الله بن يوسف حنفى (٧٦٢ هـ) - نصب الراية  
لأحاديث الهداية - مصر، دار الحديث، ١٣٥٧ هـ -
٨٦. سبى، تقى الدين ابوالحسن على بن عبد الكافى بن على بن تمام بن يوسف بن موسى بن  
تمام أنصارى (٦٨٣-٧٥٦ هـ / ١٢٨٤-١٣٥٥ ع) - شفاء السقام في زيارة  
خير الأنام ﷺ - حيدرآباد، بهارت: داره معارف نظاميه، ١٣١٥ هـ -
٨٧. سرايا، محمد بن محمد بن على بن همام بن راجى الله بن داود (٦٧٧-٧٤٥ هـ) - سلاح

- المؤمن في الدعاء- دمشق/ لبنان: دار ابن كثير، ١٤١٤ هـ/ ١٩٩٣ ع-
٨٨. ابن سعد، ابو عبد الله محمد (١٦٨- ٢٣٠ هـ/ ٧٨٤- ٨٤٥ ع)- الطبقات الكبرى- بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨ هـ/ ١٩٧٨ ع-
٨٩. ابو سعود، محمد بن عمادى (٨٩٨- ٩٨٢ هـ/ ٤٩٣- ١٥٧٥ ع)- إرشاد العقل السليم إلى مزايا القرآن الكريم (تفسير ابى سعود)- بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى-
٩٠. سمهودى، نور الدين على بن احمد المصرى (٩١١ هـ)- وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى ﷺ- مصر: مطبعة السعادة، ١٣٧٣ هـ/ ١٩٥٤ ع-
٩١. ابن السنى، احمد بن محمد الدينورى (٢٨٤- ٣٦٤ هـ)- عمل اليوم والليلة- بيروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ هـ/ ٢٠٠٤ ع-
٩٢. سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٤٩- ٩١١ هـ/ ١٤٤٥- ١٥٠٥ ع)- الجامع الصغير في أحاديث البشير النذير- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
٩٣. سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٤٩- ٩١١ هـ/ ١٤٤٥- ١٥٠٥ ع)- الخصائص الكبرى- فيصل آباد، باكستان: مكتبة نوريه رضويه-
٩٤. سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٤٩- ٩١١ هـ/ ١٤٤٥- ١٥٠٥ ع)- الدر المنثور في التفسير بالمأثور- بيروت، لبنان: دار المعرفة-
٩٥. سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٤٩- ٩١١ هـ/ ١٤٤٥- ١٥٠٥ ع)- الديباج على صحيح مسلم- الخبر،

- سعودى عرب: دار ابن عفان، ١٤١٦هـ/١٩٩٦ء.
٩٦. سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٤٩-٩١١هـ/١٤٤٥-١٥٠٥ء). شرح على سنن النسائي- حلب، شام: مكتب المطبوعات الإسلامية، ١٣٠٦هـ/١٩٨٦ء.
٩٧. شافعى، ابو عبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشى (١٥٠-٢٠٤هـ/٧٦٧-٨١٩ء). الأم- بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٩٣هـ.
٩٨. شافعى، ابو عبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشى (١٥٠-٢٠٤هـ/٧٦٧-٨١٩ء). المسند- بيروت لبنان: دار الكتب العلمية.
٩٩. شوكانى، محمد بن على بن محمد (١١٧٣-١٢٥٠هـ/١٧٦٠-١٨٣٤ء). نبيل الاوطار شرح منتهى الأخبار- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٢هـ/١٩٨٢ء.
١٠٠. شوكانى، محمد بن على بن محمد (١١٧٣-١٢٥٠هـ/١٧٦٠-١٨٣٤ء). فتح القدير- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٢هـ/١٩٨٢ء.
١٠١. شيبانى، ابوبكر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٧هـ/٨٢٢-٩٠٠ء). الآحاد والمثاني- رياض، سعودى عرب: دار الراية، ١٤١١هـ/١٩٩١ء.
١٠٢. ابن ابى شيبة، ابوبكر عبد الله بن محمد بن ابراهيم بن عثمان كوفى (١٥٩-٢٣٥هـ/٧٧٦-٨٤٩ء). المصنف- رياض، سعودى عرب: مكتبة الرشد، ١٤٠٩هـ.
١٠٣. صالحى، ابو عبد الله محمد بن يوسف بن على بن يوسف شامى (٩٤٢هـ/١٥٣٦ء). سبل الهدى و الرشاد- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٤هـ/١٩٩٣ء.
١٠٤. صنعانى، محمد بن اسماعيل الامير (م ٧٧٣-٨٥٢هـ). سبل السلام شرح



- بلوغ المرام۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔
- ۱۰۵۔ ضیاء مقدسی، محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمن بن اسماعیل بن منصور بن حنبل  
(۵۶۹-۶۴۳ھ/۱۱۷۳-۱۲۴۵ء)۔ فضائل الأعمال۔ القاہرہ، مصر: دار  
الغد العربی۔
- ۱۰۶۔ طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ عرفان القرآن۔ لاہور، پاکستان: منہاج  
القرآن پبلی کیشنز۔ ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء۔
- ۱۰۷۔ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/  
۸۷۳-۹۷۱ء)۔ کتاب الدعاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ/  
۲۰۰۱ء۔
- ۱۰۸۔ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/  
۸۷۳-۹۷۱ء)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ،  
۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔
- ۱۰۹۔ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/  
۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف،  
۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
- ۱۱۰۔ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/  
۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ،  
۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔
- ۱۱۱۔ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/  
۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الكبير۔ موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديث۔
- ۱۱۲۔ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/

- ٨٧٣-٩٧١هـ)- المعجم الكبير- قاهره، مصر: مكتبة ابن تيمية-
١١٣. طبري، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٤-٣١٠هـ/٨٣٩-٩٢٣هـ)- تاريخ الأئم والمملوك- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٧هـ-
١١٤. طبري، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٤-٣١٠هـ/٨٣٩-٩٢٣هـ)- تهذيب الآثار- قاهره، مصر: مطبعة المدني-
١١٥. طبري، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٤-٣١٠هـ/٨٣٩-٩٢٣هـ)- جامع البيان عن تأويل أي القرآن- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٥هـ-
١١٦. طحاوي، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامه بن سلمه بن عبد الملك بن سلمه (٢٢٩-٣٢١هـ/٨٥٣-٩٣٣هـ)- شرح معاني الآثار- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٩٩هـ-
١١٧. طيلى، ابوداود سليمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤هـ/٧٥١-٨١٩هـ)- المسند- بيروت، لبنان: دار المعرفه-
١١٨. ابن ابى عاصم، ابوبكر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شيبانى (٢٠٦-٢٨٧هـ/٨٢٢-٩٠٠هـ)- الأوائل- الكويت: دار الخلفاء للكتاب-
١١٩. ابن ابى عاصم، ابوبكر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شيبانى (٢٠٦-٢٨٧هـ/٨٢٢-٩٠٠هـ)- السنة- بيروت، لبنان: المكتب الاسلامى، ١٤٠٠هـ-
١٢٠. ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨-٤٦٣هـ/٩٧٩-١٠٧١هـ)- الاستيعاب في معرفة الأصحاب- بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٤١٢هـ-
١٢١. ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨-٤٦٣هـ/٩٧٩-١٠٧١هـ)- التمهيد- مغرب (مراكش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون

- الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔
- ۱۲۲۔ عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکیسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔
- ۱۲۳۔ عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ الاسلامیہ، ۱۴۰۳ھ۔
- ۱۲۴۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء۔
- ۱۲۵۔ ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد البحرانی (۲۷۷ھ-۳۶۵ھ)۔ الكامل فی ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔
- ۱۲۶۔ ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبیب اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹-۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تاریخ مدینۃ دمشق (المعروف ب: تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔
- ۱۲۷۔ عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ۔
- ۱۲۸۔ ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔
- ۱۲۹۔ عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱-۱۴۵۱ء)۔ عمدۃ القاری شرح علی صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۳۰. ابن غطريف، محمد بن احمد الجرجاني (۳۷۷هـ)۔ جزء ابن غطريف۔ بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء۔
۱۳۱. فاكهي، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن عباس كمي (۲۷۲ھ/۸۸۵ء)۔ أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه۔ بيروت، لبنان: دار خضر، ۱۴۱۴ھ۔
۱۳۲. فريابي، ابو بكر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷-۳۰۱ھ)۔ دلائل النبوة۔ مکه المکرّمه، سعودي عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔
۱۳۳. الفسوي، ابو يوسف يعقوب بن سفيان (۲۷۷ھ)۔ المعرفة والتاريخ۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔
۱۳۴. قاضي عياض، ابو الفضل عياض بن موسى بن عياض بن عمرو بن موسى بن عياض بن محمد بن موسى بن عياض يحصبي (۴۷۶-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ۔ بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي۔
۱۳۵. قاضي عياض، ابو الفضل عياض بن موسى بن عياض بن عمرو بن موسى بن عياض بن محمد بن موسى بن عياض يحصبي (۴۷۶-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ۔ ملتان، پاکستان: عبدالنواب اكيڈمي۔
۱۳۶. قاضي عياض، ابو الفضل عياض بن موسى بن عياض بن عمرو بن موسى بن عياض بن محمد بن موسى بن عياض يحصبي (۴۷۶-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ مشارق الأنوار۔ المكتبة العتيقة ودار۔
۱۳۷. ابن قانع، عبد الباقي (۲۶۵-۳۵۱ھ)۔ معجم الصحابة۔ مدينة منوره، مكتبة الغرباء الاثرية، ۱۴۱۸ھ۔
۱۳۸. ابن قتيبه، عبد الله بن مسلم بن قتيبه ابو محمد الدينوري (۲۱۳-۲۷۶ھ)۔ تأويل مختلف الحديث۔ بيروت، لبنان: دار الجليل، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۲ء۔

١٣٩. ابن قدامة، ابو محمد عبد الله بن احمد المقدسي (٦٢٠هـ) - المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٥هـ -
١٤٠. القرشي، عبد الله بن محمد ابوبكر (٢٠٨ - ٢٨١هـ) - التواضع والخمول - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
١٤١. قرطبي، ابو عبد الله محمد بن احمد بن محمد بن يحيى بن مفرج أموي (٢٨٤ - ٣٨٠هـ/ ٨٩٧ - ٩٩٠هـ) - الجامع لأحكام القرآن - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي -
١٤٢. قزويني، عبد الكريم بن محمد الرافعي - التدوين في أخبار قزوين - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٧هـ -
١٤٣. قسطلاني، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابى بكر بن عبد الملك بن احمد بن محمد بن حسين بن علي (٨٥١ - ٩٢٣هـ/ ١٤٤٨ - ١٥١٧هـ) - المواهب اللدنية بالمنح المحمدية - بيروت، لبنان: المکتب الاسلامي، ١٤١٢هـ/ ١٩٩١هـ -
١٤٤. قضاعي، ابو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر (٤٥٤هـ) - مسند الشهاب - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٧هـ -
١٤٥. ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٧٠١ - ٧٧٤هـ/ ١٣٠١ - ١٣٧٣هـ) - البداية والنهاية - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٩هـ/ ١٩٩٨هـ -
١٤٦. ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٧٠١ - ٧٧٤هـ/ ١٣٠١ - ١٣٧٣هـ) - تفسير القرآن العظيم - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠هـ -
١٤٧. ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٧٠١ - ٧٧٤هـ/ ١٣٠١ - ١٣٧٣هـ) - شمائل الرسول ﷺ - بيروت، لبنان: دار المعرفه -
١٤٨. كنانى، احمد بن ابى بكر بن إسماعيل (٧٦٢ - ٨٤٠هـ) - مصباح الزجاجة في

زوائد ابن ماجه - بيروت، لبنان، دار العربية، ١٣٠٣هـ -

١٤٩. لاكائى، ابوقاسم هبة الله بن حسن بن منصور (م ٤١٨هـ) - شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة - الرياض، سعودى عرب، دار طيبة، ١٤٠٢هـ -

١٥٠. لاكائى، ابوقاسم هبة الله بن حسن بن منصور (م ٤١٨هـ) - كرامات أولياء الله ﷺ - الرياض، سعودى عرب، دار طيبة، ١٤١٢هـ -

١٥١. ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزوينى (٢٠٩-٢٧٣هـ/٨٢٤-٨٨٧هـ) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤١٩هـ/١٩٩٨هـ -

١٥٢. مالك، ابن انس بن مالك ﷺ بن ابى عامر بن عمرو بن حارث أصبى (٩٣-١٧٩هـ/٧١٢-٧٩٥هـ) - الموطأ - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى، ١٤٠٦هـ/١٩٨٥هـ -

١٥٣. ابن مبارك، ابو عبد الرحمن عبد الله بن واضح مروزى (١١٨-١٨١هـ/٧٣٦-٧٩٨هـ) - كتاب الزهد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه -

١٥٤. مبارك پورى، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم (١٢٨٣-١٣٥٣هـ) - تحفة الأخوذى فى شرح جامع التومذى - بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه -

١٥٥. مجاهد، ابو الحجاج مجاهد بن جبير التابعى المكى المخزومى (٢١-١٠٤هـ) - تفسير مجاهد - بيروت، لبنان: المنشورات العلميه -

١٥٦. ابو محاسن، ابو محاسن يوسف بن موسى خنى - معتصر من المختصر من مشكل الآثار - بيروت، لبنان: عالم الكتاب -

١٥٧. المحاملى، حسين بن اسماعيل الضبى ابو عبد الله (٢٣٥-٣٣٠هـ) - أمالى المحاملى - دمام، اردن: دار ابن القيم، ١٤١٢هـ -

١٥٨. محبّ الدين طبري، ابو جعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابى بكر بن محمد بن ابراهيم (٦١٥-٦٩٤هـ/١٢١٨-١٢٩٥ع). ذخائر العقبي في مناقب ذوى القربى- جده، سعودى عرب: مكتبة الصحابه، ١٤١٥هـ/١٩٩٥ع-
١٥٩. محبّ الدين طبري، ابو جعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابى بكر بن محمد بن ابراهيم (٦١٥-٦٩٤هـ/١٢١٨-١٢٩٥ع). الرياض النضرة في مناقب العشرة- بيروت، لبنان: دار الغرب الاسلامى، ١٩٩٦ع-
١٦٠. مروزي، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبد الله (٢٠٢-٢٩٤هـ). تعظيم قدر الصلاة- مدينة منوره، سعودى عرب: مكتبة الدار، ١٤٠٦هـ-
١٦١. مروزي، احمد بن على بن سعيد الاموى (٢٠٢-٢٩٢هـ). مسند أبى بكر رضي الله عنه بيروت، لبنان: المكتب الاسلامى-
١٦٢. مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن على (٦٥٤-٧٤٢هـ/١٢٥٦-١٣٤١ع). تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف- ممبئي، بھارت: الدار القيمه + بيروت، لبنان: المكتب الاسلامى، ١٤٠٣هـ/١٩٨٣ع-
١٦٣. مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن على (٦٥٤-٧٤٢هـ/١٢٥٦-١٣٤١ع). تهذيب الكمال- بيروت، لبنان: مؤسسه الرساله، ١٤٠٠هـ/١٩٨٠ع-
١٦٤. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشيري النيسابورى (٢٠٦-٢٦١هـ/٨٢١-٨٧٥ع). الصحيح- بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى-
١٦٥. مقدسى، عبد الغنى بن عبد الواحد بن على المقدسى، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠هـ). الأحاديث المختارة- مكه المكرّمه، سعودى عرب: مكتبة النهضة الحديثيه،

١٤١٠هـ/١٩٩٠ع-

١٦٦. مقدسى، عبد الغنى بن عبد الواحد بن على المقدسى، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠هـ)-

الأحاديث المختارة- فضائل بيت المقدس- شام: دار الفكر، ١٤٠٥هـ-

١٦٧. مقدسى، عبد الغنى بن عبد الواحد بن على المقدسى، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠هـ)- أطراف

الغرائب والأفراد- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية-

١٦٨. مقرئى، ابو العباس احمد بن على بن عبد القادر بن محمد بن ابراهيم بن محمد بن تميم بن

عبد الصمد (٧٦٩-٨٤٥هـ/١٣٦٧-١٤٤١ع)- مختصر كتاب الوتر-

أردن: مكتبة المنار، ١٤١٣هـ-

١٦٩. مناوى، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن على بن زين العابدين (٩٥٢-

١٠٣١هـ/١٥٤٥-١٦٢١ع)- فيض القدير شرح الجامع الصغير- مصر:

مكتبة تجارية كبرى، ١٣٥٦هـ-

١٧٠. ابن منده، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن يحيى (٣١٠-٣٩٥هـ/٩٢٢-

١٠٠٥ع)- الإيمان- بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٦هـ-

١٧١. ابن منذر، محمد بن ابراهيم النيسابورى ابو بكر، (٣١٨هـ)- الأوسط في السنن

والإجماع والإختلاف- الرياض، سعودى عرب: دار طيبة، ١٤٠٥هـ-

١٧٢. منذرى، ابو محمد عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله بن سلامه بن سعد (٥٨١-

٦٥٦هـ/١١٨٥-١٢٥٨ع)- الترغيب والترهيب- بيروت، لبنان: دار الكتب

العلمية، ١٤١٧هـ-

١٧٣. ابن منظور، محمد بن مكرم بن على بن احمد بن ابى قاسم بن جبهه أفريقى (٦٣٠-

٧١١هـ/١٢٣٢-١٣١١ع)- لسان العرب- بيروت، لبنان: دار صادر-



۱۷۴. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔
۱۷۵. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مهران أصہبانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔
۱۷۶. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مهران أصہبانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔
۱۷۷. نمیری، أبو زید عمر بن شبہ البصری (۲۶۲ھ)۔ أخبار المدینة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔
۱۷۸. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳-۱۲۷۸ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔
۱۷۹. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳-۱۲۷۸ء)۔ ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔
۱۸۰. بیہقی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
۱۸۱. بیہقی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمان إلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب

العلمیہ -

۱۸۲۔ یحییٰ بن معین، ابوزکریا (۱۵۸-۲۳۳ھ)۔ التاریخ۔ دمشق، شام: دارالمأمون للتراث، ۱۴۰۰ھ۔

۱۸۳۔ ابویعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دارالمأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۱۸۴۔ ابویعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۸۵۔ ابویعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المفارید۔ الكويت: مکتبہ دار الاقصى، ۱۴۰۵ھ۔

www.MinhajBooks.com